بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحویلی قواعداوران کے متعلقات

تحقیقی وتوقیتی مباحث

پروفیسر ظفراحمد

تقدیم

توقیتی مباحث کے سلسلے میں گزشتہ مقالے ''ربیع الاول اوراس کے متعلقات'' کے بعد یہ دوسرا مقالہ ہے۔اس میں قمری ہجری تقویم کوعیسوی میں اورعیسوی تقویم کوہجری میں لانے کے لیے قواعد وکلیات نئے انداز میں یک جاپیش کیے جارہے ہیں۔ان تحویلی قواعد کی مدد سے دورنبوی کے لیے تقابلی تقویمی جداول بھی تیار کی جاسکتی ہیں۔نیز کسی خاص واقعے کی اہل سیرومغازی نے جوتوقیت کی ہے،اس کے متعلق بھی یہ معلوم کیاجاسکتاہے کہ اس کاتعلق قمریہ شمسی تقویم سے ہے یایہ توقیت خالص قمری تقویم میں ہوئی ہے۔

سابقہ مقالے میں شمسی،قمریہ شمسی اورقمری تقادیم کی وضاحت اورمتعلقہ امورپیش کیے جاچکے ہیں لیکن حسبِ ضرورت وموقع جب بھی ہم نے عیسوی اورہجری تواریخ کاکہیں تقابل کیا تھا تو متعلقہ حسابی تخریج (Calculation) کی بہ جائے تقویم پرمعتبرکتب مثلاً ضیاء الدین لاہوری کی ''جوہرتقویم'' اور مولاناعبدالقدوس ہاشمیؒ کی ''تقویم تاریخی'' کاحوالہ دیا تھا تاکہ عام قارئین حضرات کسی بھی طرح کے وساوس وشبہات کاشکارنہ ہوں۔زیرنظرمقالے میں ہم ریاضی دان حضرات کے لیےعیسوی تقویم کی ہجری میں اورہجری تقویم کی عیسوی میں تحویل کے حسابی قواعد وکلیات کی تشکیل کررہے ہیں،تاکہ یہ واضح ہوسکے کہ ان قواعدوکلیات میں مہارت رکھنے والوں کوتقویم پرکسی کتاب کی ضرورت نہیں۔وہ ''اپنی مددآپ'' کے تحت تمام متعلقہ مسائل سے ازخودعہدہ برآہوسکتے ہیں۔زمین کی سورج کے گرداورچاندکی زمین کے گردگھومنے کی مدت میں دنوں کے صحیح اعداد کے ساتھ کسوربھی ہیں۔اس لیے تحویل کے عمل میں کسور اعشاریہ سے واسطہ پڑتاہے۔چناں چہ سب سے پہلے وہ قواعدوکلیات پیش کیے جارہے ہیں جوریاضی کے اعشاری نظام پرمبنی ہیں۔اعشاری نظام کے تحت مرتب ہونے والے ان قواعدوکلیات کے ذریعہ سیرت طیبہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے بعض اہم واقعات وحوادث کی قمریہ شمسی اورقمری توقیت کوسوالاً جواباً زیر

بحث لایا گیا ہے، تا کہ سابقہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں جو حقائق پیش کیے جا چکے ہیں، ان کے صحیح ہونے پر اطمینان اور یقین میں مزید اضافہ ہو سکے اور انہیں ناحق جھٹلانے کا کوئی تصور بھی نہ کر سکے۔ ان مباحث کے ساتھ بعض دیگر متعلقات بھی پیش کیے گئے ہیں۔ وباللہ التوفیق

ا۔ الف: ہجری تقویم کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل

موجودہ عیسوی تقویم کو گریگورین عیسوی تقویم کہا جاتا ہے۔ اس سے پہلے اکتوبر ۱۵۸۲ عیسوی تک جیولین تقویم رائج رہی۔ اکتوبر ۱۵۸۲ عیسوی میں پوپ گریگوری کی اصلاح کے بعد اسے گریگورین تقویم کا نام دیا گیا لیکن انگلستان میں اسے ۱۷۵۲ عیسوی میں اختیار کیا گیا بل کہ بعض ممالک میں بیسوی صدی عیسوی کے اوائل تک جیولین تقویم ہی چلتی رہی۔ چوں کہ ۱۵۸۲ عیسوی سے پہلے جیولین تقویم ہی رائج تھی اور چوں کہ ۱۵۸۲ عیسوی کے مقابل ہجری سال ۹۸۹۔۹۹۰ ہجری تھا، اس لیے دورِ نبوی اور اس کے بعد ۹۹۰ ہجری تک ہجری تقویم کو عیسوی میں اور عیسوی تقویم کو ہجری میں لانے کے لیے جیولین عیسوی تقویم کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کسی بھی ہجری سال کی یکم محرم کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیّہ یہ ہے (رواں ہجری سال×۹۷۰۲۰۴ء)+۶۲۱ء۵۶۹۲، اس عمل سے جو صحیح اعداد برآمد ہوں گے وہ متعلقہ رواں عیسوی سال کو ظاہر کریں گے۔ صحیح اعداد کے ساتھ جو کسرِ اعشاریہ ہو اسے دنوں میں لانے کے لیے ہم ۳۶۵ سے ضرب دیں گے اور اگر عیسوی سال لیپ کا سال ہو تو عیسوی سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۶ سے ضرب دیں گے۔ حاصلِ ضرب سے جو دن برآمد ہوں گے انہیں یکم جنوری سے شمار کرتے ہوئے عیسوی تاریخ اور مہینہ معلوم کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے عیسوی ایام کے میزان کی درج ذیل جدول کارآمد ہے:

عام عیسوی کے مہینے

مہینے:	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
میزان ایام	۳۱	۵۹	۹۰	۱۲۰	۱۵۱	۱۸۱	۲۱۲	۲۴۳	۲۷۳	۳۰۴	۳۳۴	۳۶۵

لیپ سال کے مہینے

مہینے:	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
میزان ایام:	۳۱	۶۰	۹۰	۱۲۱	۱۵۲	۱۸۲	۲۱۳	۲۴۴	۲۷۴	۳۰۵	۳۳۵	۳۶۶

مذکورہ بالا تحویلی کلیے پر مبنی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

مثال نمبر ۱: ہمیں یکم محرم ۶۱ ہجری کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔

(۶۱×ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۶۸۰ء۷۵۱۶۴، یعنی عیسوی سال ۶۸۰ عیسوی رواں تھا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۶ سے ضرب دے کر عیسوی دن معلوم کیے جائیں گے، کیوں کہ سال ۶۸۰ عیسوی لیپ کا سال ہے۔ (۳۶۶ × ء۷۵۶۴) = ۲۷۵ء۱، چوں کہ دنوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے لہٰذا اسے نظر انداز کرتے ہوئے لیپ سال ۶۸۰ عیسوی جیولین کا ۲۷۵واں دن لینا ہوگا۔ اوپر جدول سے معلوم ہو رہا ہے کہ لیپ سالوں میں ستمبر تک دنوں کی تعداد ۲۷۴ دن ہوتی ہے، لہٰذا ۲۷۵واں دن (۲۷۵-۲۷۴) = یکم اکتوبر ہوا۔ پس یکم محرم ۶۱ ہجری کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ یکم اکتوبر ۶۸۰ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔

ان تحویلی قواعد وکلیات اوران کے دیگر متعلقات کے بعد دائمی عیسوی تقویم اور دائمی ہجری تقویم کی جداول دی گئی ہیں۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۶۱ ہجری کا دن سوموار اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم اکتوبر ۶۸۰ عیسوی جیولین کا دن بھی سوموار ہی برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکور بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۲: ہمیں یکم محرم ۱۰۵ ہجری کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ مطلوب ہے، (۱۰۵× ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۷۲۳ء۴۴۰۶۲، یعنی مطلوبہ جیولین عیسوی سال ۷۲۳ عیسوی ہے۔ (۳۶۵ × ء۴۴۰۶۲) = ۱۶۰ء۸۲ دن، چوں کہ یہاں دنوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ نصف سے یعنی ء۵ سے زائد ہے لہٰذا کسر کو پورا دن شمار کرتے ہوئے دنوں کی تعداد ۱۶۱ دن لی جائے گی۔ اوپر میزان ایام کی جدول سے معلوم ہو رہا ہے کہ مئی کے آخر تک عیسوی دنوں کی تعداد ۱۵۱ دن ہوتی ہے پس ۱۶۱واں دن (۱۶۱-۱۵۱) = ۱۰ جون ہوا۔ یوں مطلوبہ جیولین عیسوی تاریخ ۱۰ جون ۷۲۳ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۱۰۵ ہجری کو جمعرات اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۰ جون ۷۲۳ عیسوی جیولین کو بھی جمعرات کا دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۳: ہمیں یکم محرم ۲۸۴ ہجری کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔

(۲۸۴×ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۸۹۷ء۱۰۷۱۳، (۳۶۵ × ء۱۰۱۷۱۳) = ۳۹ء۱ = ۳۹ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے)۔ یکم جنوری سے شمار کرنے سے ۳۹واں دن (۳۹-۳۱) = ۸ فروری ہوا۔ پس مطلوبہ جیولین عیسوی تاریخ ۸ فروری ۸۹۷ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم

کی رو سے یکم محرم ۲۸۴ ہجری کو منگل اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۸ فروری ۸۹۷ عیسوی جیولین کو بھی منگل کا ہی دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۴: ہمیں یکم محرم ۵۵۶ ہجری کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ مطلوب ہے، (۵۵۶×ء۹۷۰۲۰۴)+۵۶۹۲ء۶۲۱=۱۱۶۱ء۰۰۲۶، (ء۰۰۲۶×۳۶۵)=ء۹۴=۱ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)۔ پس مطلوبہ جیولین عیسوی تاریخ یکم جنوری ۱۱۶۱ عیسوی جیولین ہے۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۵۵۶ ہجری کو اتوار اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم جنوری ۱۱۶۱ عیسوی جیولین کو بھی اتوار کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم یکم محرم ۹۷۶ ہجری کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۹۷۶×ء۹۷۰۲۰۴)+۵۶۹۲ء۶۲۱=۱۵۶۸ء۴۸۸۳، (ء۴۸۸۳×۳۶۶)=۱۷۸ء۷۱=۱۷۹ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)۔ میزان ایام کی مذکورہ بالا جدول سے معلوم ہو رہا ہے کہ لیپ کے عیسوی سال میں ۱۷۹ واں دن (۱۷۹-۱۵۲)=۲۷ جون ہوتا ہے۔ پس مطلوبہ جیولین عیسوی تاریخ ۲۷ جون ۱۵۶۸ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۹۷۶ ہجری کو اتوار کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۷ جون ۱۵۶۸ عیسوی جیولین کو بھی اتوار کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

یکم محرم کے بعد ہجری سال کے کسی بھی قمری مہینے کی کسی بھی قمری تاریخ کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرنے کے لیے متعلقہ قمری تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی ہجری تقویم کی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا تحویلی عمل جاری ہوگا جیسا کہ درج ذیل چند مثالوں سے واضح ہے:

مثال نمبر ۱: ہم حضرت عثمانؓ کے یوم شہادت ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں ۱۸ ذی الحجہ کی بہ جائے ۱۷ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو اعشاری تحویل میں لائیں گے۔ ذی الحجہ سے پہلے گیارہ قمری مہینے گزر چکے تھے۔ ہم ان قواعد میں ہر جگہ قمری مہینہ ۲۹ء۵ دن کا لیں گے اور قمری سال ۳۵۴ دنوں کا شمار کریں گے۔ لہٰذا ۱۷ ذی الحجہ تک دنوں کی تعداد (۱۱×۲۹ء۵)+۱۷=۳۴۱ء۵ دن ہوئی۔ انہیں ہجری سالوں میں لانے کے لیے ۳۵۴ پر تقسیم کرنا ہوگا۔ اس تقسیم سے جو کسر اعشاریہ برآمد ہوگی اس کے ساتھ رواں ہجری سال ۳۵ کو بھی ملائیں گے، تاکہ اس طرح ۱۷ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کی اعشاری تحویل برآمد ہو، (۳۴۱ء۵ تقسیم ۳۵۴)+۳۵=۳۵ء۹۶۴۶۸۹ ہجری سال۔ اب قواعد کے مطابق اسے جیولین عیسوی تقویم میں لانا ہے، (۳۵ء۹۶۴۶۸۹×ء۹۷۰۲۰۴)+۵۶۹۲ء۶۲۱=۶۵۶ء۶۲۲۸۴، یعنی مطلوبہ عیسوی سال ۶۵۶ عیسوی جیولین ہوا جو لیپ کا سال ہے، لہٰذا ساتھ

والی کسر اعشاریہ کو عیسوی دنوں میں لانے کے لیے ۳۶۶ سے ضرب دیں گے، (۰ء۴۶۲۲۸×۳۶۶)= ۱۶۹ء۱۹ دن=۱۶۹ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے)۔ لیپ سال میں ۱۶۹ واں دن (۱۶۹-۱۵۲)=۱۷ جون ہوتا ہے۔ پس مطلوبہ جیولین عیسوی تاریخ ۱۷ جون ۶۵۶ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو جمعہ اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۷ جون ۶۵۶ عیسوی جیولین کو بھی جمعہ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر۲: ہم ۱۵ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری قمری کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ جمادی الاولیٰ سے پہلے چار قمری مہینے گزر چکے تھے، لہٰذا ۱۴ جمادی الاولیٰ ۷ قمری تک دنوں کی تعداد حسب قواعد (۲۹ء۵×۴)+۱۴=۱۳۲ دن ہوئی۔ انہیں ۳۵۴ پر تقسیم کر کے سال ۷ ہجری کو بھی ساتھ ملایا تو ۱۴ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری کی اعشاری تحویل یوں برآمد ہوگی، (۱۳۲ تقسیم ۳۵۴)+۷=۷ء۳۷۲۸۸۱۳، اب اسے حسب قواعد جیولین عیسوی تقویم میں لانا ہوگا، (۷ء۳۷۲۸۸۱۳×۰ء۹۷۰۲۰۴)+۶۲۱ء۵۶۹۲=۶۲۸ء۷۲۲۳۹، یعنی عیسوی سال ۶۲۸ عیسوی برآمد ہوا جو لیپ کا سال ہے لہٰذا ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۶ سے ضرب دے کر عیسوی ایام معلوم کئے جائیں گے، (۰ء۷۲۲۳۹×۳۶۶)=۲۶۴ء۳ دن=۲۶۴ دن، لیپ سال میں ۲۶۴ واں دن (۲۶۴-۳۱ اگست تک کے ۲۴۴ دن)=۲۰ ستمبر ہوتا ہے پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۲۰ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۵ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری کو منگل اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۰ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین کو بھی منگل کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر۳: ہم ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں ۲۷ شوال ۱۰ ہجری کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ شوال سے پہلے نو قمری مہینے گزر چکے تھے۔ ۲۷ شوال تک دنوں کی تعداد (۲۹ء۵×۹)+۲۷=۲۹۲ء۵ دن، انہیں ۳۵۴ پر تقسیم کر کے جو کسر اعشاریہ برآمد ہوا۔ اس کے ساتھ سال ۱۰ ہجری کو ملانے سے ۲۷ شوال ۱۰ ہجری کی اعشاری تحویل یوں برآمد ہوگی۔

(۲۹۲ء۵ تقسیم ۳۵۴)+۱۰=۱۰ء۸۲۶۲۷۱، اب ہم اسے جیولین عیسوی تقویم میں لائیں گے، (۱۰ء۸۲۶۲۷۱×۰ء۹۷۰۲۰۴)+۶۲۱ء۵۶۹۲=۶۳۲ء۰۷۲۸۹، پس عیسوی سال ۶۳۲ عیسوی جیولین رواں تھا۔ ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۶ سے ضرب دے کر عیسوی ایام معلوم کیے جائیں گے۔ (۰ء۰۷۲۸۹×۳۶۶)=۲۶ء۶۷=۲۷ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)۔ پس مطلوبہ

جیولین عیسوی تاریخ ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری کو سوموار کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین کو بھی سوموار کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہونے والے صاحب زادے حضرت ابراہیمؑ کا یوم وفات ہے۔ اس روز سورج گرہن ہوا تھا۔

مثال نمبر ۴: ہمیں ۲۷ رمضان ۹۷۸ ہجری کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا مطلوب ہے۔ سابقہ مثالوں کی روشنی میں حسبِ قواعد جیولین عیسوی تاریخ یوں معلوم کی جائے گی، (۸×۵۹ء۲۹)+ ۲۶ = + ۲۶۲ دن، (۲۶۲ تقسیم ۳۵۴) + ۹۷۸ = ۹۷۸ء۷۴۰۱۱، (۹۷۸ء۷۴۰۱۱ × ۹۷۰۲۰۴ء۰) + ۵۶۹۲ء ۶۲۱ = ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۱۴۶۷ء۱۵۷۱، (۱۴۶۷ء۰ × ۳۶۵) = ۵۳ء۵۴ = ۵۴ دن، یعنی (۵۴۔ جنوری کے ۳۱ دن) = ۲۳ فروری، پس مطلوبہ جیولین عیسوی تاریخ ۲۳ فروری ۱۵۷۱ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۷ رمضان ۹۷۸ ہجری کو جمعہ کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۳ فروری ۱۵۷۱ عیسوی جیولین کو بھی جمعہ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم سیدنا حضرت حسینؓ کے یوم شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں ابھی پہلا قمری مہینہ محرم ہی چل رہا ہے لہٰذا حسبِ قواعد ہم ۹ محرم ۶۱ ہجری کو اعشاری تحویل میں لائیں گے، (۹ تقسیم ۳۵۴) + ۶۱ '' ۰۲۵۴۲۳ء۶۱، اب ہم اسے جیولین عیسوی تقویم میں لائیں گے، (۶۱ء۰۲۵۴۲۳ × ۹۷۰۲۰۴ء۰) + ۵۶۹۲ء ۶۲۱ = ۶۸۰ء۷۷۶۳، (۰ء۷۷۶۳ × ۳۶۶) = ۲۸۴ء۱۲۵۸ = ۲۸۴ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے) لیپ سال ۶۸۰ عیسوی جیولین کا ۲۸۴ واں دن (۲۸۴۔ ستمبر تک کے ۲۷۴ دن) = ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ عیسوی جیولین ہوا۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو بدھ کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ عیسوی جیولین کو بھی بدھ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

ہجری تقویم خالص قمری تقویم ہے۔ قمری سال کی دنوں میں اوسط مدت ۳۵۴ء۳۶۷۰۶ دن ہے اور جیولین عیسوی سال کی دنوں میں اوسط مدت ۳۶۵ء۲۵ دن ہے۔ ظاہر ہے کہ قمری سالوں کو ۳۵۴ء۳۶۷۰۶ سے ضرب دینے سے جو قمری ایام معلوم ہوں گے انہیں جیولین عیسوی تقویم میں لانے کے لیے ۳۶۵ء۲۵ پر تقسیم کرنا ہوگا۔ بہ الفاظ دیگر قمری سالوں کو جیولین عیسوی تقویم میں لانے کے لیے

(۳۶۷۰۶ء۳۵۴ تقسیم ۳۶۵ء۲۵) یعنی ۹۷۰۲۰۴ء سے ضرب دینا ہوگی۔ اس حاصل ضرب سے عیسوی سال برآمد ہوں گے۔ اس مقصد کے لیے ہم بہ غرضِ سہولت رواں ہجری سال لیں گے، چناں چہ ہجری تقویم کے پہلے سال ۱ ہجری کو جب ہم ۹۷۰۲۰۴ء سے ضرب دیں گے تو حاصلِ ضرب ۹۷۰۲۰۴ء ہی رہے گا۔ اس حاصل ضرب میں ہم ایسی عددی قدر جمع کریں گے کہ حاصلِ جمع سے ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین کی تاریخ برآمد ہو سکے، کیوں کہ یکم محرم ۱ ہجری قمری کو یہی عیسوی تاریخ تھی۔ ۱۶ جولائی تک عیسوی ایام کی تعداد ۱۹۷ دن ہوتی ہے۔ انہیں ۳۶۵ء۲۵ پر تقسیم کر کے سال ۶۲۲ کو ساتھ ملایا تو ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین کی اعشاری تحویل (۱۹۷ تقسیم ۳۶۵ء۲۵) +۶۲۲ = ۶۲۲ء۵۳۹۳۵ برآمد ہوئی۔ یعنی ہمیں ۹۷۰۲۰۴ء میں ایسی قدر جمع کرنا ہوگی کہ حاصل جمع ۶۲۲ء۵۳۹۳۵ برآمد ہو۔ پس مطلوبہ حسابی قدر (۶۲۲ء۵۳۹۳۵-۹۷۰۲۰۴ء) = ۶۲۱ء۵۶۹۱۵ برآمد ہوئی اسے ۶۲۱ء۵۶۹۲ سمجھ لیا جائے۔ پس کسی بھی ہجری سال کی یکم محرم کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کا کلیّہ یہ برآمد ہوا، (رواں ہجری سال × ۹۷۰۲۰۴ء) +۶۲۱ء۵۶۹۲، اس عمل سے جو صحیح اعداد ظاہر ہوں گے وہ مطلوبہ جیولین عیسوی سال کو ظاہر کریں گے۔ صحیح اعداد کے ساتھ جو کسر اعشاریہ ہوگی تو عام عیسوی سالوں میں اسے ۳۶۵ سے اور لیپ کے عیسوی سالوں میں ۳۶۶ سے ضرب دیں گے، تا کہ حاصل ضرب سے متعلقہ عیسوی سال کے دن برآمد ہوں۔ دنوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ اگر نصف یعنی ۵ء سے کم ہو تو اسے نظر انداز کر دیا جائے گا اور اگر نصف سے زائد ہو تو اسے پورا دن شمار کیا جائے گا۔ اس طریقے سے جو عیسوی ایام برآمد ہوں گے انہیں یکم جنوری سے شمار کرتے ہوئے عیسوی مہینہ اور تاریخ معلوم کی جائے گی جیسا کہ گزشتہ صفحات میں متعلقہ مثالوں سے واضح کیا جا چکا ہے۔

یکم محرم کے بعد کی تواریخ کے لیے کسی بھی قمری مہینے کی کسی بھی تاریخ کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ مطلوب ہو تو مذکورہ بالا کلیّہ کے اطلاق سے پہلے متعلقہ قمری تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی ہجری تقویم کی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا، پھر مذکورہ بالا تحویلی عمل جاری ہوگا۔ ایک دن کم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے مذکورہ بالا کلیے کی تشکیل میں ''یکم محرم'' کی تاریخ ''یکم'' کو نظر انداز کر دیا تھا۔ یکم محرم کے بعد کی تواریخ کے لیے ہجری تقویم کو جیولین عیسوی تقویم میں لانے کی مثالیں بھی اوپر پیش کی جا چکی ہیں۔ مذکورہ بالا کلیے کی تشکیل میں ہم نے ہجری اور عیسوی سالوں کی پوری اوسط مدت کو لیا ہے لیکن بہ غرضِ سہولت اس کلیے کے عملی اطلاق میں ہم نے عام عیسوی سال ۳۶۵ دنوں کا، لیپ کا عیسوی سال ۳۶۶ دنوں کا اور قمری ہجری سال ۳۵۴ دنوں کا اور قمری مہینہ ۲۹ء۵ دنوں کا لیا ہے۔ جیولین عیسوی تقویم میں جو

عیسوی سال چار پر پورا تقسیم ہو جائے وہ لیپ کا یعنی ۳۶۶ دنوں کا سال ہوتا ہے اور جو چار پر پورا تقسیم نہ ہو سکے تو وہ عام عیسوی سال کہلاتا ہے۔ عام عیسوی سال ۳۶۵ دنوں کا ہوتا ہے۔

ب: جیولین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل

کسی بھی جیولین عیسوی سال کی یکم جنوری کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہے، (رواں عیسوی سال تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء)۔ ۶۵۲۶ء۶۴۰، اس عمل سے ظاہر ہونے والے صحیح اعداد مطلوبہ ہجری سال کو ظاہر کریں گے۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دینے سے اس ہجری سال کے گزشتہ مہینے حاصل ضرب کے صحیح اعداد سے برآمد ہوں گے۔ ان مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹ء۵ سے ضرب دینے سے حاصلِ ضرب سے ہجری سال کی رواں تاریخ برآمد ہوگی۔ اگر تاریخ کے ساتھ والی کسر اعشاریہ نصف سے کم ہو تو اسے نظر انداز کیا جائے گا ورنہ کسر کو پورا عدد شمار کیا جائے گا۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

مثال نمبر۱: ہم یکم جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ (۶۳۲ تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء)۔ ۶۵۲۶ء۶۴۰ = ۱۰ء۷۵۶۷۹، یعنی سال ۱۰ ہجری رواں تھا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دے کر گذشتہ قمری مہینے معلوم کیے جائیں گے، (۷۵۶۷۹ء × ۱۲) = ۹ء۰۸۱۴۸، یعنی نو قمری مہینے پورے ہو کر دسواں قمری مہینہ شوال کا چل رہا تھا، (۰۸۱۴۸ء × ۲۹ء۵) = ۲ء۴ = ۲ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے) پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۲ شوال ۱۰ ہجری قمری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین کو بدھ اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲ شوال ۱۰ ہجری کو بھی بدھ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر۲: ہمیں یکم جنوری ۷۶۵ عیسوی جیولین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ (۷۶۵ تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء)۔ ۶۵۲۶ء۶۴۰ = ۱۴۷ء۸۴۱۳۶، یعنی سال ۱۴۷ ہجری تھا۔ سال کے ۶۵۲۶ء۱۰، یعنی ۱۴۷ہجری تھا، ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دینے سے ۱۴۷ ہجری کے گذشتہ مہینے معلوم ہوں گے۔

(۸۴۱۳۶ء × ۱۲) = ۱۰ء۰۹۶۳۲، یعنی ۱۰ قمری مہینے پورے ہو کر گیارہواں قمری مہینہ ذی قعدہ کا رواں تھا، اب مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹ء۵ سے ضرب دے کر رواں ہجری تاریخ معلوم کریں گے، (۰۹۶۳۲ء × ۲۹ء۵) = ۲ء۸۴ = ۳ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے) پس

مطلوبہ ہجری تاریخ ۳ ذی قعدہ ۱۴۷ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۷۶۵ عیسوی جیولین کا دن منگل اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۳ ذی قعدہ ۱۴۷ ہجری کا دن بھی منگل ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۳: ہم یکم جنوری ۱۱۳۰ عیسوی جیولین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۱۱۳۰ تقسیم ء۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰ء۶۵۲۶ = ۵۲۴ء۰۵۰۹، یعنی ہجری سال ۵۲۴ ہجری رواں تھا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دے کر گزشتہ قمری مہینے معلوم کیے جائیں گے۔ (ء۰۵۰۹×۱۲) = ۰ء۶۱۰۸، اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی قمری مہینہ پورا نہیں ہوا بل کہ پہلا قمری مہینہ محرم ہی چل رہا تھا، اب کسر اعشاریہ کو ۲۹ء۵ سے ضرب دے کر رواں ہجری تاریخ معلوم کی جائے گی، (ء۶۱۰۸×۲۹ء۵) = ۱۸ء۰۱ = ۱۸ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے) پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۱۸ محرم ۵۲۴ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۱۱۳۰ عیسوی جیولین کو بدھ کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۸ محرم ۵۲۴ ہجری کو بھی بدھ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۴: ہمیں یکم جنوری ۱۴۸۵ عیسوی جیولین کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے، (۱۴۸۵ تقسیم ء۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰ء۶۵۲۶ = ۸۸۹ء۹۵۳۳، یعنی ہجری سال ۸۸۹ ہجری رواں تھا۔ ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دے کر گزشتہ قمری مہینے معلوم کیے جائیں گے، (ء۹۵۳۳×۱۲) = ۱۱ء۴۳۹۶، یعنی گیارہ قمری مہینے پورے ہو کر بارہواں قمری مہینہ ذی الحجہ کا چل رہا تھا، مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹ء۵ سے ضرب دے کر رواں ہجری تاریخ معلوم کی جائے گی۔ (ء۴۳۹۶×۲۹ء۵) = ۱۲ء۹۶ = ۱۳ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)۔ پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۱۳ ذی الحجہ ۸۸۹ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۱۴۸۵ عیسوی جیولین کو ہفتہ کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۳ ذی الحجہ ۸۸۹ ہجری کو بھی ہفتہ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم یکم جنوری ۱۵۵۹ عیسوی جیولین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۱۵۵۹ تقسیم ء۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰ء۶۵۲۶ = ۹۶۶ء۲۲۵۹، یعنی ہجری سال ۹۶۶ ہجری رواں تھا، (ء۲۲۵۹×۱۲) = ۲ء۷۱۰۸، یعنی دو قمری مہینے پورے ہو کر تیسرا قمری مہینہ ربیع الاول کا چل رہا تھا، (ء۷۱۰۸×۲۹ء۵) = ۲۰ء۹۶ = ۲۱، پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۲۱ ربیع الاول ۹۶۶ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۱۵۵۹ عیسوی جیولین کو اتوار کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۱ ربیع الاول ۹۶۶ ہجری کو بھی اتوار کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

عیسوی سالوں میں یکم جنوری کے بعد کی کسی بھی عیسوی مہینے کی کسی بھی تاریخ کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرنے سے پہلے متعلقہ عیسوی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی عیسوی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا اور پھر مذکورہ بالا قاعدے کو بروئے کار لایا جائے گا۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

مثال نمبر ۱: ہم ۲۰ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ سال ۶۲۸ عیسوی لیپ کا سال تھا۔ ہمیں ۲۰ ستمبر ۶۲۸ عیسوی سے ایک دن پہلے کی تاریخ لینی ہوگی یعنی ہم ۱۹ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین کو اعشاری تحویل میں لائیں گے۔ لیپ سال میں ۱۹ ستمبر تک دنوں کی تعداد (اگست تک کے ۲۴۴ دن + ستمبر کے ۱۹ دن) = ۲۶۳ دن ہوتی ہے۔ لیپ کا سال ۳۶۶ دنوں کا ہوتا ہے۔ ان ۲۶۳ دنوں کو ۳۶۶ پر تقسیم کر کے سال ۶۲۸ کو ساتھ ملایا تو ۱۹ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین کی اعشاری تحویل یہ ہوئی (۲۶۳ تقسیم ۳۶۶) + ۶۲۸ = ۶۲۸٫۷۱۸۵۷، اب اس اعشاری تحویل کو ہجری تقویم میں لانا ہوگا، (۶۲۸٫۷۱۸۵۷ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۷٫۳۷۴۵۸، یعنی ہجری سال ۷ ہجری رواں تھا۔ ہجری سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دے کر گذشتہ قمری مہینے معلوم کئے جائیں گے، (٫۳۷۴۵۸ × ۱۲) = ۴٫۴۹۴۹۶، یعنی چار قمری مہینے پورے ہو کر پانچواں قمری مہینہ جمادی الاولیٰ چل رہا تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹٫۵ سے ضرب دے کر رواں قمری تاریخ معلوم کی جائے گی، (٫۴۹۴۹۶ × ۲۹٫۵) = ۱۴٫۶ = ۱۵ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)۔ پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۰ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین کا دن منگل اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۵ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری کا دن بھی منگل ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۲: ہمیں ۲۰ اپریل ۱۲۲۰ عیسوی جیولین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ مذکورہ بالا مثال کی روشنی میں ہم ۱۹ اپریل ۱۲۲۰ عیسوی جیولین کو اعشاری تحویل میں لائیں گے۔ لیپ کے سال میں ۱۹ اپریل تک دنوں کی تعداد (مارچ تک کے ۹۱ دن + اپریل کے ۱۹ دن) = ۱۱۰ دن، (۱۱۰ تقسیم ۳۶۶) + ۱۲۲۰ = ۱۲۲۰٫۳۰۰۵ء، اب سے ہجری تقویم میں لانا ہے، (۱۲۲۰٫۳۰۰۵ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۴)۔ ۶۵۲۶ = ۶۱۷٫۱۲۴۶، (٫۱۲۴۶ × ۱۲) = ۱٫۴۹۵۲ء، یعنی سال ۶۱۷ ہجری کا ایک مہینہ پورا ہو کر دوسرا قمری مہینہ صفر کا چل رہا تھا، (٫۴۹۵۲ × ۲۹٫۵) = ۱۴٫۶ = ۱۵، پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۱۵ صفر ۶۱۷ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۰ اپریل ۱۲۲۰ عیسوی جیولین کو سوموار اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۵ صفر ۶۱۷ ہجری کو بھی سوموار کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۳: ہم ۱۲ اپریل ۱۴۴۷ عیسوی جیولین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۱ اپریل ۱۴۴۷ عیسوی کی اعشاری تحویل = (۱۱ اپریل تک کے ۱۰۱ دن تقسیم ۳۶۵) + ۱۴۴۷ = ۱۴۴۷٫۲۷۶۷، اسے ہجری تقویم میں لانا ہے، (۱۴۴۷٫۲۷۶۷ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۸۵۱٫۰۷۱۵، (٫۰۷۱۵ = ۱۲) = ۰٫۸۵۸، یعنی ابھی کوئی قمری مہینہ پورا نہیں ہوا تھا بلکہ پہلا مہینہ محرم کا رواں تھا، (۰٫۸۵۸ × ۲۹٫۵) = ۲۵٫۳ = ۲۵، پس ہجری تاریخ ۲۵ محرم ۸۵۱ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۲ اپریل ۱۴۴۷ عیسوی جیولین کو بدھ اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۵ محرم ۸۵۱ ہجری کو بھی بدھ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۴: ہمیں ۲۵ دسمبر ۱۵۲۹ عیسوی جیولین کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ ۲۴ دسمبر ۱۵۲۹ عیسوی کی اعشاری تحویل = (۲۴ دسمبر تک کے ۳۵۸، دن تقسیم ۳۶۵) + ۱۵۲۹ = ۱۵۲۹٫۹۸۰۸، اب اسے ہجری تقسیم میں لانا ہے، (۱۵۲۹٫۹۸۰۸ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۹۳۶٫۳۱۵۵، (٫۳۱۵۵ × ۱۲) = ۳٫۷۸۶، یعنی تین قمری مہینے پورے ہو کر چوتھا قمری مہینہ ربیع الثانی چل رہا تھا، (٫۷۸۶ × ۲۹٫۵) = ۲۳٫۱۸ = ۲۳، پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۹۳۶ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۵ دسمبر ۱۵۲۹ عیسوی جیولین کو ہفتہ کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۳ ربیع الثانی ۹۳۶ ہجری کو بھی ہفتہ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم یکم اپریل ۱۵۷۵ عیسوی جیولین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ۳۱ مارچ ۱۵۷۵، عیسوی کی اعشاری تحویل = (۳۱ مارچ تک کے ۹۰ دن تقسیم ۳۶۵) × ۱۵۷۵ = ۱۵۷۵٫۲۴۶۵، اب اسے ہجری تقویم میں لانا ہے، (۱۵۷۵٫۲۴۶۵ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۹۸۲٫۹۷۱۴، (٫۹۷۱۴ × ۱۲) = ۱۱٫۶۵۶۸۔ یعنی گیارہ قمری مہینے پورے ہو کر بارہواں قمری مہینہ ذی الحجہ رواں تھا، (٫۶۵۶۸ × ۲۹٫۵) = ۱۹٫۳۷ = ۱۹، پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۱۹ ذی الحجہ ۹۸۲ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم اپریل ۱۵۷۵ عیسوی جیولین کو جمعہ اور دائمی ہجری قویم کی رو سے ۱۹ ذی الحجہ ۹۸۲ ہجری کو بھی جمعہ کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

یکم محرم ۱ ہجری قمری کو جیولین عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تھی۔ ہم نے مذکورہ حسابی عمل میں یکم جنوری کی تاریخ "یکم" کو نظر انداز کیا تھا، لہٰذا ہم ۱۶ جولائی کی بہ جائے ۱۵ جولائی ۶۲۲ عیسوی

جیولین کو اعشاری تحویل میں لائیں گے۔(۱۹۶ تقسیم ۳۶۵،۲۵) + ۶۲۲ = ۶۲۲،۵۳۶۶۱، ہم نے ہجری سال کو جیولین عیسوی سال میں بدلنے کے لیے ۰،۹۷۰۲۰۴ سے ضرب دی تھی لہٰذا عیسوی سال کو ہجری میں بدلنے کے لیے ہم عیسوی سال کو ۰،۹۷۰۲۰۴ پر تقسیم کریں گے۔(۶۲۲،۵۳۶۶۱ تقسیم ۰،۹۷۰۲۰۴) = ۶۴۱،۶۵۵۳۷، اب ہم اس سے ایسی عددی قدر تفریق کریں گے کہ حاصلِ تفریق سے یکم محرم ۱ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہو۔ یکم محرم ۱ ہجری کی اعشاری تحویل = (۱ تقسیم ۳۵۴،۳۶۷۰۶) + ۱ = ۱،۰۰۲۸۲۱۹، ہم اس سے ۶۴۱،۶۵۵۳۷ سے تفریق کریں تو حاصل تفریق (۶۴۱،۶۵۵۳۷ - ۱،۰۰۲۸۲۱۹) = ۶۴۰،۶۵۲۵۵ برآمد ہوگا۔ اسے ۶۴۰،۶۵۲۶ سمجھ لیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جیولین عیسوی تقویم میں یکم جنوری کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یوں ہوگا (رواں عیسوی سال تقسیم ۰،۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰،۶۵۲۶، اس عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد مطلوبہ ہجری سالوں کو ظاہر کریں گے۔ ان ہجری سالوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دینے سے جو صحیح اعداد برآمد ہوں وہ متعلقہ ہجری سال کے گزشتہ مہینوں کو ظاہر کریں گے۔ ان مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹،۵ سے ضرب دینے سے رواں ہجری تاریخ برآمد ہوگی۔ تاریخ کے ساتھ والی کسر اعشاریہ اگر نصف سے زائد ہو تو اسے پورا عدد شمار کیا جائے گا ورنہ اسے نظر انداز کر دیا جائے گا جیسا کہ گزشتہ صفحات میں دی گئی مثالوں سے واضح کیا جا چکا ہے۔

یکم جنوری کے بعد کی تواریخ کے لیے متعلقہ عیسوی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی تاریخ کی عیسوی تقویم کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا تحویلی عمل کیا جائے گا جیسا کہ اوپر دی گئی مثالوں میں بتایا جا چکا ہے۔ ایک دن اس لیے کم کیا جائے گا کہ ہم نے ان قواعد میں یکم جنوری کی تاریخ ''یکم'' کو نظر انداز کر دیا تھا۔

۲۔الف: ہجری تقویم کی گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل

موجودہ عیسوی تقویم گریگورین تقویم کہلاتی ہے جو پوپ گریگوری کی سابقہ جیولین عیسوی تقویم میں اصلاح اور ترمیم کے بعد ۱۵ اکتوبر ۱۵۸۲ عیسوی سے چلی آرہی ہے اور دور حاضر میں بین الاقوامی سطح پر مسلم صحیح ترین شمسی تقویم ہے۔ لہٰذا ۱۵ اکتوبر ۱۵۸۲ عیسوی کے بعد ہجری تقویم کا عیسوی سے اور عیسوی تقویم کا ہجری سے جب تقابل کیا جاتا ہے تو گریگورین عیسوی تقویم کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

کسی بھی ہجری سال کی یکم محرم کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ

ہے، (رواں ہجری سال ×۰٫۹۷۰۲۲۴)+۶۲۱٫۵۷۷۴، اس حسابی عمل سے برآمد ہونے صحیح اعداد سے مطلوبہ عیسوی سال ظاہر ہوگا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دے کر عیسوی دن معلوم کرکے انہیں یکم جنوری سے شمار کرتے ہوئے عیسوی تاریخ اور مہینہ برآمد کیا جائے گا۔ اگر عیسوی سال لیپ کا برآمد ہوا ہو تو سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۶ سے ضرب دی جائے گی۔

مثال نمبر۱: ہم یکم محرم ۱۴۰۸ ہجری کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۱۴۰۸×۰٫۹۷۰۲۲۴)+۶۲۱٫۵۷۷۴=۱۹۸۷٫۶۵۲۷، یعنی مطلوبہ گریگورین عیسوی سال ۱۹۸۷ عیسوی ہوا۔ (۰٫۶۵۲۷×۳۶۵)=۲۳۸٫۲۳=۲۳۸ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے)۔ یکم جنوری سے شمار کرتے ہوئے ۲۳۸واں دن (۲۳۸- جولائی تک کے ۲۱۲ دن)=۲۶ اگست ہوتا ہے لہٰذا مطلوبہ عیسوی تاریخ ۲۶ اگست ۱۹۸۷ عیسوی گریگورین ہے۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۱۴۰۸ ہجری کو بدھ کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۶ اگست ۱۹۸۷ عیسوی گریگورین کو بھی بدھ کا ہی دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر۲: ہم یکم محرم ۱۳۶۴ ہجری کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۱۳۶۴×۰٫۹۷۰۲۲۴)+۵۷۷۴٫ ۶۲۱ = ۱۹۴۴٫۹۶۲۹، یعنی مطلوبہ عیسوی سال ۱۹۴۴ عیسوی گریگورین ہے جو لیپ کا سال ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۶ سے ضرب دے کر عیسوی دن معلوم کیے جائیں گے، (۰٫۹۶۲۹×۳۶۶)= ۳۵۲٫۴۲= ۳۵۲ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے)۔ لیپ سال کا ۳۵۲واں دن (۳۵۲-نومبر تک کے ۳۳۵ دن)=۱۷ دسمبر ہوتا ہے۔ پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۴ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۱۳۶۴ ہجری کو اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۷ دسمبر ۱۹۴۴ عیسوی گریگورین کو اتوار کا دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر۳: ہم یکم محرم ۱۴۳۵ ہجری کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۱۴۳۵×۰٫۹۷۰۲۲۴)+۶۲۱٫۵۷۷۴= ۲۰۱۳٫۸۴۸۸، (۰٫۸۴۸۸×۳۶۵)=۳۰۹٫۸۱= ۳۱۰ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)۔ یکم جنوری سے شمار کرنے پر ۳۱۰واں دن (۳۱۰- اکتوبر تک کے ۳۰۴ دن)=۶ نومبر، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۶ نومبر ۲۰۱۳ عیسوی گریگورین ہے۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۱۴۳۵ ہجری کو منگل کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۶ نومبر ۲۰۱۳ عیسوی گریگورین کو بدھ کا دن برآمد ہوتا ہے لہٰذا اوسط عددی اقدار کے لحاظ سے عیسوی تاریخ ۵ نومبر ہونی چاہیے

لیکن پاکستانی رویئت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق یکم محرم ۱۴۳۵ ہجری کو عیسوی تاریخ ۶ نومبر ہی تھی۔

مثال نمبر ۴: ہم یکم محرم ۱۵۰۰ ہجری کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۱۵۰۰×ء۹۷۰۲۲۴)+ ۶۲۱ء۵۷۷۴ = ۲۰۷۶ء۹۱۳۴، یعنی مطلوبہ عیسوی سال ۲۰۷۶ عیسوی گریگورین ہوا جو لیپ کا سال ہے۔(ء۹۱۳۴×۳۶۶)= ۳۳۴ء۳ = ۳۳۴ دن، لیپ سال کا ۳۳۴ واں دن (۳۳۴-اکتوبر تک کے ۳۰۵ دن)=۲۹ نومبر، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۲۹ نومبر ۲۰۷۶ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۱۵۰۰ ہجری کو ہفتہ کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۹ نومبر ۲۰۷۶ عیسوی گریگورین کو اتوار کا دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا صحیح عیسوی تاریخ ۲۸ نومبر ۲۰۷۶ عیسوی گریگورین ہے۔

مثال نمبر ۵: ہمیں یکم محرم ۳۴۷۲ ہجری کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ مطلوب ہے، (۳۴۷۲×ء۹۷۰۲۲۴)+۶۲۱ء۵۷۷۴=۳۹۹۰ء۱۹۵۱، (ء۱۹۵۱×۳۶۵)=۷۱ء۲۱=۷۱ دن، ۷۱ واں دن (۷۱-فروری تک کے ۵۹ دن)= ۱۲ مارچ، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۱۲ مارچ ۳۹۹۰ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۳۴۷۲ ہجری کو سوموار اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۲ مارچ ۳۹۹۰ عیسوی گریگورین کو بھی سوموار کا ہی دن برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ بالا حسابی عمل درست ہے۔

یکم محرم کے بعد کی تواریخ کے لیے متعلقہ قمری تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی ہجری تقویم کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا حسابی کلیہ جاری ہوگا۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

مثال نمبر ۱: ہم ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کے مقابل گریگورین عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ہمیں ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ جمادی الاخریٰ سے پہلے پانچ قمری مہینے گزر چکے ہیں تو ۱۹ جمادی الاخریٰ تک قمری ایام کی تعداد (۲۹ء۵×۵)+۱۹=۱۶۶ء۵ دن ہوئی۔ انہیں ۳۵۴ پر تقسیم کر کے سال ۱۴۳۵ ہجری کو بھی ساتھ ملایا تو ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کی اعشاری تحویل (۱۶۶ء۵ تقسیم ۳۵۴)+۱۴۳۵= ۱۴۳۵ء۴۷۰۳ ہوئی۔ اب ہم اسے گریگورین عیسوی تقویم میں لائیں گے، (۱۴۳۵ء۴۷۰۳×ء۹۷۰۲۲۴)+۶۲۱ء۵۷۷۴= ۲۰۱۴ء۳۰۵۱، یعنی مطلوبہ عیسوی سال ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین ہے۔ اس کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دے کر عیسوی دن معلوم کیے جائیں گے، (ء۳۰۵۱×۳۶۵)= ۱۱۱ء۳۶ = ۱۱۱ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے)۔ یکم جنوری سے شمار کرنے پر ۱۱۱ واں دن (۱۱۱- مارچ تک کے

۹۰ دن) = ۱۲۱ اپریل، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۲۱ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کو سوموار کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۱ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کو بھی سوموار کا ہی دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر۲: ہمیں یکم شوال ۱۳۸۷ ہجری کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ شوال سے پہلے ۹ قمری مہینے گزر چکے تھے۔ ان کے قمری ایام کو ۳۵۴ پر تقسیم کر کے سال ۱۳۸۷ ہجری کو ساتھ ملایا جائے گا، تاکہ ۳۰ رمضان ۱۳۸۷ ہجری کو اعشاری تحویل میں لایا جا سکے، (۹×۲۹،۵) = ۲۶۵،۵ دن، (۲۶۵،۵ تقسیم ۳۵۴) + ۱۳۸۷ = ۱۳۸۷،۷۵، اب اسے گریگورین عیسوی تقسیم میں لایا جائے گا، (۱۳۸۷،۷۵×۰،۹۷۰۲۲۴) + ۵۷۷،۴ = ۶۲۱،۱۹۶۸،۰۰۵۷، یعنی مطلوبہ عیسوی سال ۱۹۶۸ عیسوی گریگورین ہوا۔ یہ لیپ کا سال ہے لہٰذا ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۶ سے ضرب دے کر عیسوی ایام معلوم کیے جائیں گے، (۰،۰۰۵۷×۳۶۶) = ۲،۰۸ = ۲ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے) پس مطلوبہ گریگورین عیسوی تاریخ ۲ جنوری ۱۹۶۸ عیسوی برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم شوال ۱۳۸۷ ہجری کا دن شکل اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲ جنوری ۱۹۶۸ عیسوی گریگورین کا دن بھی شکل ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر۳: ہم ۲۷ رمضان ۱۳۷۶ ہجری کے مقابل گریگورین عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں ۲۶ رمضان ۱۳۷۶ ہجری کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ رمضان سے پہلے آٹھ قمری مہینے گزر چکے ہیں لہٰذا ۲۶ رمضان تک قمری ایام کی تعداد (۸×۲۹،۵) + ۲۶ = ۲۶۲ دن ہوئی۔ انہیں ۳۵۴ پر تقسیم کر کے سال ۱۳۷۶ ہجری کو ساتھ ملایا تو ۲۶ رمضان ۱۳۷۶ ہجری کی اعشاری تحویل (۲۶۲ تقسیم ۳۵۴) + ۱۳۷۶ = ۱۳۷۶،۷۴۰۱ برآمد ہوگئی۔ اب اسے گریگورین عیسوی تقویم میں لایا جائے گا، (۱۳۷۶،۷۴۰۱×۰،۹۷۰۲۲۴) + ۵۷۷،۴ = ۶۲۱،۱۹۵۷،۳۲۳۶ = ۱۹۵۷،۳۲۳۶، (۳۶۵×۰،۳۲۳۶) = ۱۱۸،۱۱ = ۱۱۸ دن، ۱۱۸واں دن (۱۱۸ - مارچ تک کے ۹۰ دن) = ۱۲۸ اپریل، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۷ رمضان ۱۳۷۶ ہجری کا دن اتوار اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ عیسوی گریگورین کا دن بھی اتوار ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر۴: ہم یکم رمضان ۱۴۳۵ ہجری کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثالوں کی روشنی میں ہم یکم رمضان سے پہلے کی تاریخ تک یعنی ۲۹ شعبان ۱۴۳۵

ہجری کو اعشاری تحویل میں لا کر گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل کا کلیہ جاری کریں گے، (۲۹٫۵×۸)= ۲۳۶ دن، (۲۳۶ تقسیم ۳۵۴)+۱۴۳۵=۱۴۳۵٫۶۶۶۶، (۱۴۳۵٫۶۶۶۶×۰٫۹۷۰۲۲۴)+۶۲۱٫۵۷۷۴=۲۰۱۴٫۴۹۵۵، (۰٫۴۹۵۵×۳۶۵)=۱۸۰٫۸۵=۱۸۱ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)، ۱۸۱ واں دن = ۳۰ جون، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۳۰ جون ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم رمضان ۱۴۳۵ ہجری کو اتوار کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۳۰ جون ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کو سوموار کا دن برآمد ہوتا ہے۔ لہٰذا اوسط عددی اقدار کے لحاظ سے عیسوی تاریخ ۲۹ جون ہونی چاہئے، لیکن پاکستانی رویئت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق یکم رمضان ۱۴۳۵ ہجری، ۳۰ جون ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کے مقابل ہوئی۔

مثال نمبر ۵: ہمیں ۲۴ ربیع الاول ۳۴۸۰ ہجری کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ ۲۳ ربیع الاول ۳۴۸۰ ہجری کی اعشاری تحویل (۲×۲۹٫۵)+۲۳=۸۲ دن، (۸۲ تقسیم ۳۵۴)+۳۴۸۰=۳۴۸۰٫۲۳۱۶، اب ہم اسے گریگورین عیسوی تقویم میں لائیں گے، (۳۴۸۰٫۲۳۱۶×۰٫۹۷۰۲۲۴)+۶۲۱٫۵۷۷۴=۳۹۹۸٫۱۸۱۶، (۰٫۱۸۱۶×۳۶۵)=۶۶٫۲=۶۶ دن، ۶۶ واں دن = (۶۶-فروری تک کے ۵۹ دن) = ۷ مارچ، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۷ مارچ ۳۹۹۸ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۴ ربیع الاول ۳۴۸۰ ہجری کو ہفتہ کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۷ مارچ ۳۹۹۸ عیسوی گریگورین کو بھی ہفتہ کا ہی دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی تخریج درست ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

گریگورین عیسوی تقویم میں چار پر تقسیم ہونے والا ہر چوتھا سال لیپ کا یعنی ۳۶۶ دنوں کا ہوتا ہے جب کہ عام عیسوی سال ۳۶۵ دنوں کا لیا جاتا ہے۔ لیکن جیولین عیسوی تقویم کے برعکس صدی کا وہ آخری سال جو ۴۰۰ پر پورا تقسیم نہ ہو، اسے لیپ کا سال شمار نہیں کیا جاتا۔ چناں چہ گریگورین عیسوی تقویم میں مثلاً سال ہائے ۱۷۰۰، ۱۸۰۰، ۱۹۰۰ عیسوی لیپ کے سال نہیں تھے لیکن سال ۲۰۰۰ عیسوی لیپ کا سال تھا۔ یوں گریگورین تقویم میں چار سو سالوں کی دنوں میں مدت (۴۰۰×۳۶۵٫۲۵)-۳=۱۴۶۰۹۷ دن ہوتی ہے اور فی سال اوسط مدت (۱۴۶۰۹۷ تقسیم ۴۰۰)=۳۶۵٫۲۴۲۵ دن ہوتی ہے۔ قمری سال کی دنوں میں اوسط مدت ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ دن ہوتی ہے۔ ہجری سالوں کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانے کے لیے

انہیں ۳۵۳٫۴۶۷۰۶ سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو ۳۶۵٫۲۴۲۵ پر تقسیم کرنا ہوگا۔ بہ الفاظ دیگر ہجری سالوں کو (۳۵۴٫۳۶۷۰۶ تقسیم ۳۶۵٫۲۴۲۵) یعنی ٫۹۷۰۲۲۴ سے ضرب دینا ہوگی۔ کیم محرم ۱ ہجری قمری کو گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۹ جولائی ۶۲۲ عیسوی گریگورین تھی۔ ۱۹ جولائی تک عیسوی ایام کی تعداد ۲۰۰ دن ہوتی ہے، لہٰذا ۱۹۱ جولائی ۶۲۲ عیسوی گریگورین کی اعشاری تحویل (۲۰۰ تقسیم ۳۶۵٫۲۴۲۵)+۶۲۲ = ۶۲۲٫۵۴۷۵۸ برآمد ہوئی۔ سال ۱ ہجری کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانے کے لیے ٫۹۷۰۲۲۴ سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب ٫۹۷۰۲۲۴ ہی رہے گا۔ اب اس میں ایسی عددی قدر جمع کرنا ہوگی کہ حاصل جمع سے ۶۲۲٫۵۴۷۵۸ کی قدر برآمد ہو پس مطلوبہ عددی قدر (۶۲۲٫۵۴۷۵۸ - ٫۹۷۰۲۲۴) = ۶۲۱٫۵۷۷۳۶ برآمد ہوئی اسے ۶۲۱٫۵۷۷۴ سمجھ لیا جائے۔ پس کسی بھی ہجری سال کی کیم محرم کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہوا (رواں ہجری سال × ٫۹۷۰۲۲۴) + ۶۲۱٫۵۷۷۴، اس عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے مطلوبہ گریگورین عیسوی سال ظاہر ہوگا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو عام عیسوی سالوں میں ۳۶۵ سے اور لیپ کے سالوں میں ۳۶۶ سے ضرب دے کر عیسوی ایام معلوم کیے جائیں گے۔ عیسوی ایام کے ساتھ والی کسر نصف سے زائد ہو تو اسے پورا عدد شمار کیا جائے گا ورنہ اسے نظر انداز کر دیا جائے گا۔ کیم محرم کے بعد کی تواریخ کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانا ہو تو پہلے متعلقہ قمری تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی ہجری تقویم کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا تحویلی عمل جاری کیا جائے گا۔ یہ سب کچھ اوپر دی گئی متعلقہ مثالوں میں واضح کیا جا چکا ہے۔ ہجری تاریخ سے ایک دن اس لیے کم کیا جائے گا کہ ہم نے مذکورہ بالا کلیے کی تشکیل میں کیم محرم کی تاریخ ''کیم'' کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف ہجری سال لیا تھا۔

ب: گریگورین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل

کسی بھی گریگورین عیسوی سال کی کیم جنوری کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہے (رواں عیسوی سال تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۴۰٫۶۴۷۸، اس حسابی عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے مطلوبہ ہجری سال ظاہر ہوگا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دینے سے جو صحیح اعداد برآمد ہوں وہ اس ہجری سال کے گزشتہ قمری مہینوں کو ظاہر کریں گے۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹٫۵ سے ضرب دے کر رواں قمری تاریخ معلوم کی جائے گی۔ تاریخ کے ساتھ والی کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہو تو اسے پورا عدد شمار کیا جائے گا ورنہ اسے نظر انداز کر دیا جائے گا:

مثال نمبر ۱: ہم یکم جنوری ۲۰۰۰ عیسوی گریگورین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۲۰۰۰ تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۴۰٫۶۴۷۸ = ۱۴۲۰٫۷۳۱۸، یعنی سال ۱۴۲۰ ہجری رواں تھا، (٫۷۳۱۸ × ۱۲) = ۸٫۷۸۱۶، یعنی آٹھ قمری مہینے پورے ہو کر نواں مہینہ رمضان المبارک کا رواں تھا، (٫۷۸۱۶ × ۲۹٫۵) = ۲۳٫۰۵ = ۲۳، پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۰ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۲۰۰۰ عیسوی گریگورین اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۰ ہجری کو بھی ہفتہ کا دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۲: ہم یکم جنوری ۱۹۷۰ عیسوی گریگورین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ (۱۹۷۰ تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۴۰٫۶۴۷۸ = ۱۳۸۹٫۸۱۱۱، یعنی سال ۱۳۸۹ ہجری رواں تھا، (٫۸۱۱۱ × ۱۲) = ۹٫۷۳۳۲، یعنی نو قمری مہینے پورے ہو کر دسواں مہینہ شوال کا چل رہا تھا، (٫۷۳۳۲ × ۲۹٫۵) = ۲۱٫۶۲ = ۲۲ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے) پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۲۲ شوال ۱۳۸۹ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۱۹۷۰ عیسوی گریگورین کو اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۲ شوال ۱۳۸۹ ہجری کو بھی جمعرات کا دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۳: ہمیں یکم جنوری ۱۹۹۵ عیسوی گریگورین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ مطلوب ہے، (۱۹۹۵ تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۴۰٫۶۴۷۸ = ۱۴۱۵٫۵۷۸۳، یعنی سال ۱۴۱۵ ہجری چل رہا تھا، (٫۵۷۸۳ × ۱۲) = ۶٫۹۳۹۶ یعنی چھ قمری مہینے پورے ہو کر ساتواں قمری مہینہ رجب کا رواں تھا، (٫۹۳۹۶ × ۲۹٫۵) = ۲۷٫۷۱ = ۲۸ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے) = ۲۸ رجب ۱۴۱۵ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۱۹۹۵ عیسوی گریگورین کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۸ رجب ۱۴۱۵ ہجری کا بھی دن اتوار برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۴: ہم یکم جنوری ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (۲۰۱۴ تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۴۰٫۶۴۷۸ = ۱۴۳۵٫۱۶۱۴، یعنی سال ۱۴۳۵ ہجری رواں تھا، (٫۱۶۱۴ × ۱۲) = ۱٫۹۳۶۸، یعنی پہلا قمری مہینہ پورا ہو کر دوسرا قمری مہینہ صفر کا رواں تھا، (٫۹۳۶۸ × ۲۹٫۵) = ۲۷٫۶۳ = ۲۸ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے) = ۲۸ صفر ۱۴۳۵ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۸ صفر ۱۴۳۵ ہجری کا بھی دن بدھ برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۵: ہمیں یکم جنوری ۲۱۰۰ عیسوی گریگورین کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے،

(۲۱۰۰ تقسیم ۹۷۰۲۲۴ء) - ۶۴۰ء۶۴۷۸ = ۱۵۲۳ء۸۰۰۸، یعنی متعلقہ ہجری سال ۱۵۲۳ ہجری برآمد ہوا، (۱۲× ء۸۰۰۸) = ۹ء۶۰۹۶، یعنی نو قمری ماہ پورے ہوکر دسواں قمری مہینہ شوال کا برآمد ہوا، (۲۹ء۵ × ء۶۰۹۶) = ۱۷ء۹۸ = ۱۸، پس مطلوبہ ہجری تاریخ ۱۸ شوال ۱۵۲۳ ہجری برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۲۱۰۰ عیسوی گریگورین کا دن جمعہ اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۸ شوال ۱۵۲۳ ہجری کا دن جمعرات برآمد ہوتا ہے، لہٰذا اوسط عددی اقدار کے لحاظ سے صحیح ہجری تاریخ ۱۹ شوال ۱۵۲۳ ہجری بنتی ہے۔

یکم جنوری کے بعد کی تواریخ کے مقابل ہجری تقویم کی تواریخ معلوم کرنے کے لیے متعلقہ عیسوی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی عیسوی تقویم کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد اسے ہجری تقویم میں لانے کے لیے مذکورہ بالا حسابی عمل جاری ہوگا:

مثال نمبر۱: ہم ۲۱ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ۲۰ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ ۲۰ اپریل تک عیسوی ایام ۱۱۰ ہوتے ہیں، انہیں ۳۶۵ پر تقسیم کر کے سال ۲۰۱۴ کو ساتھ ملایا تو ۲۰ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کی اعشاری تحویل یوں ہوگی (۱۱۰ تقسیم ۳۶۵) + ۲۰۱۴ = ۲۰۱۴ء۳۰۱۳، اب اسے ہجری تقویم میں لانا ہے، (۲۰۱۴ء۳۰۱۳ تقسیم ۹۷۰۲۲۴ء) - ۶۴۰ء۶۴۷۸ = ۱۴۳۵ء۴۷۲، یعنی مطلوبہ ہجری سال ۱۴۳۵ ہجری ہوا، (۱۲× ء۴۷۲) = ۵ء۶۶۴، یعنی پانچ قمری مہینے پورے ہوکر چھٹا قمری مہینہ جمادی الاخریٰ کا برآمد ہوا، (ء۶۶۴ × ۲۹ء۵) = ۱۹ء۵۸ = ۲۰ (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے) = ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۱ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کا بھی دن سوموار برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر۲: ہمیں ۱۱ جنوری ۱۹۹۵ عیسوی گریگورین کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۰ جنوری ۱۹۹۵ عیسوی کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا، (۱۰ تقسیم ۳۶۵) + ۱۹۹۵ = ۱۹۹۵ء۰۲۷۳، اب اسے ہجری تقویم میں لایا جائے گا، (۱۹۹۵ء۰۲۷۳ تقسیم ۹۷۰۲۲۴ء) - ۶۴۰ء۶۴۷۸ = ۱۴۱۵ء۶۰۶۵، یعنی سال ۱۴۱۵ ہجری برآمد ہوا، (۱۲× ء۶۰۶۵) = ۷ء۲۷۸، یعنی سات قمری مہینے پورے ہوکر آٹھواں قمری مہینہ شعبان کا برآمد ہوا، (۲۹ء۵ × ء۲۷۸) = ۸ء۲ = ۸ شعبان ۱۴۱۵ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۱ جنوری ۱۹۹۵ عیسوی گریگورین کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۸ شعبان ۱۴۱۵ ہجری کا بھی دن بدھ برآمد ہوا، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۳: ہمیں ۱۵ اگست ۱۹۴۷ عیسوی گریگورین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ عیسوی کی اعشاری تحویل (۱۴ اگست تک کے عیسوی ایام ۲۲۶ تقسیم ۳۶۵) + ۱۹۴۷ = ۱۹۴۷٫۶۱۹۱، اسے ہجری تقویم میں لاتا ہے، (۱۹۴۷٫۶۱۹۱ تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) − ۶۴۰٫۶۴۷۸ = ۱۳۶۶٫۷۴۳۳، یعنی سال ۱۳۶۶ ہجری رواں تھا، (٫۷۴۳۳ × ۱۲) = ۸٫۹۱۹۶، یعنی آٹھ قمری مہینے پورے ہوکر نواں قمری مہینہ رمضان المبارک کا چل رہا تھا، (٫۹۱۹۶ × ۲۹٫۵) = ۲۷٫۱۲ = ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ عیسوی کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ہجری کا دن بھی جمعہ برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۴: ہم ۲۴ فروری ۱۷۹۵ عیسوی گریگورین کو ہجری تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ۲۳ فروری ۱۷۹۵ عیسوی کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ ۲۳ فروری تک عیسوی دنوں کی تعداد (۲۳+۳۱) = ۵۴ دن، (۵۴ تقسیم ۳۶۵) + ۱۷۹۵ = ۱۷۹۵٫۱۴۷۹، اب اسے ہجری تقویم میں لانا ہوگا، (۱۷۹۵٫۱۴۷۹ تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) − ۶۴۰٫۶۴۷۸ = ۱۲۰۹٫۵۹۲۸، یعنی سال ۱۲۰۹ ہجری رواں تھا، (٫۵۹۲۸ × ۱۲) = ۷٫۱۱۳۶، یعنی سات قمری مہینے پورے ہوکر آٹھواں قمری مہینہ شعبان کا چل رہا تھا، (٫۱۱۳۶ × ۲۹٫۵) = ۳٫۳۵ = ۳ شعبان ۱۲۰۹ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۴ فرروی ۱۷۹۵ عیسوی گریگورین کو منگل کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۳ شعبان ۱۲۰۹ ہجری کو سوموار کا دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا اوسط عددی اقدار کے لحاظ سے ہجری تاریخ ۴ شعبان ۱۲۰۹ ہجری بنتی ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم یکم اگست ۲۰۸۸ عیسوی گریگورین کے مقابل ہجری تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ۳۱ جولائی ۲۰۸۸ عیسوی کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ ۳۱ جولائی تک لیپ سال میں عیسوی ایام کی تعداد ۲۱۳ دن ہوتی ہے، (۲۱۳ تقسیم ۳۶۶) + ۲۰۸۸ = ۲۰۸۸٫۵۸۱۹، اب اسے ہجری تقویم میں لانا ہے، (۲۰۸۸٫۵۸۱۹ تقسیم ٫۹۷۰۲۲۴) − ۶۴۰٫۶۴۷۸ = ۱۵۱۲٫۰۳۲۳، یعنی ہجری سال ۱۵۱۲ ہجری برآمد ہوا۔ (٫۰۳۲۳ × ۱۲) = ۰٫۳۸۷۶، یعنی ابھی کوئی بھی قمری مہینہ پورا نہیں برآمد ہوتا لہٰذا پہلا قمری مہینہ محرم کا ہی لیا جائے گا، (۰٫۳۸۷۶ × ۲۹٫۵) = ۱۱٫۴ = ۱۱ محرم ۱۵۱۲ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم اگست ۲۰۸۸ عیسوی گریگورین کا دن اتوار اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۱ محرم ۱۵۱۲ ہجری کا دن جمعہ برآمد ہوتا ہے، لہٰذا صحیح ہجری تاریخ ۱۳ محرم ۱۵۱۲ ہجری ہے۔

مثال نمبر ۶: ہمیں ۲۵ دسمبر ۳۹۹۶ عیسوی گریگورین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ اس کے لیے ۲۴ دسمبر ۳۹۹۶ عیسوی کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ لیپ سال میں ۲۴ دسمبر تک

عیسوی ایام (نومبر تک کے ۳۳۵ دن +۲۴) = ۳۵۹ دن ہوتے ہیں، (۳۵۹ تقسیم ۳۶۶) + ۳۹۹۶ = ۳۹۹۶٫۹۸۰۸، اب اسے ہجری تقویم میں لانا ہے، (۳۹۹۶٫۹۸۰۸ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۴۷۸٫ ۶۴۰ = ۳۴۷۸٫۹۹۹۶، یعنی سال ۳۴۷۸ ہجری برآمد ہوا۔ (۱۲× ۰٫۹۹۹۶) = ۱۱٫۹۹۵۲، یعنی گیارہ قمری مہینے پورے ہوکر بارھواں قمری مہینہ ذی الحجہ کا برآمد ہوا۔ (۲۹٫۵ × ۰٫۹۹۵۲) = ۲۹٫۳ = ۲۹ ذی الحجہ ۳۴۷۸ ہجری۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۵ دسمبر ۳۹۹۶ عیسوی گریگورین کا دن بدھ اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۹ ذی الحجہ ۳۴۷۸ ہجری کا دن منگل برآمد ہوتا ہے لہٰذا صحیح ہجری تاریخ ۳۰ ذی الحجہ ۳۴۷۸ ہجری بنتی ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

یکم محرم ۱ ہجری قمری کو گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۹ جولائی ۶۲۲ عیسوی گریگورین تھی۔ ہم نے ان قواعد میں یکم جنوری کی تاریخ ''یکم'' کو نظر انداز کرنا ہے، لہٰذا ہم ۱۸ جولائی ۶۲۲ عیسوی کو اعشاری تحویل میں لائیں گے۔ ۱۸ جولائی تک عیسوی دنوں کی تعداد ۱۹۹ ہوتی ہے اور گریگورین عیسوی سال کی دنوں میں اوسط مدت ۳۶۵٫۲۴۲۵ دن ہوتی ہے، لہٰذا ۱۸ جولائی ۶۲۲ عیسوی گریگورین کی اعشاری تحویل یوں ہوگی (۱۹۹ تقسیم ۳۶۵٫۲۴۲۵) + ۶۲۲ = ۶۲۲٫۵۴۴۸۴، ہم نے ہجری سال کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانے کے لیے ۰٫۹۷۰۲۲۴ سے ضرب دی تھی، لہٰذا عیسوی سالوں کو ہجری سالوں میں بدلنے کے لیے انہیں ۰٫۹۷۰۲۲۴ پر تقسیم کرنا ہوگا، (۶۲۲٫۵۴۴۸۴ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۲۴) = ۶۴۱٫۶۵۰۶۲ کی قدر برآمد ہوئی۔ اب ہم نے اس سے ایسی عددی قدر کو تفریق کرنا ہے کہ حاصل تفریق سے یکم محرم ۱ ہجری کی تاریخ برآمد ہو۔ یکم محرم ۱ ہجری کی اعشاری تحویل (۱ تقسیم ۳۵۴٫۳۶۷۰۶) + ۱ = ۱٫۰۰۲۸۲۱۹، پس مطلوبہ عددی قدر (۶۴۱٫۶۵۰۶۲ - ۱٫۰۰۲۸۲۱۹) = ۶۴۰٫۶۴۷۸، پس کسی بھی گریگورین عیسوی سال کی یکم جنوری کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ برآمد ہوا (رواں عیسوی سال تقسیم ۰٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۴۰٫۶۴۷۸، اس حسابی عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے مطلوبہ ہجری سال ظاہر ہوگا۔ ہجری سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دینے سے جو صحیح اعداد برآمد ہوں وہ ہجری سال کے گزشتہ مہینوں کو ظاہر کریں گے۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹٫۵ سے ضرب دینے سے رواں ہجری تاریخ برآمد ہوگی۔ تاریخ کے ساتھ والی کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہو تو اسے پورا عدد شمار کیا جائے گا ورنہ کسر اعشاریہ کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ یکم جنوری کے بعد کی تواریخ کے لیے متعلقہ

عیسوی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی عیسوی تقویم کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد اسے ہجری تقویم میں بدلنے کے لیے مذکورہ بالا کلیّہ سے استفادہ کیا جائے گا۔ ان قواعد وکلیات کی تشکیل میں شمسی وقمری سالوں اور قمری مہینوں کی اوسط مدت کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن ان کے عملی اطلاق کے لیے بہ غرض سہولت عام عیسوی سال ۳۶۵ دن کا، لیپ کا سال ۳۶۶ دن کا، ہجری سال ۳۵۴ دن کا اور ہر قمری مہینہ ۲۹ء۵ دن کا لیا گیا ہے۔

۳۔الف: قبل ہجرت سالوں کی عیسوی تقویم میں تحویل

ہجری تقویم کا آغاز جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین سے ہوا ہے۔ اس لیے یکم جنوری ۱ عیسوی، جیولین سے ۱۵ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تک کی مدت میں عیسوی تقویم کے مقابل قبل ہجرت سالوں کے قمری مہینے اور تواریخ ہی ہوسکتی ہیں۔ قبل ہجرت سال چوں کہ ہجری تقویم کے منفی سمت کے سال ہیں لہٰذا (مثلاً) ۵۵ قبل ہجرت سے مراد ۵۵ ہجری سال ہے۔ جو قبل ہجرت سال، جیولین عیسوی تقویم کے مثبت سالوں کے مقابل ہیں تو ایسے کسی بھی قبل ہجرت سال کی یکم محرم کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیّہ یہ ہے، (قبل ہجرت سال×ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲ء۵۳۹۷، اس عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے مطلوبہ عیسوی سال برآمد ہوگا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو عام عیسوی سالوں میں ۳۶۵ سے اور لیپ کے سالوں میں ۳۶۶ سے ضرب دے کر اس سال کے عیسوی ایام معلوم کیے جائیں گے۔ یکم جنوری سے ان ایام کو شمار کرتے ہوئے متعلقہ عیسوی تاریخ اور مہینہ معلوم کیا جائے گا۔

مثال نمبر ۱: یکم محرم ۵۳ قبل ہجرت کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا مطلوب ہے، (-۵۳×ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲ء۵۳۹۷ = ۵۷۱ء۱۱۸۸۹، یعنی عیسوی سال ۵۷۱ عیسوی جیولین رواں تھا، (ء۱۱۸۸۹×۳۶۵) = ۴۳ء۳ = ۴۳ دن، ۴۳ واں دن (۴۳-جنوری تک کے ۳۱ دن) = ۱۲ فروری، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۱۲ فروری ۵۷۱ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۵۳ قبل ہجرت کو جمعہ کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۲ فروری ۵۷۱ عیسوی جیولین کو جمعرات کا دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا صحیح عیسوی تاریخ ۱۳ فروری ۵۷۱ عیسوی جیولین ہے۔

مثال نمبر ۲: ہم یکم محرم ۵۵ قبل ہجرت کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں، (-۵۵×ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲ء۵۳۹۷ = ۵۶۹ء۱۷۸۴۸، (ء۱۷۸۴۸×۳۶۵) = ۶۵ء۱۴ = ۶۵

دن، ۶۵ واں دن (۶۵ - فروری تک کے ۵۹ دن) = ۶ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین، دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۵۵ قبل ہجرت کا دن بدھ اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۶ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین کا دن بھی بدھ ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۳: ہم یکم محرم ۴۹۵ قبل ہجرت کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں، (-۴۹۵ × ،۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲،۵۳۹۷ = ۱۴۲،۲۸۸۷۲، (۳۶۵ × ،۲۸۸۷۲) = ۱۰۵،۳۸، ۱۰۵، ۱۰۵ واں دن (۱۰۵ - مارچ کے ۹۰ دن) = ۱۵ اپریل، پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۱۵ اپریل ۱۴۲ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۴۹۵ قبل ہجرت کا دن ہفتہ اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۵ اپریل ۱۴۲ عیسوی جیولین کا دن بھی ہفتہ ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۴: ہمیں یکم محرم ۵۸۷ قبل ہجرت کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے (-۵۸۷ × ،۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲،۵۳۹۷ = ۵۳،۰۲۹۹۶، (۳۶۵ × ،۰۲۹۹۶) = ۱۰،۹۳ = ۱۱ دن = ۱۱ جنوری ۵۳ عیسوی جیولین، دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۵۸۷ قبل ہجرت کا دن جمعرات اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۱ جنوری ۵۳ عیسوی جیولین کا دن بھی جمعرات ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم یکم محرم ۶۴۰ قبل ہجرت کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں (-۶۴۰ × ،۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲،۵۳۹۷ = ۱،۶۰۹۱۴، (۳۶۵ × ،۶۰۹۱۴) = ۲۲۲،۳ = ۲۲۲ دین، ۲۲۲ واں دن (۲۲۲ - جولائی تک کے ۲۱۲ دن) = ۱۰ اگست، پس مطلوبہ تاریخ ۱۰ اگست ۱ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۶۴۰ قبل ہجرت کا دن بدھ اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۰ اگست ۱ عیسوی جیولین کا دن بھی بدھ ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

قبل ہجرت سالوں میں یکم محرم کے بعد کی تواریخ کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کے لیے متعلقہ قبل ہجرت سال کی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا تحویلی کلیہ جاری ہوگا۔

مثال نمبر ۱: ہمیں ۸ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت کی عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے، اس مقصد کے لیے پہلے ۷ رمضان تک قمری دنوں کی تعداد معلوم کر کے انہیں ۳۵۴ پر تقسیم کیا جائے گا اور حاصل قسمت کو ۵۵ سے تفریق کیا جائے گا، رمضان سے پہلے آٹھ قمری مہینے پورے ہوئے، لہٰذا ۷ رمضان تک قمری دنوں کی تعداد (۸ × ۲۹،۵) + ۷ = ۲۴۳ دن ہوئی، (۲۴۳ تقسیم ۳۵۴) - ۵۵ = -۵۴،۳۱۳۵۶،

اب اسے عیسوی تقویم میں لانا ہے، (۵۴،۳۱۳۵۶- × ۰،۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲،۵۳۹۷ = ۵۶۹،۸۴۴۴۷، (۰،۸۴۴۴۷ × ۳۶۵) = ۳۰۸،۲ = ۳۰۸ عیسوی دن، ۳۰۸ واں دن (۳۰۸ - ۱ اکتوبر تک کے ۳۰۴ دن) = ۴ نومبر، پس مطلوبہ تاریخ ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۸ رمضان ۵۵ قبل ہجرت کا دن سوم وار اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کا دن بھی سوم وار برآمد ہوتا ہے یعنی ۸ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت مطابق ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین ہے۔ دن سوم وار تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خالص قمری تقویم کے اعتبار سے یوم ولادت ہے ،جیسا کہ سابقہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں اس پر سیر حاصل بحث ہوچکی ہے۔ اس کے مقابل نمریہ شمسی تقویم کی تاریخ ۸ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی تھی، جسے اکثر بلکہ تقریباً سب ہی اہل سیر نے غلطی سے خالص قمری تقویم کی تاریخ سمجھ لیا۔

مثال نمبر۲: ہم ۹ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ۸ ربیع الاول تک قمری دنوں کی تعداد (۲ × ۲۹،۵) + ۸ = ۶۷ دن ہوئی، (۶۷ تقسیم ۳۵۴) - ۵۳ = - ۵۲،۸۱۰۷۳۵، اب اسے عیسوی تقویم میں لانا ہے، (۵۲،۸۱۰۷۳۵ - × ۰،۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲،۵۳۹۷ = ۵۷۱،۳۰۲۵۲، (۰،۳۰۲۵۲ × ۳۶۵) = ۱۱۰،۴ = ۱۱۰ عیسوی دن = (۱۱۰ - مارچ تک کے ۹۰ دن) = ۲۰ اپریل، پس مطلوبہ تاریخ ۲۰ اپریل ۵۷۱ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۹ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت قمری کو منگل کا اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۰ اپریل ۵۷۱ عیسوی جیولین کو سوم وار کا دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا اوسط عددی اقدار کے لحاظ سے عیسوی تاریخ ۲۱ اپریل ہونی چاہیے، لیکن قِرانِ شمس وقمر (ولادت قمر) کے اعتبار سے ۲۰ اپریل ۵۷۱ عیسوی جیولین ہی صحیح تاریخ ہے۔ جن اہل سیر و مغازی نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے مشہور مہینے ربیع الاول کو اور آپ کی عمر مبارک کے ۶۳ سالوں کو غلطی سے خالص قمری تقویم کا سمجھ لیا، انہوں نے ولادتِ مبارکہ کی یہی تاریخ سمجھ رکھی ہے۔ جس کا قطعاً اور یقیناً سراسر غلط اور بے بنیاد ہونا ہم گزشتہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں اچھی طرح واضح کر چکے ہیں۔

مثال نمبر۳: ہم ۲۷ رمضان ۲ قبل ہجرت کے مقابل عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۶ رمضان تک قمری دنوں کی تعداد (۸ × ۲۹،۵) + ۲۶ = ۲۶۲ دن، (۲۶۲ تقسیم ۳۵۴) - ۲ = ۱،۲۵۹۸۸۷۱-، اسے عیسوی تقویم میں لانا ہے، (۱،۲۵۹۸۸۷۱- × ۰،۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲،۵۳۹۷ = ۶۲۱،۳۱۷۳۶، (۰،۳۱۷۳۶ × ۳۶۵) = ۱۱۵،۸۳ دن = ۱۱۶ دن = (۱۱۶ - مارچ تک کے ۹۰ دن) =

۱۲ اپریل ۶۲۱ء، یہی مطلوبہ تاریخ ۱۲ اپریل ۶۲۱ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دوائگی ہجری تقویم کی رو سے ۲۷ رمضان ۲ قبل ہجرت کو اور دوائگی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۲ اپریل ۶۲۱ عیسوی جیولین کو بھی اتوار کا دن برآمد ہوتا ہے لہٰذا اوسط عددی اقدار کے اعتبار سے یہ حسابی تخریج درست ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی تاریخ ہے۔ جس کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کی تاریخ ۲۷ رجب ۲ قبل ہجرت قمریہ شمسی تھی۔ بعض اہل سیر مثلاً ابن سعد نے معراج کا دن ہفتہ لکھا ہے۔ قمری تقویم میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے۔ محترم ضیاء الدین لاہوری کی ''جوہر تقویم'' کے مطابق ۲۷ رمضان ۲ قبل ہجرت کے مقابل عیسوی تاریخ ۲۵ اپریل ۶۲۱ عیسوی جیولین نکلتی ہے۔ ۲۵ اپریل کو دن ہفتہ تھا۔

مثال نمبر ۴: ہمیں ۱۸ محرم ۲۲۷ قبل ہجرت کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ ۲۲۷ محرم تک قمری دنوں کی تعداد ۲۲۷ دن، ((۲۲۷ تقسیم ۱۲۳۵۵)) — ۲۲۷ = [illegible]، اسے عیسوی تقویم میں لانا ہے، ((— [illegible])) + [illegible] = [illegible]، [illegible] (۱۲۳۵۵)) = [illegible] دن = ((۱۸ — ۱ مارچ تک کے ۹۰ دن)) = ۱۸ اپریل ۴۲ عیسوی جیولین — دوائگی ہجری تقویم کی رو سے ۱۸ محرم ۲۲۷ قبل ہجرت کا دن بدھ اور دوائگی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۸ اپریل ۴۲ عیسوی جیولین کا دن بھی بدھ ہی برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم ۱۸ رجب ۲۲۹ قبل ہجرت کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ۱۷ رجب تک قمری دنوں کی تعداد ((۲۲۹×۱۲، ۵۵)) + ۱۷۷ = ۹۹۳ دن، ((۹۹۳ تقسیم ۱۲۳۵۵)) — ۲۲۹ = [illegible]، اسے عیسوی تقویم میں لانا ہے، ((— [illegible])) + [illegible] = [illegible]، ((۱۲۳۵۵ × [illegible])) = ۲۱ — ۲۱۱ = ۳۱۲ دن = ((۳۱۲ — ۱ اکتوبر تک کے ۳۰۴ دن)) = ۱۸ نومبر، یہی مطلوبہ تاریخ ۱۸ نومبر ۲۰ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ دوائگی ہجری تقویم کی رو سے ۱۸ رجب ۲۲۹ قبل ہجرت کا دن ہفتہ اور دوائگی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۸ نومبر ۲۰ عیسوی جیولین کا دن بھی ہفتہ ہی برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

یکم محرم ۱ ہجری کو جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تھی۔ قمری سال، شمسی سال سے کوئی گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے لہٰذا یکم محرم ۱ قبل ہجرت کو عیسوی تاریخ ۲۷ جولائی ۶۲۱ عیسوی جیولین تھی۔ قبل ہجرت یعنی منفی سمت کے ہجری سالوں کو جیولین عیسوی سالوں میں لانے کے لیے متعلقہ قبل

ہجرت سال کو ۹۷۰۲۰۴ء سے ضرب دی جاتی ہے، لہٰذا یکم محرم ا قبل ہجرت میں یکم محرم کو نظر انداز کرتے ہوئے قبل ہجرت سال یعنی منفی سمت کے سال کو ۹۷۰۲۰۴ء سے ضرب دی تو حاصل ضرب (–۱×۹۷۰۲۰۴ء)=–۹۷۰۲۰۴ء ہوا۔ اب اس میں ایسی عددی قدر جمع ہوگی کہ حاصل جمع سے ۲۷ جولائی ۶۲۱ عیسوی جیولین کی تاریخ برآمد ہو۔ ۲۷ جولائی تک عیسوی ایام کی تعداد ۲۰۸ کو ۳۶۵ء۲۵ پر تقسیم کر کے سال ۶۲۱ عیسوی کو ساتھ ملایا تو ۲۷ جولائی ۶۲۱ عیسوی جیولین کی اعشاری تحویل (۲۰۸ تقسیم ۳۶۵ء۲۵)+ ۶۲۱ = ۶۲۱ء۵۶۹۴۷ برآمد ہوئی۔ پس مطلوبہ عددی قدر (۶۲۱ء۵۶۹۴۷) – (–۹۷۰۲۰۴ء) = (۶۲۱ء۵۶۹۴۷ + ۹۷۰۲۰۴ء) = ۶۲۲ء۵۳۹۶۷ برآمد ہوئی۔ اسے ۶۲۲ء۵۳۹۷ سمجھ لیا جائے۔ یوں قبل ہجرت سالوں کو جیولین عیسوی تقویم میں لانے کا کلیہ یہ ہوا (رواں قبل ہجرت سال × ۹۷۰۲۰۴ء)+ ۶۲۲ء۵۳۹۷، اس عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے متعلقہ جیولین عیسوی سال ظاہر ہوگا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو عام عیسوی سالوں میں ۳۶۵ سے اور لیپ کے سالوں میں ۳۶۶ سے ضرب دینے سے اس عیسوی سال کے دن برآمد ہوں گے۔ دنوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہو تو اسے پورا دن شمار کیا جائے ورنہ کسر اعشاریہ کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ دنوں کو یکم جنوری سے شمار کر کے متعلقہ عیسوی مہینہ اور تاریخ معلوم کی جائے گی۔ یکم محرم کے بعد کی تواریخ کے لیے قبل ہجرت تقویم کی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا کلیے کا اجرا ہوگا، جیسا کہ اوپر مثالوں میں یہ سب کچھ واضح کیا جا چکا ہے۔

ب: جیولین عیسوی تقویم کی قبل ہجرت تقویم میں تحویل

چوں کہ یکم محرم ۱ ہجری کو عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تھی، لہٰذا یکم جنوری ۱ عیسوی جیولین سے ۱۵ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تک کے مقابل ہجری تقویم کی منفی سمت کے یعنی قبل ہجرت سال اور قبل ہجرت قمری مہینے ہی ہو سکتے ہیں۔ اس عیسوی مدت میں کسی بھی عیسوی سال کی یکم جنوری کے مقابل قبل ہجرت تقویم کی قمری تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہے۔ (رواں عیسوی سال تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء) – ۶۴۲ء۶۵۵۷، اس عمل سے منفی سمت کے جو صحیح اعداد برآمد ہوں گے وہ متعلقہ قبل ہجرت سال کو ظاہر کریں گے۔ سال کے ساتھ والی منفی کسر اعشاریہ کو ضرب دینے سے منفی سمت کے صحیح اعداد سے منفی سمت کے قمری مہینے ظاہر ہوں گے انہیں مثبت سمت میں لانے کے لیے بارہ سے تفریق کیا جائے گا۔ مہینوں کے ساتھ والی منفی کسر اعشاریہ کو ۲۹ء۵ سے ضرب دینے سے منفی سمت کے قمری ایام برآمد ہوں گے۔ انہیں مثبت سمت

میں لانے کے لیے ۳۰٫۵ کو ان منفی ایام میں جمع کیا جائے گا۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

مثال نمبر۱: ہمیں یکم جنوری ۱ عیسوی جیولین کے مقابل قبل ہجرت قمری تاریخ مطلوب ہے، (۱ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲٫۶۵۵۷ = -۶۴۱٫۶۲۴۹۹، یعنی منفی سمت میں سال ۶۴۱ قبل ہجرت رواں تھا، (-٫۶۲۴۹۹ × ۱۲) = -۷٫۴۹۸۸، یعنی (۱۲-۷) = ۵ یعنی مثبت سمت میں پانچواں قمری مہینہ جمادی الاولیٰ کا چل رہا تھا، (-٫۴۹۸۸ × ۲۹٫۵) = -۱۴٫۷۱۴۶، یعنی مثبت سمت میں قمری تاریخ (-۱۴٫۷۱۴۶ + ۳۰٫۵) = ۱۵٫۷۵ = ۱۶ (کیوں کہ اعشاریہ نصف سے زائد ہے)، پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۶۴۱ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقو[...]م کی رو سے یکم جنوری ۱ عیسوی جیولین کا دن ہفتہ اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۶ جمادی الاولیٰ ۶۴۱ قبل ہجرت کا دن بھی ہفتہ ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر۲: ہمیں یکم جنوری ۵۶۹ عیسوی جیولین کے مقابل قبل ہجرت قمری تاریخ مطلوب ہے۔ (۵۶۹ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲٫۶۵۵۷ = -۵۶٫۱۸۱۱، یعنی سال ۵۶ قبل ہجرت رواں تھا، (-٫۱۸۱۱ × ۱۲) = -۲٫۱۷۳۳۲، یعنی مثبت سمت میں (۱۲-۲) = ۱۰، یعنی دسواں قمری مہینہ شوال کا چل رہا تھا، (-٫۱۷۳۳۲ × ۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۲۵٫۳ = ۲۵۔ پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۲۵ شوال ۵۶ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۵۶۹ عیسوی جیولین کو منگل کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۵ شوال ۵۶ قبل ہجرت کو سوموار کا دن برآمد ہوتا ہے، لہٰذا صحیح قمری تاریخ ۲۶ شوال ۵۶ قبل ہجرت قمری ہے۔

مثال نمبر۳: ہم یکم جنوری ۵۹۳ عیسوی جیولین کے مقابل قبل ہجرت قمری تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۵۹۳ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲٫۶۵۵۷ = -۳۱٫۴۴۴۰۴، یعنی سال ۳۱ قبل ہجرت رواں تھا، (-٫۴۴۴۰۴ × ۱۲) = -۵٫۳۲۸۴۸، یعنی (۱۲-۵) = ۷ یعنی ساتواں قمری مہینہ رجب کا چل رہا تھا۔ (-٫۳۲۸۴۸ × ۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۲۰٫۸ = ۲۱، پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۲۱ رجب ۳۱ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۵۹۳ عیسوی جیولین کو جمعرات کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۱ رجب ۳۱ قبل ہجرت کو بھی جمعرات کا ہی دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر۴: ہمیں یکم جنوری ۳۲۹ عیسوی جیولین کی قبل ہجرت قمری تاریخ مطلوب ہے، (۳۲۹ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲٫۶۵۵۷ = -۳۰۳٫۵۵۱۷۶، یعنی سال ۳۰۳ قبل ہجرت چل رہا تھا۔ (-٫۵۵۱۷۶ × ۱۲) = -۶٫۶۲۱۱۲، یعنی (۱۲-۶) = چھٹا قمری مہینہ جمادی الاخریٰ کا رواں تھا۔ (-٫۶۲۱۱۲ × ۲۹٫۵)

۰.۵۵+۳۰=۱۲.۴۷=۱۲، یعنی مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۱۲ جمادی الاخری ۲۳۰۴۳ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۲۲۳۹۹ عیسوی جیولین کو بدھ کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۲ جمادی الاخری ۲۳۰۴۳ قبل ہجرت کو منگل کا دن برآمد ہوتا ہے۔ لہٰذا صحیح قمری تاریخ ۱۳ جمادی الاخری ۲۳۰۴۳ قبل ہجرت ہے۔

مثال نمبر ۵۵: ہم یکم جنوری ۲۲۲۲ عیسوی جیولین کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لانا چاہتے ہیں، ((۲۲۲۲ تقسیم ۰.۹۷۰۲۲۴)) — ۲۲۹۰.۵۵۵۵۷ = — ۲۲۲۲.۵۵۵۵۵ ، یعنی سال ۱۱ قبل ہجرت رواں تھا، ((— ۲۲۲۲.۵۵۵۵۵ × ۱۲)) = — ۲۲۲۲۰.۶۶، ۶۶ یعنی ((۱۲ — ۶۶)) = چھٹا قمری مہینہ جمادی الاخری کا چل رہا تھا۔ ((— ۲۲۲۲۰.۶۶ × ۲۹.۵۳۰۵۹)) + ۰.۵۵+۳۰=۱۱.۵۵۸ = ۱۱ = ۱۲، یعنی مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۱۲ جمادی الاخری ۱۱ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۲۲۲۲ عیسوی جیولین کو جمعہ کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۲ جمادی الاخری ۱۱ قبل ہجرت کو بھی جمعہ کا دن تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔

یکم جنوری کے بعد کی تواریخ کے لیے متعلقہ عیسوی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی عیسوی تقویم کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا تحویلی عمل جاری ہوگا۔

مثال نمبر ۱۱: ہم ۲۱ نومبر ۵۵۱۹۹ عیسوی جیولین کے متبادل قبل ہجرت تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۱ نومبر ۵۵۱۹۹ عیسوی کی اعشاری تحویل = ۲۱ نومبر تک کے عیسوی ایام ((اکتوبر تک کے ۳۰۴ دن + ۲۱)) = ۳۲۵ دن ((۳۲۵ تقسیم ۳۶۵.۲۵)) + ۵۵۱۹۹ = ۵۵۱۹۹.۸۹۰۱ اسے قبل ہجرت قمری تقویم میں لاتا ہے ((۵۵۱۹۹.۸۹۰۱ تقسیم ۰.۹۷۰۲۲۴)) — ۲۲۹۰.۵۵۵۵۷ = — ۵۵۵۵۵.۲۲۱۹۹، یعنی سال ۵۵۵۵۵ قبل ہجرت رواں تھا ((— ۰.۲۲۱۹۹ × ۱۲)) = — ۲.۶۷۷۷۷، یعنی ((۱۲ — ۳)) = نواں قمری مہینہ رمضان المبارک کا چل رہا تھا ((— ۰.۶۷۷۷۷ × ۲۹.۵۳۰۵۹)) + ۰.۵۵+۳۰ = ۱۸.۷۷۷ = ۱۸ یعنی مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۱۸ رمضان المبارک ۵۵۵۵۵ قبل ہجرت قمری ہے۔

مثال نمبر ۱۲: ہم ۱۰ اپریل ۵۵۷۷ عیسوی جیولین کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ۱۰ اپریل ۵۵۷۷ عیسوی جیولین کی اعشاری تحویل = ۱۰ اپریل تک کے دن ((مارچ تک کے ۹۰ دن + ۱۰)) = ۱۰۰ دن ((۱۰۰ تقسیم ۳۶۵.۲۵)) + ۵۵۷۷ = ۵۵۷۷.۲۷۳۷۸ اسے قبل ہجرت تقویم میں لاتا ہے ((۵۵۷۷.۲۷۳۷۸ تقسیم ۰.۹۷۰۲۲۴)) — ۲۲۹۰.۵۵۵۵۷ = — ۵۵۲۳.۸۸۱۸، یعنی سال ۵۵۲۳ قبل ہجرت رواں تھا، ((— ۰.۸۸۱۸ × ۱۲)) = — ۱۰.۵۸۲، یعنی ((۱۲ — ۹)) = تیسرا قمری مہینہ ربیع الاول کا چل رہا تھا ((— ۰.۵۸۲ × ۲۹.۵۳۰۵۹)) + ۰.۵۵+۳۰ = ۱۳.۵۹۹ = ۱۳ یعنی مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۱۳ ربیع الاول ۵۵۲۳ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۱۳: ہم ۲۱ اپریل ۲۱۱۱ عیسوی جیولین کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ۲۱۵۵

اپریل ۱۲۲۲ عیسوی کی اعشاری تحویل = ۲۵۵ اپریل تک کے عیسوی ایام (۱ مارچ تک کے ۹۹ دن + ۲۵۵)) = ۱۱۵۵
دن، ((۱۱۵۵ تقسیم ۳۶۵.۲۵)) + ۱۲۲۱ = ۱۲۲۱.۳۱۶۲۲۵۵۰۰ ، اسے قمری ہجری تقویم میں لاتا ہے ((۱۲۲۱.۳۱۶۲۲۵۵۰۰ تقسیم
۰.۹۷۰۲۲۴ ...)) — ۶۲۲.۵۷۷۷ = ۶۲۶.۶ ... یعنی سال ۶۲۶ قمری ہجری جا رہا تھا ((— ۰.۶۲۵۹۹۳ × ۱۲)) =
— ۷.۵۱۱۹ یعنی ((۱۲ — ۷)) = نواں قمری مہینہ رمضان المبارک کا رواں تھا ((— ۰.۵۱۱۹ × ۲۹.۵۳۰۵۹)) +۱
۱۵.۱۷ = ۱۶ یعنی مطلوبہ قمری ہجری تاریخ ۱۶ رمضان المبارک ۶۲۶ قمری ہجری برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۵۴: ہم ۱۷ اپریل ۲۰۱۲ عیسوی جیولین کے مطابق قمری ہجری تاریخ معلوم کرنا چاہتے
ہیں۔ ۱۷ اپریل ۲۰۱۲ عیسوی کی اعشاری تحویل = ۱۷ اپریل تک کے عیسوی ایام (۱ مارچ تک کے ۹۹ دن +
۱۷)) = ۱۰۷ دن، ((۱۰۷ تقسیم ۳۶۵.۲۵)) + ۲۰۱۲ = ۲۰۱۲.۲۹۲۹۵۵ ، اسے قمری ہجری تقویم میں لاتا ہے،
((۲۰۱۲.۲۹۲۹۵۵ تقسیم ۰.۹۷۰۲۲۴)) — ۶۲۲.۵۷۷۷ = ۱۴۳۳.۷۴۷ یعنی سال ۱۴۳۳ قمری ہجری رواں
تھا ((— ۰.۷۴۷ × ۱۲)) = ۸.۹۶۸ یعنی ((۱۲ — ۱۱)) = پہلا مہینہ محرم کا جا رہا تھا ((— ۰.۹۶۸ × ۲۹.۵۳۰۵۹
+ ۱)) = ۲۹.۰۶۷ = ۲۹ یعنی مطلوبہ قمری ہجری تاریخ ۲۹ محرم ۱۴۳۳ ہجری برآمد ہوئی۔ دونوں عیسوی
و قمری ہجری تواریخ کا دن بدھ برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۵۵: ہم ۱۸ نومبر ۲۰۱۱ عیسوی جیولین کے مطابق قمری ہجری تاریخ معلوم کرنا چاہتے
ہیں۔ ۱۸ نومبر ۲۰۱۱ عیسوی کی اعشاری تحویل = ۱۸ نومبر تک عیسوی دنوں کی تعداد ((اکتوبر تک کے ۲۴۵ دن +
۱۸)) = ۲۶۳ دن، ((۲۶۳ تقسیم ۳۶۵.۲۵)) + ۲۰۱۱ = ۲۰۱۱.۷۲۰۰۵۵ اب اسے قمری ہجری تقویم میں لاتا ہے،
((۲۰۱۱.۷۲۰۰۵۵ تقسیم ۰.۹۷۰۲۲۴)) — ۶۲۲.۵۷۷۷ = ۱۴۳۲.۹۹۹ یعنی سال ۱۴۳۲ قمری ہجری رواں
تھا ((— ۰.۹۹۹ × ۱۲)) = ۱۱.۹۸۸ یعنی ((۱۲ — ۵)) = ساتواں مہینہ رجب کا جا رہا تھا ((— ۰.۹۸۸ × ۲۹.۵۳۰۵۹
+ ۱)) = ۲۹.۱۷۷ = ۱۸ یعنی مطلوبہ قمری ہجری تاریخ ۱۸ رجب ۱۴۳۲ قمری ہجری برآمد ہوئی۔
دائمی عیسوی تقویم اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے مذکورہ بالا عیسوی اور قمری ہجری تواریخ دونوں کا دن
ہفتہ برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

یکم محرم ۱ قمری ہجری کو جیولین عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تھی۔ ہم نے ان قواعد
میں تاریخ یکم جنوری کی "یکم" کو نظر انداز کرتا ہے لہٰذا ۱۶ جولائی سے پہلے کی تاریخ ۱۵ جولائی ۶۲۲
عیسوی جیولین کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ ۱۵ جولائی تک عیسوی دنوں کی تعداد ((جون تک کے ۱۸۱ دن

+ ۲۶) = ۲۰۷ دن ہوتی ہے، (۲۰۷ تقسیم ۳۶۵٫۲۵) + ۶۲۱ = ۶۲۱٫۵۶۶۷۳، ظاہر ہے کہ اسے ہجری تقویم میں لانے کے ٫۹۷۰۲۰۴ پر تقسیم کرنا ہوگا، (۶۲۱٫۵۶۶۷۳ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) = ۶۴۰٫۶۵۵۷، اب اس سے ایسی عددی قدر کو منہا کرنا ہوگا کہ حاصل تفریق سے یکم محرم ۱ قبل ہجرت کی تاریخ برآمد ہو۔ یکم محرم ۱ قبل ہجرت کی اعشاری تحویل (-۱٫۹۹۹۹۹) ہے کیوں کہ سال ۱ قبل ہجرت کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دینے سے حاصل ضرب (-٫۹۹۹۹۹×۱۲) = -۱۱٫۹۹۹۸۸ ہوا، یعنی مثبت سمت میں قمری مہینہ (۱۲-۱۱) = پہلا مہینہ محرم ہوا، تاریخ = (-٫۹۹۹۸۸×۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۱٫۰۰۳ = ۱، یعنی یکم محرم ۱ قبل ہجرت ہوئی۔ پس مطلوبہ عددی قدر (۶۴۰٫۶۵۵۷) - (-۱٫۹۹۹۹۹) = (۶۴۰٫۶۵۵۷ + ۱٫۹۹۹۹۹) = ۶۴۲٫۶۵۵۶۹ برآمد ہوئی۔ اسے ۶۴۲٫۶۵۵۷ سمجھ لیا جائے۔ پس یکم جنوری ۱ عیسوی سے یکم جنوری ۶۲۲ عیسوی جیولین کے سالوں میں کسی بھی سال کی یکم جنوری کے مقابل قبل ہجرت قمری تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہوا (رواں عیسوی سال تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲٫۶۵۵۷، یکم جنوری کے بعد کی تواریخ کے لیے متعلقہ عیسوی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کی عیسوی تقویم کو اعشاری تحویل میں لانے کے بعد مذکورہ بالا تحویلی عمل کرنا ہوگا، جیسا کہ اوپر متعلقہ مثالوں میں سب کچھ واضح ہو چکا ہے۔

۴۔ الف: قبل ہجرت قمری تقویم کی قبل مسیح عیسوی تقویم میں تحویل

یکم جنوری ۱ عیسوی جیولین کو قبل ہجرت قمری تاریخ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۶۴۱ قبل ہجرت تھی پس یکم جنوری ۱ عیسوی سے پہلے کی عیسوی تواریخ کا تعلق قبل مسیح سالوں سے ہوگا اور ان قبل مسیح سالوں کے مقابل بھی قبل ہجرت قمری تقویم کے سال ہی ہوں گے۔ کسی بھی قبل ہجرت قمری سال کی یکم محرم کے مقابل قبل مسیح تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہے، (رواں قبل ہجرت سال×٫۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۰٫۵۳۶۶، اس عمل سے برآمد ہونے والے منفی سمت کے اعداد متعلقہ قبل مسیح سال کو ظاہر کریں گے۔ سال کے ساتھ والی منفی کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں ۳۶۶ جمع کر کے مثبت سمت میں عیسوی دنوں کی تعداد معلوم کی جائے گی۔ لیپ کے سالوں میں ۳۶۶ سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں ۳۶۷ جمع کرنا ہوں گے تا کہ عیسوی تاریخ کو مثبت سمت میں لایا جا سکے۔ یکم جنوری سے دنوں کو شمار کر کے متعلقہ عیسوی تاریخ اور مہینہ معلوم کیا جائے گا۔ چوں کہ عیسوی تقویم میں مثبت سمت کے سالوں میں ہر چوتھا سال جو چار پر تقسیم ہو، لیپ کا سال ہوتا ہے، لہٰذا منفی سمت کے عیسوی سالوں میں سال ۱ عیسوی قبل مسیح لیپ کا، پھر ۵ عیسوی قبل مسیح، پھر ۹ عیسوی قبل مسیح لیپ کا سال ہوگا اور منفی سمت میں لیپ کے سالوں کا یہی سلسلہ چلتا

رہے گا۔ بہ الفاظ دیگر منفی سمت کے عیسوی سالوں یعنی قبل مسیح سالوں میں لیپ کا سال وہ ہوگا جسے چار پر تقسیم کرنے سے باقی ایک سال بچے۔ عام عیسوی سال ۳۶۵ دنوں کا اور لیپ کا سال ۳۶۶ دنوں کا شمار ہوتا ہے۔

یکم محرم کے بعد کی تواریخ کے لیے مذکورہ بالا تحویلی عمل سے پہلے قبل ہجرت تقویم کی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔

مثال نمبر ۱: ہم یکم محرم ۶۴۲ قبل ہجرت کو قبل مسیح عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں، (-۶۴۲ × ۰ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۰ء۵۳۶۶ = -۲ء۳۳۴۳۶، یعنی سال ۲ قبل مسیح رواں تھا، (-ء۳۳۴۳۶ × ۳۶۵) + ۳۶۶ = ۲۴۳ء۹۵ = ۲۴۴ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے)۔ عیسوی سال کا ۲۴۴واں دن (۲۴۴ - اگست تک کے ۲۴۳ دن) = یکم ستمبر، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ یکم ستمبر ۲ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۶۴۲ قبل ہجرت کا دن سوموار اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم ستمبر ۲ قبل مسیح کا دن بھی سوموار ہی برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۲: ہمیں یکم محرم ۴۲۱۸ قبل ہجرت کو قبل مسیح تقویم میں لانا مطلوب ہے، (-۴۲۱۸ × ۰ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۰ء۵۳۶۶ = -۳۴۷۱ء۷۸۳۸، یعنی سال ۳۴۷۱ قبل مسیح چل رہا تھا، (-ء۷۸۳۸ × ۳۶۵) + ۳۶۶ = ۷۹ء۹ = ۸۰ دن، ۸۰واں عیسوی دن (۸۰ - فروری تک کے ۵۹ دن) = ۲۱ مارچ، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ ۲۱ مارچ ۳۴۷۱ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۴۲۱۸ قبل ہجرت کا دن منگل اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۱ مارچ ۳۴۷۱ قبل مسیح کا دن بھی منگل ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۳: ہم یکم محرم ۱۲۳۳ قبل ہجرت کے مقابل قبل مسیح عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں، (-۱۲۳۳ × ۰ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۰ء۵۳۶۶ = -۵۷۵ء۷۲۴۹، یعنی سال ۵۷۵ قبل مسیح رواں تھا۔ (-ء۷۲۴۹ × ۳۶۵) + ۳۶۶ = ۱۰۱ء۴ = ۱۰۱ دن، ۱۰۱واں عیسوی دن (۱۰۱ - مارچ تک کے ۹۰ دن) = ۱۱ اپریل، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ ۱۱ اپریل ۵۷۵ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے یکم محرم ۱۲۳۳ قبل ہجرت کا دن جمعرات اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۱ اپریل ۵۷۵ قبل مسیح کا دن بدھ برآمد ہوتا ہے، لہٰذا صحیح قبل مسیح تاریخ ۱۲ اپریل ۵۷۵ قبل مسیح ہے۔

مثال نمبر ۴: ہم ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ قبل ہجرت کو قبل مسیح عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ چوں کہ یہ قمری تاریخ یکم محرم کے بعد کی ہے لہٰذا اس مقصد کے لیے ہمیں قبل ہجرت تاریخ کو پہلے اعشاری تحویل

میں ادا ہوگا۔ شعبان سے پہلے سات قمری مہینے گزر چکے تھے لہٰذا ۱۷ شعبان تک دنوں کی تعداد ((۷×۵۳ء۲۹ء
۱۹۹)) + ۱۷ = ۲۲۴ء۵۵ = ۳۳۳۲ء۵۵ دن ہوئی۔ انہیں ۳۶۵ء۲۴۲۲ پر تقسیم کرکے حاصل قسمت کو ۶۲۲ سے تفریق کیا تو مطلوبہ اعشاری تحویل ((۵۵ء۳۳۳۲÷ تقسیم ۳۶۵ء۲۴۲۲)) — ۶۲۲ = ۶۲۲ء۰۹۱۶۳۶ برآمد ہوئی۔ اسے قبل مسیح تقویم میں لاتا ہے ((—۶۲۲ء۰۹۱۶۳۶ × ۳۶۵ء۲۴۲۲ + ۹۹۷ء۵۵)) + ۱۱۱۱ ۳۳۳۳ء۰۰ = —۳۳۳۳۹۹ء۶۲۲ء۱۲۷۶ یعنی قبل مسیح سال ۱۲۷۶ء۶۲۲ حل رہا تھا ((—۳۳۳۳۹۹ء۳۳۳۳۳۳×۴۳)) + ۱۲۷۶ = ۴۳۳ = ۳۳ء۳۸۷ = ۳۸۷ دن، سال ۶۲۲ء۱۲۷۶ قبل مسیح کو چار پر تقسیم کرنے سے باقی ایک سال بچتا ہے لہٰذا متفق ہے کہ یہ سال لیپ کا سال ہے لیپ کے سال میں ۲۸۷ واں دن ((۲۸۷ — ستمبر تک کے ۲۷۴ دن)) = ۱۳ اکتوبر، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ ۱۷ اکتوبر ۶۲۲ء۱۲۷۶ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ واضح ہو کہ ہجری تقویم کی رو سے ۱۳۸ شعبان ۱۷ ۱۴۵۱ قبل ہجرت کا دن سوموار اور واضح ہو کہ عیسوی تقویم کی رو سے ۱۷ اکتوبر ۶۲۲ء۱۲۷۶ قبل مسیح کا دن بھی سوموار ہی برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

اسی تاریخ سے یہودیوں کی عبرانی تقویم کا آغاز ہوتا ہے یعنی یہ تاریخ عبرانی تقویم کی یکم تشری ۱ خلیقہ کے مقابل ہے۔ یہودیوں نے اپنے حساب سے اس تقویم کا آغاز کائنات کی تخلیق سے کیا ہے اگرچہ ان کے عقیدے کے مطابق کائنات کی تخلیق بقول ابو ریحان البیرونیؒ موسم بہار میں ہوئی تھی اور اگرچہ ان کے مذہبی سال کا آغاز موسم بہار میں نیسان کے مہینے سے ہوتا ہے لیکن ان کے دنیوی سال کا آغاز موسم خزاں میں تشری کے مہینے سے ہوتا ہے۔ یہودیوں نے اپنی اصل قمری تقویم میں تحریف کرکے اسے قمریہ شمسی تقویم میں بدل لیا تھا۔ دورِ جاہلیت میں عربوں نے بھی اپنی خالص قمری تقویم کو یہودیوں کی قمریہ شمسی تقویم کے عین مطابق کر دیا لیکن مہینوں کے نام محرم تا ذی الحجہ حسب سابق رہنے دیے۔ یثرب ((مدینہ منورہ)) اور اردگرد کے دیگر قبائل خالص قمری تقویم پر ہی عمل پیرا رہے۔ اگرچہ قمری اور قمریہ شمسی تقاویم اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہیں لیکن مہینوں کے نام دونوں میں مشترک ہونے کی وجہ سے دو تقویمی التباس کا پیدا ہونا لازمی اور یقینی تھا۔ مختلف وجوہ کی بنا پر امت مسلمہ تا حال اس دو تقویمی التباس کا شکار چلی آ رہی ہے۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارک کا خالص قمری تقویم کے اعتبار سے مہینہ رمضان المبارک ہے۔ اس کے مقابل ان دنوں قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ ربیع الاول چل رہا تھا۔ چونکہ مکہ مکرمہ کے لوگوں اور اردگرد کے عرب قبائل کی تقویم قمریہ شمسی تھی اور یہ بقول البیرونیؒ کوئی دو سو سال قبل ہجرت سے ان کا حج اور عمرہ قمری تقویم کی بجائے قمریہ شمسی تقویم کے مہینوں ذی الحجہ قمریہ شمسی اور رجب قمریہ شمسی میں ہوا کرتا تھا۔ عمرے کے لیے انہوں نے رجب قمریہ شمسی کے مہینے کو مخصوص کر رکھا تھا۔ یہ دو تقویمی سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں قمریہ شمسی

تقویم کو ہمیشہ کے لیے منسوخ قرار دیتے ہوئے خالص قمری تقویم کو یہ حال قرار دیا۔ ان تمام امور اور ان کے متعلقات پر گزشتہ مقالے "ربیع الاول اور اس کے متعلقات" میں مدلل و مکمل مباحث پیش کیے جا چکے ہیں۔

مثال نمبر ۵: ہم ۲۲ رجب ۹۱۲۲ قبل ہجرت کے مقابل قبل مسیح عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں ۲۲ رجب تک کے قمری ایام معلوم کر کے انہیں ۳۵۴٫۳۶۷ پر تقسیم کرنے کے بعد حاصل قسمت کو ۹۱۲۲ سے تفریق کرنا ہوگا تا کہ قبل ہجرت تقویم کی مذکورہ تاریخ کو اعشاری تحویل میں لایا جا سکے۔ ((۶×۲۹٫۵۳۰۵۹))+۲۲ = ۱۹۹٫۱۸۳۵۴ دن، ((۱۹۹٫۱۸۳۵۴ تقسیم ۳۵۴٫۳۶۷)) – ۹۱۲۲ = –۹۱۲۱٫۴۳۷۸۰۳ اب اسے قبل مسیح تقویم میں لاتا ہے۔ ((–۹۱۲۱٫۴۳۷۸۰۳×۰٫۹۷۰۲۲۴)) + ۶۲۱٫۵۷۷۴ = –۸۲۲۳٫۱۱۵۵۱، یعنی سال ۸۲۲۴ قبل مسیح چل رہا تھا۔ ((–۰٫۱۱۵۵۱×۳۶۵٫۲۴۲۲)) + ۳۶۵٫۲۴۲۲ = ۳۲۳٫۰۵۸ دن، ۳۲۳ واں عیسوی دن ((۳۲۳ – ستمبر تک کے ۲۷۳ دن)) = یکم اکتوبر، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ یکم اکتوبر ۸۲۲۴ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۲ رجب ۹۱۲۲ قبل ہجرت کا دن سوموار اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم اکتوبر ۸۲۲۴ قبل مسیح کا دن بھی سوموار ہی برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔ اس تاریخ سے سن سکندری کا آغاز ہوتا ہے یعنی یہ تاریخ یکم تشرین اول اسکندری کے مقابل ہے۔

مثال نمبر ۶: ہمیں ۱۲۸ شوال ۶۰۰۰ قبل ہجرت کی قبل مسیح تاریخ مطلوب ہے۔ ۲۷ شوال تک قمری دنوں کی تعداد ((۹×۲۹٫۵۳۰۵۹)) + ۲۷ = ۲۹۲٫۷۷۵۳ دن، ((۲۹۲٫۷۷۵۳ تقسیم ۳۵۴٫۳۶۷)) – ۶۰۰۰ = –۵۹۹۹٫۱۷۳۷۷۱۷۰۱، اسے قبل مسیح تقویم میں لاتا ہے۔ ((–۵۹۹۹٫۱۷۳۷۷۱۷×۰٫۹۷۰۲۲۴)) + ۶۲۱٫۵۷۷۴ = –۵۲۹۰٫۸۰۰۴۲۲۵، یعنی قبل مسیح سال ۵۲۹۱ رواں تھا۔ ((–۰٫۸۰۰۴۲۲۵×۳۶۵٫۲۴۲۲)) + ۳۶۵٫۲۴۲۲ = ۷۲٫۸۷۶۶ = ۷۳ واں دن، منتخب سمت کا سال ۵۲۹۱ یعنی ۵۲۹۱ قبل مسیح لیپ کا سال ہے۔ لیپ کے سال میں ۷۳ واں ((۷۳ – فروری تک کے ۶۰ دن)) = ۱۳ مارچ، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ ۱۳ مارچ ۵۲۹۱ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۸ شوال ۶۰۰۰ قبل ہجرت کا دن ہفتہ اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۳ مارچ ۵۲۹۱ قبل مسیح کا دن بھی ہفتہ ہی برآمد ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔

مثال نمبر ۷: ہم ۱۲۸ ربیع الاول ۱۲۳۸۱۲۸ قبل ہجرت کو قبل مسیح عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ۲۷ ربیع الاول تک قمری دنوں کی تعداد ((۲×۲۹٫۵۳۰۵۹)) + ۲۷ = ۸۶٫۰۶۱ دن، ((۸۶٫۰۶۱ تقسیم ۳۵۴٫۳۶۷)) – ۱۲۳۸۱۲۸ = –۱۲۳۸۱۲۷٫۷۵۷۱۱، اب اسے قبل مسیح تقویم میں لاتا ہے۔ ((–۱۲۳۸۱۲۷٫۷۵۷۱۱×۰٫۹۷۰۲۲۴)) + ۶۲۱٫۵۷۷۴ = –۱۲۰۱۲۱۰٫۸۷۰۰۶، یعنی سال ۱۲۰۱۲۱۱ قبل مسیح رواں تھا۔ ((–۰٫۸۷۰۰۶×۳۶۵٫۲۴۲۲)) + ۳۶۵٫۲۴۲۲ =

۴۸٫۲=۴۸ دن، ۴۸واں عیسوی دن (۴۸-جنوری کے ۳۱ دن)=۱۷ فروری، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ ۱۷ فروری ۳۱۰۲ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۲۸ ربیع الاول ۳۸۳۸ قبل ہجرت کا دن جمعہ اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۱۷ فروری ۳۱۰۲ قبل مسیح کا دن جمعرات برآمد ہوتا ہے، پس صحیح قبل مسیح تاریخ ۱۸ فروری ۳۱۰۲ قبل مسیح ہے۔ (قاضی سلیمان منصور پوریؒ کی تحقیق کے مطابق اس تاریخ سے سال کل جگ کا آغاز ہوتا ہے)

مثال نمبر ۸: ہم ۶ ربیع الثانی ۲۷۱۷ قبل ہجرت کو قبل مسیح عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ ۵ ربیع الثانی تک قمری دنوں کی تعداد (۳×۲۹٫۵)+۵=۹۳٫۵ دن، (۹۳٫۵ تقسیم ۳۵۴)-۲۷۱۷=-۲۷۱۶٫۷۳۵۹، اسے قبل مسیح تقویم میں لانا ہے، (-۲۷۱۶٫۷۳۵۹×٫۹۷۰۲۰۴)+۶۲۰٫۵۳۶۶=-۲۰۱۵٫۲۵۱۴، یعنی سال ۲۰۱۵ قبل مسیح رواں تھا، (-٫۲۵۱۴×۳۶۵)+۳۶۶=۲۷۴٫۲=۲۷۴ دن، عیسوی سال کا ۲۷۴واں دن (۲۷۴-ستمبر تک کے ۲۷۳ دن)= یکم اکتوبر، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ یکم اکتوبر ۲۰۱۵ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۶ ربیع الثانی ۲۷۱۷ قبل ہجرت کا دن سوم وار اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم اکتوبر ۲۰۱۵ قبل مسیح کا دن اتوار برآمد ہوتا ہے۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ کی تحقیق کے مطابق یکم اکتوبر ۲۰۱۵ قبل مسیح بہ روز اتوار سے سن ابراہیمی کا آغاز ہوتا ہے، پس اس کے مقابل تاریخ قبل ہجرت قمری تاریخ ۵ ربیع الثانی ۲۷۱۷ قبل ہجرت ہے۔

مثال نمبر ۹: ہمیں ۴ شعبان ۱۴۱۱ قبل ہجرت کی قبل مسیح عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ ۳ شعبان تک قمری ایام کی تعداد (۷×۲۹٫۵)+۳=۲۰۹٫۵ دن، (۲۰۹٫۵ تقسیم ۳۵۴)-۱۴۱۱=-۱۴۱۰٫۴۰۸۲، اب اسے قبل مسیح تقویم میں لانا ہے، (-۱۴۱۰٫۴۰۸۲×٫۹۷۰۲۰۴)+۶۲۰٫۵۳۶۶=-۷۴۷٫۸۴۷، یعنی سال ۷۴۷ قبل مسیح چل رہا تھا۔ (-٫۸۴۷×۳۶۵)+۳۶۶=۵۶٫۸=۵۷ دن، ۵۷واں دن (۵۷-جنوری کے ۳۱ دن)=۲۶ فروری، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ ۲۶ فروری ۷۴۷ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۴ شعبان ۱۴۱۱ قبل ہجرت کا دن بدھ اور دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۶ فروری ۷۴۷ قبل مسیح کا دن بھی بدھ ہی برآمد ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ حسابی عمل درست ہے۔ قاضی منصور پوریؒ کی تحقیق کے مطابق سال بخت نصری کا آغاز اسی تاریخ سے ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۱۰: ہمیں ۱۹ شعبان ۵۴۹۹ قبل ہجرت کے مقابل قبل مسیح تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ ۱۸ شعبان تک قمری دنوں کی تعداد (۷×۲۹٫۵)+۱۸=۲۲۴٫۵ دن، (۲۲۴٫۵ تقسیم ۳۵۴)-۵۴۹۹=-۵۴۹۸٫۳۶۵۹، اسے قبل مسیح تقویم میں لانا مطلوب ہے، (-۵۴۹۸٫۳۶۵۹×٫۹۷۰۲۰۴)+

۶۲۰؍۵۳۶۶ = -۳؍۹۹۹۹ ۴۷۱۳؍ یعنی سال ۴۷۱۳ قبل مسیح رواں تھا۔ (-۳۹۹۹۹؍ × ۳۶۶) + ۳۶۷ = ۱؍۰۳ = یکم جنوری، پس مطلوبہ قبل مسیح تاریخ یکم جنوری ۴۷۱۳ قبل مسیح برآمد ہوئی۔ قاضی منصور پوریؒ کی تحقیق کے مطابق اسی تاریخ سے جیولین پیریڈ (دورِ جیولیانی) کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی تاریخ سے اہل ہیئت جیولین ڈے نمبر معلوم کرتے ہیں۔ قاضی منصور پوریؒ نے یکم جنوری ۴۷۱۳ قبل مسیح کا دن سہ شنبہ (منگل) لکھا ہے لیکن اگر عیسوی تقویم کی مثبت اور منفی سمت دونوں میں لیپ کے سالوں کے صحیح تسلسل کو برقرار رکھا جائے تو سال ۴۷۱۳ قبل مسیح لیپ کا سال بنتا ہے اور یکم جنوری ۴۷۱۳ قبل مسیح کو منگل کی بہ جائے سوموار کا دن برآمد ہوتا ہے۔ اگر اسے لیپ کا سال شمار نہ کیا جائے تو یکم جنوری ۴۷۱۳ قبل مسیح کو منگل کا دن بنتا ہے۔ دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۹ شعبان ۵۴۹۹ قبل ہجرت کا دن بھی منگل ہی ہے۔ قاضی صاحب نے قمری تاریخ ۲۰ شعبان ۵۴۹۹ قبل ہجرت لکھی ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب ''رحمۃ للعالمین'' میں نہ تو تحویلی قواعد بیان کیے ہیں اور نہ ہی ایام ہفتہ معلوم کرنے کے قواعد تشکیل دیے ہیں۔ انہوں نے جس حساب سے بھی قبل مسیح اور قبل ہجرت تقاویم کا تقابل کیا ہے اور ایام ہفتہ بیان کیے ہیں تو اکثر وبیش تر درست ہیں۔ کہیں کہیں اگر ایک دن کا فرق نظر آتا ہے تو قمری تقویم میں فطری ابہام کی بنا پر اسے گوارا کیا جا سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے عام الفیل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ولادت کے ضمن میں آپ کی ولادتِ مبارکہ کے مہینے ربیع الاول کو غلطی سے خالص قمری تقویم کا سمجھ لیا اور دیگر تقاویم سے اس کے تقابل میں لغزش کا شکار ہوئے۔ انہوں نے رحمۃ للعالمین کی دوسری جلد کے آخری حصے میں قدیم وجدید تقاویم پر نظر ڈالی ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

یکم جنوری ۱ عیسوی جیولین کو قبل ہجرت تاریخ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۶۴۱ قبل ہجرت تھی۔ عیسوی سال چوں کہ قمری سال سے کوئی گیارہ دن بڑا ہوتا ہے، لہٰذا یکم جنوری ۱ قبل مسیح کو قمری تاریخ ۵ جمادی الاولیٰ ۶۴۲ قبل ہجرت ہوئی۔ ۵ جمادی الاولیٰ ۶۴۲ قبل ہجرت کو ہم اعشاری تحویل میں لاتے ہیں، ۴ جمادی الاولیٰ تک کے قمری دنوں کی تعداد (۴ × ۲۹؍۵۳۰۵۸۹) + ۴ = ۱۲۲؍۱۲۲۳۵ دن ہوئی۔ انہیں ۳۵۴؍۳۶۷۰۶ پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو ۶۴۲ سے تفریق کیا تو مطلوبہ اعشاری تحویل (۱۲۲؍۱۲۲۳۵ تقسیم ۳۵۴؍۳۶۷۰۶) - ۶۴۲ = -۶۴۱؍۶۵۵۳۸ برآمد ہوئی۔ اسے عیسوی تقویم میں لانے کے لیے ۰؍۹۷۰۲۰۴ سے ضرب دینا ہوگی (-۶۴۱؍۶۵۵۳۸ × ۰؍۹۷۰۲۰۴) = -۶۲۲؍۵۳۶۶۱، اب اس میں ایسی عددی قدر جمع کرنا ہوگی کہ حاصل جمع سے یکم جنوری ۱ قبل مسیح کی اعشاری قدر -۰؍۹۹۹۹۹ برآمد

ہے۔ پس مطلوبہ عددی مقدار = ((۔۔۔۹۹۹۹۹۹۹ء۱)) - ((۔۔۔۱۲۳۲۱ ۳۲۱۵ء ۱۲۳۲۲)) = ((۔۔۔۹۹۹۹۹۹۹ء۱ + ۱۲۳۲۱ ۳۲۱۵ء ۱۲۳۲۲))

= ۲۲۲۲ ۳۲۱۵ء ۱۲۳۴۰ برآمد ہوئی۔ اسے ۲۲۲۱ ۳۲۱۵ء ۱۲۳۴۰ سمجھ لیا جائے۔ پس کسی بھی قبل ہجرت قمری سال کی یکم محرم کے مقابل قبل مسیح تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہوا ((رواں قبل ہجرت قمری سال × ۰٫۹۷۰۲۲۴)) + ۲۲۲۱ ۳۲۱۵ء ۱۲۳۴۰۔ قبل ہجرت سالوں میں یکم محرم کے بعد کی تواریخ کے لیے اس تحویلی عمل سے پہلے قبل ہجرت تقویم کی متعلقہ تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا جیسا کہ اوپر مثالوں میں یہ سب کچھ بخوبی واضح کیا جا چکا ہے۔

ب: قبل مسیح تقویم کی قبل ہجرت تقویم میں تحویل

کسی بھی قبل مسیح سال کی یکم جنوری کے مقابل قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہے ((رواں قبل مسیح سال تقسیم ۰٫۹۷۰۲۲۴)) - ۶۲۲ء۶۲۱۔ اس عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے مطلوبہ قبل ہجرت سال ظاہر ہوگا۔ سال کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو بارہ سے ضرب دے کر منفی سمت کے گذشتہ قمری مہینے معلوم کرکے انہیں مثبت سمت میں لانے کے لیے بارہ سے تفریق کیا جائے گا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹٫۵۳۰۵۹ سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں ۱۲۳۰ء۵۵ جمع کرکے مثبت سمت میں قمری تاریخ معلوم کی جائے گی۔ یکم جنوری کے بعد کی تواریخ کے لیے مذکورہ بالا تحویلی عمل سے پہلے قبل مسیح تقویم کی متعلقہ تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔

مثال نمبر ۱: ہم یکم جنوری ۱ قبل مسیح کے مقابل قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ((۱ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۲۴)) - ۶۲۲ء۶۲۱ = ۱-۶۲۱۵۵۲۶ء۶۲۱، یعنی سال ۶۲۱ قبل ہجرت رواں تھا، ((۱-۶۲۱۵۵۲۶ء × ۱۲)) = -۷ء۴۶۳۱۸، یعنی مثبت سمت میں ((۱۲-۷)) = پانچواں قمری مہینہ جمادی الاولیٰ کا چل رہا تھا۔ ((-۴۶۳۱۸ء × ۲۹٫۵۳۰۵۹)) + ۱۲۳۰ء۵۵ = ۱۳۶٫۹۸ = ۱۴ء۵۔ پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۵ جمادی الاولیٰ ۶۲۲ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے یکم جنوری ۱ قبل مسیح کو جمعرات کا اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۵ جمادی الاولیٰ ۶۲۲ قبل ہجرت کو جمعہ کا دن تھا۔ منفی اور مثبت سمت کے عیسوی سالوں میں لیپ کے سالوں کا تسلسل قائم رکھا جائے تو ۱ قبل مسیح، ۵ قبل مسیح، ۹ قبل مسیح، ۱۳ قبل مسیح اسی طرح اوپر تک ایسے تمام قبل مسیح سال لیپ کے سال ہوں گے، جنہیں چار پر تقسیم کرنے سے باقی ایک سال بچتا ہو۔ پس اوسط عددی اقدار کے اعتبار سے یکم جنوری ۱ قبل مسیح کو قبل ہجرت تاریخ ۴ جمادی الاولیٰ ۶۲۲ قبل ہجرت بنتی ہے۔

مثال نمبر ۲: ہمیں یکم جنوری ۱۲۳ ۷ قبل مسیح کے مقابل قبل ہجرت تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ ((۔

۲۳ اور ۱۲ تقسیم ۲۱۰۰۰۲ = ۲۳ - (۹۷۔۰۱۱۰۰۲) = ۳۶۵۹۷۔۲۶۱۲ = ۲۴۲۱۱ ۔۹۲۶۵۹ ۔۴۱۲۹۹۹ ۔۵۵۴۹۹۹ یعنی سال ۴۹۹۹ قبل ہجرت رواں تھا،

((۳۶۵۹۷ ۔۱۲×۳۵۴)) = ۸۱۰۰۰۹۳۴۔۱۲ یعنی مثبت سمت میں ((۱۲ - ۴)) = آٹھواں قمری مہینہ شعبان کا چل رہا

تھا۔ ((۸۱۰۰۰۹۳۴ - ۵۵×۲۹۹)) + ۵۵ ۔۳۰ = ۹۷ ۔۱۸۸ = ۱۹۹، پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۱۹۹ شعبان ۴۹۹۹ قبل

ہجرت برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۳: ہم ۷ اکتوبر ۲۱۱ قبل مسیح کو قبل ہجرت تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے

ہمیں پہلے قبل مسیح تقویم کی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا، کیوں کہ یہ تاریخ یکم جنوری سے بعد کی

ہے۔ ۷ اکتوبر تک عیسوی دنوں کی تعداد ((ستمبر تک کے ۲۷۳ دن + ۷)) = ۲۸۰ دن، ((۲۸۰ تقسیم ۳۶۵)) -

۲۱۱ = ۲۱۰۔۲۳۲۸۷ الے قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے۔ ((- ۲۱۰ ۔۲۳۲۸۷ ۔۴۲۱ تقسیم ۱۰۰۰۲۱ ۔۹۷))

= ۲۴۱۶۷ ۔۲۴۲۱۱ = ۴۲۱۶۳ ۔۷۵۸۱۲، یعنی سال ۱۲۵۸۱ قبل ہجرت رواں تھا، ((- ۴۲۱۶۳ ۔۱۲×۳۵۴)) = ۹۴۳۲۴۰۰ ۔

۴۔۲۳، یعنی مثبت سمت میں ((۱۲ - ۴)) = آٹھواں قمری مہینہ شعبان کا چل رہا تھا، ((۹۴۳۲۴۰۰ - ۵۵×۲۹۹)) + ۵۵ ۔

۳۰ = ۱۲۷ = ۱۲۸، پس قبل ہجرت تاریخ ۱۲۸ شعبان ۱۲۵۸۱ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۴: ہم یکم اکتوبر ۲۱۲ قبل مسیح کے مقابل قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرنا

چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ۳۰ ستمبر تک کے ۲۷۳ دنوں کو ۳۶۵ پر تقسیم کرکے حاصل قسمت کو ۲۱۲

سے تفریق کرنا ہوگا تاکہ قبل مسیح تقویم کی تاریخ کو اعشاری تحویل میں لایا جاسکے، ((۲۷۳ تقسیم

۳۶۵)) - ۲۱۲ = ۲۱۱۔۲۵۵۱۰۰، اب اسے قبل ہجرت تقویم میں لایا جائے گا۔ ((- ۴۲۳۵۵ ۔۲۴۳×

۱۲)) = ۲۷۸۱ ۔۲۷ ۔۵۵، یعنی مثبت سمت میں ((۱۲ - ۵)) = ساتواں قمری مہینہ رجب کا چل رہا تھا، ((-

۴۲۳۵۵ ۔۱۲×۳۵۴)) = ۲۷۸۱ ۔۲۷ ۔۵۵، یعنی مثبت سمت میں ((۱۲ - ۵)) = ساتواں قمری مہینہ رجب کا چل

رہا تھا، ((- ۲۷۸۱ ۔۲۷×۲۹۹۵۵)) + ۵۵ ۔۳۰ = ۱۸ ۔۲۲۳ = ۲۲۳، پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۲۲۳ رجب

۹۲۱۲ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۵: ہمیں ۱۳ مارچ ۷۵ قبل مسیح کے مقابل قبل ہجرت تقویم کی تاریخ مطلوب ہے۔ ۱۳

مارچ تک عیسوی ایام ((فروری تک کے ۲۰۰ دن + ۱۳)) = ۷۲ دن، کیوں کہ ۷۵ قبل مسیح منفی سمت کا لیپ کا

سال ہے، ((۷۲ تقسیم ۳۶۶)) - ۷۵ = ۹۱ ۔۷۴۸۰۰۲ ۔۵۵۲۱، اسے قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے۔

((- ۹۷۴۲ ۔۸۰۰ ۔۵۵۲۱ تقسیم ۱۰۰۰۲ ۔۹۷)) - ۷۶۴۲۴ = ۲۴۲۱ ۔۲۱۳۲۷ ۔۱۰۰۰ یعنی قبل ہجرت سال ۱۰۰۰ قبل

ہجرت رواں تھا، ((- ۲۱۳۲۷ ۔۱۲×۳۵۴)) = ۲۹۹۵۵۲ ۔۰۰ ۔۱۱، یعنی مثبت سمت میں ((۱۲ - ۱۱)) = دسواں قمری مہینہ

شوال کا چل رہا تھا، ((- ۲۹۹۵۵۲ ۔۰۰ ۔۵۵×۲۹۹)) + ۵۵ ۔۳۰ = ۲۲ ۔۲۷۸ = ۲۷۸، پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۲۷۸

شوال ۷۰۰ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۶: ہمیں ۱۸ فروری ۳۱۰۲ قبل مسیح کے مقابل قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ مطلوب ہے، ۱۷ فروری تک عیسوی ایام کی تعداد (۳۱ دن جنوری کے + ۱۷) = ۴۸ دن، (۴۸ تقسیم ۳۶۵) - ۳۱۰۲ = -۳۱۰۱٫۸۶۸۵، اب اسے قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے، (-۳۱۰۱٫۸۶۸۵ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۱٫۶۲۴۷ = -۳۸۳۸٫۷۵۴۸، یعنی سال ۳۸۳۸ قبل ہجرت رواں تھا، (-٫۷۵۴۸ × ۱۲) = -۹٫۰۵۷۶، یعنی مثبت سمت میں مہینہ (۱۲-۹) = تیسرا قمری مہینہ ربیع الاول کا چل رہا تھا، (-٫۰۵۷۶ × ۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۲۸٫۸ = ۲۹، پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۲۹ ربیع الاول ۳۸۳۸ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ لیکن ایام ہفتہ کے اعتبار سے صحیح تاریخ ۲۸ ربیع الاول ۳۸۳۸ قبل ہجرت ہے۔

مثال نمبر ۷: ہم یکم اکتوبر ۲۰۱۵ قبل مسیح کو قبل ہجرت قمری تقویم مین لانا چاہتے ہیں، ۳۰ ستمبر تک عیسوی دنوں کی تعداد = ۲۷۳ دن، (۲۷۳ تقسیم ۳۶۵) - ۲۰۱۵ = -۲۰۱۴٫۲۵۲۱، اسے قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے، (-۲۰۱۴٫۲۵۲۱ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۱٫۶۲۴۷ = -۲۷۱۷٫۷۳۶۶، یعنی قبل ہجرت سال ۲۷۱۷ قبل ہجرت رواں تھا، (-٫۷۳۶۶ × ۱۲) = -۸٫۸۳۹۲، یعنی مثبت سمت میں (۱۲ - ۸) = چوتھا قمری مہینہ ربیع الثانی کا چل رہا تھا، (-٫۸۳۹۲ × ۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۵٫۷۴ = ۶، پس مطلوبہ قبل ہجرت قمری تاریخ ۶ ربیع الثانی ۲۷۱۷ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ لیکن ایام ہفتہ کے اعتبار سے صحیح قمری تاریخ ۵ ربیع الثانی ۲۷۱۷ قبل ہجرت ہے۔

مثال نمبر ۸: ہم ۲۶ فروری ۷۴۷ قبل مسیح کے مقابل قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۵ فروری تک دنوں کی تعداد (جنوری کے ۳۱ دن + ۲۵) = ۵۶ دن، (۵۶ تقسیم ۳۶۵) - ۷۴۷ = -۷۴۶٫۸۴۶۵۸، اب اسے قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے، (-۷۴۶٫۸۴۶۵۸ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۱٫۶۲۴۷ = -۱۴۱۱٫۴۰۷۷، یعنی سال ۱۴۱۱ قبل ہجرت رواں تھا، (-٫۴۰۷۷ × ۱۲) = -۴٫۸۹۲۴، یعنی مثبت سمت میں (۱۲-۴) = آٹھواں مہینہ شعبان کا چل رہا تھا، (-٫۸۹۲۴ × ۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۴٫۱۷ = ۴، پس مطلوبہ قمری تاریخ ۴ شعبان ۱۴۱۱ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۹: ہم ۲۱ مارچ ۳۴۷۱ قبل مسیح کے مقابل قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں، ۲۰ مارچ تک دنوں کی تعداد (فروری تک کے ۵۹ دن + ۲۰) = ۷۹ دن، (۷۹ تقسیم ۳۶۵) - ۳۴۷۱ = -۳۴۷۰٫۷۸۳۶، اسے قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے، (-۳۴۷۰٫۷۸۳۶ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۱٫۶۲۴۷ = -۴۲۱۸٫۸۹۹۹۷، یعنی سال ۴۲۱۸ قبل ہجرت چل رہا تھا، (-٫۸۹۹۹۷ × ۱۲) = -

۱۱٫۹۹۶۴، یعنی مثبت سمت میں (۱۲-۱۱) = پہلا قمری مہینہ محرم کا رواں تھا، (-٫۹۹۶۴ × ۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۱٫۱۰ = یکم محرم ۲۱۸ھ قبل ہجرت کی تاریخ برآمد ہوئی۔

مثال نمبر ۱۰: ہمیں ۲۷ جنوری ۵۷۰ قبل مسیح کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لانا مطلوب ہے، (۲۶ تقسیم ۳۶۵) - ۵۷۰ = -۵۶۹٫۹۲۸۷۷، اسے قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے، (-۵۶۹٫۹۲۸۷۷ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۱٫۶۲۱٫۶۲۴۷ = -۱۲۲۹٫۰۵۶۵، یعنی سال ۱۲۲۹ قبل ہجری رواں تھا، (-۰٫۰۵۶۵ × ۱۲) = -۰٫۶۷۸، یعنی منفی سمت میں کوئی قمری مہینہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا۔ بہ الفاظ دیگر مثبت سمت میں ۱۲-صفر) = بارہواں قمری مہینہ ذی الحجہ کا چل رہا تھا (-۰٫۶۷۸ × ۲۹٫۵) + ۳۰٫۵ = ۱۰٫۴ = ۱۰، پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ ۱۰ ذی الحجہ ۱۲۲۹ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ دائمی عیسوی تقویم کی رو سے ۲۷ جنوری ۵۷۰ قبل مسیح کا دن جمعہ اور دائمی ہجری تقویم کی رو سے ۱۰ ذی الحجہ ۱۲۲۹ قبل ہجرت کا دن بھی جمعہ ہی تھا، لہٰذا مذکورہ حسابی تخریج درست ہے۔ اس سے پہلے اوپر کی مثالوں میں جن قبل مسیح اور قبل ہجرت تواریخ کا تقابل کیا گیا ہے تو اس حصے کے تحویلی مباحث کے جزو ''الف'' میں بھی یہ تقابل ہو چکا ہے اور دائمی عیسوی ودائمی ہجری تقویم کے ذریعہ اس تقابل کے صحیح ہونے کی جانچ پڑتال بھی ہو چکی ہے لہٰذا دوبارہ اس پڑتال کی یہاں ضرورت نہیں۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

یکم جنوری ۱ قبل مسیح کو قبل ہجرت قمری تاریخ ۵ جمادی الاولیٰ ۶۴۳ قبل ہجرت تھی۔ عیسوی سال ۱ قبل مسیح کو قمری تقویم میں لانے کے لیے اسے ۰٫۹۷۰۲۰۴ پر تقسیم کرنا ہوگا۔ اس تقسیم سے حاصل قسمت = (-۱ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۴) = -۱٫۰۳۰۷۱۱ برآمد ہوا۔ اب اس سے ایسی عددی قدر منہا کرنی ہوگی کہ حاصل تفریق سے ۵ جمادی الاولیٰ ۶۴۲ قبل ہجرت کی تاریخ برآمد ہو۔ اس مقصد کے لیے قبل ہجرت تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا۔ (۴ × ۲۹٫۵۳۰۵۸۹) + ۴ = ۱۲۲٫۱۲۲۲۳۵ دن، (۱۲۲٫۱۲۲۲۳۵ تقسیم ۳۵۴٫۳۶۷۰۶) - ۶۴۲ = -۶۴۱٫۶۵۵۳۸، اس میں منفی سمت کا ایک سال اور بڑھایا تاکہ قبل ہجرت سال ۶۴۲ رہے، (-۶۴۱٫۶۵۵۳۸) + (-۱) = -۶۴۲٫۶۵۵۳۸، پس مطلوبہ عددی قدر = (-۱٫۰۳۰۷۱۱) - (-۶۴۲٫۶۵۵۳۸) = (-۱٫۰۳۰۷۱۱ + ۶۴۲٫۶۵۵۳۸) = ۶۴۱٫۶۲۴۶۷، اسے ۶۴۱٫۶۲۴۷ سمجھ لیا جائے۔ پس کسی بھی قبل مسیح سال کی یکم جنوری کے مقابل قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہوا (رواں قبل مسیح سال تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۴)

ہے ۲۳۳۷ ، ۶۲۱ء ، یکم جنوری کے بعد کی تواریخ کے لیے مذکورہ بالا تحویلی عمل سے پہلے قبل مسیح تقویم کی متعلقہ تاریخ کو اعشاری تحویل میں لانا ہوگا، جیسا کہ اوپر مثالوں میں سب کچھ بہ خوبی واضح کیا جا چکا ہے۔ ان تمام تحویلی قواعد و کلیات کی تشکیل میں عیسوی سالوں، ہجری قمری سالوں اور قمری مہینوں کی پوری اوسط مقدار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لیکن ان قواعد و کلیات کے عملی اطلاق میں بہ غرض سہولت عام عیسوی سال ۳۶۵٫۲۵ دن کا، لیپ کا سال ۳۶۶ دن کا، ہجری سال ۳۵۴٫۳۶۷ دن کا اور ہجری مہینہ ۲۹٫۵۳ دن کا لیا گیا ہے۔

تحویلی قواعد ایک نظر میں

۱۔ الف: ہجری تقویم کی جولین عیسوی تقویم میں تحویل:

((رواں ہجری سال × ۰٫۹۷۰۲۰۳)) + ۶۲۱٫۵۵۱۱۹۹۳

ب: جولین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل:

((رواں عیسوی سال تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۳)) — ۶۴۰٫۶۵۵۱۲۴۱

۲۔ الف: ہجری تقویم کی گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل:

((رواں ہجری سال × ۰٫۹۷۰۲۲۴)) + ۶۲۱٫۵۷۷۷۱۴۳

ب: گریگورین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل:

((رواں عیسوی سال تقسیم ۰٫۹۷۰۲۲۴)) — ۶۴۰٫۶۲۷۷۸۸۱

۳۔ الف: قبل ہجرت قمری تقویم کی جولین عیسوی تقویم میں تحویل:

((رواں قبل ہجرت قمری سال × ۰٫۹۷۰۲۰۳)) + ۳۹۷٫۵۱۳۲۲۲۴

ب: جولین عیسوی تقویم کی قبل ہجرت قمری تقویم میں تحویل:

((رواں عیسوی سال تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۳)) — ۶۵۵٫۵۷۷۶۲۳۴

۴۔ الف: قبل ہجرت قمری تقویم کی قبل مسیح عیسوی تقویم میں تحویل:

((رواں قبل ہجرت قمری سال × ۰٫۹۷۰۲۰۳)) + ۶۲۱٫۵۱۳۲۳۳۰

ب: قبل مسیح عیسوی تقویم کی قبل ہجرت قمری تقویم میں تحویل:

((رواں قبل مسیح عیسوی سال تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۳)) — ۶۴۰٫۶۳۳۲۱۶

بعض دیگر متعلقات: کیلکولیٹر کی مدد سے ایام ہفتہ معلوم کرنا

۱۔عیسوی تقویم

الف۔جیولین عیسوی تقویم: ۱۵۸۲عیسوی سے پہلے جیولین عیسوی تقویم چل رہی تھی۔اس تقویم میں رواں سال سے پہلے کے گذشتہ سالوں کو ۲۵ء۱ سے ضرب دے کر حاصل ضرب بہ حذف کسر لیا جائے اور سال رواں کی رواں تاریخ تک کے ایام کو اس حاصلِ ضرب میں جمع کیا جائے۔حاصل جمع کو سات پر تقسیم کرنے سے اگر تقسیم پوری ہو جائے تو دن جمعہ ہوگا۔اگر ایک باقی بچے تو ہفتہ، دو بچیں تو اتوار، تین بچیں تو سوموار ہوگا اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔

مثال نمبر۱: ہمیں ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کا دن مطلوب ہے۔(۵۶۸ × ۲۵ء۱) = ۷۱۰، (۷۱۰+۴ نومبر تک کے ۳۰۸ دن) = ۱۰۱۸ دن، (۱۰۱۸ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳، ہفتہ سے دنوں کو شمار کیا تو تیسرا دن سوموار رہا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کی یہی صحیح عیسوی تاریخ ہے۔

مثال نمبر۲: ہمیں ۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین کا دن مطلوب ہے،(۶۲۹ × ۲۵ء۱) کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) = ۷۸۶، (۷۸۶ + ۸ جون تک کے ۱۵۹ دن) = ۹۴۵ دن، (۹۴۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر، یعنی سات پر تقسیم پوری ہو گئی۔پس ۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین کو جمعۃ المبارک تھا۔یہ فتح مکہ کی جیولین عیسوی تاریخ ہے۔

مثال نمبر۳: ہم ۲۲ نومبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں،(۶۲۱ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (۲۲ نومبر تک کے ۳۲۶ دن) = ۱۱۰۲ دن، (۱۱۰۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳، ہفتہ سے شمار کرنے پر تیسرا دن سوموار ہوا۔یہ ہجرت کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورودِ قبا کی عیسوی تاریخ ہے۔

مثال نمبر۴: ہمیں ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ عیسوی جیولین کا دن مطلوب ہے۔(۶۷۹ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (لیپ سال ۶۸۰ عیسوی جیولین کے ۱۰ اکتوبر تک کے ۲۸۴ دن) = ۱۱۳۲ دن، (۱۱۳۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵، ہفتہ سے شمار کرنے پر پانچواں دن بدھ ہوا۔یہ سانحۂ کربلا کی جیولین عیسوی تاریخ ہے۔

مثال نمبر۵: ہم ۱۱۶ اکتوبر ۱۴۹۵ عیسوی جیولین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں،(۱۴۹۴ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (۱۶ اکتوبر تک کے ۲۸۹ دن) = ۲۱۵۶ دن، (۲۱۵۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) =

صفر، یعنی تقسیم پوری ہوگئی لہٰذا دن جمعۃ المبارک ہوا۔

ب۔ **گریگورین عیسوی تقویم**: پوپ گریگوری کی اصلاح اور ترمیم سے ۱۵۸۲عیسوی کے بعد گریگورین عیسوی تقویم کا نفاذ ہوا۔ انگلستان میں اس کا اجرا ۱۷۵۲عیسوی سے ہوا۔ گریگورین تقویم تا حال چل رہی ہے اور یہ بین الاقوامی سطح پر مسلمہ صحیح ترین شمسی تقویم سمجھی جاتی ہے۔ اس تقویم میں کسی تاریخ کا دن معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو عیسوی سال گزر چکے ہیں انہیں چار سو پر تقسیم کر کے باقی ماندہ سال لیے جائیں۔ چار سو پر تقسیم کرنے سے جو سال باقی بچیں انہیں ۲۵ء۱ سے ضرب دے کر حاصل ضرب بہ حذفِ کسر لیا جائے اب اس میں رواں عیسوی سال کے متعلقہ تاریخ تک کے دنوں کو جمع کر کے اس میں مزید دو دن جمع کیے جائیں۔ اگر عیسوی سال تقسیم ۴۰۰ کے باقی ماندہ سالوں میں صدی کا کوئی عدد ہو تو اس عدد کو مذکورہ طریقے سے حاصل ہونے والے مجموعے سے تفریق کر دیا جائے۔ اس سے جو اعداد برآمد ہوں تو انہیں سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیا جائے۔ اگر ایک باقی بچے تو دن ہفتہ ہوگا، دو بچیں تو اتوار، تین بچیں تو سوموار ہوگا۔ اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔ اگر سات پر تقسیم پوری ہو جائے اور کچھ باقی نہ بچے تو دن جمعہ ہوگا۔

مثال نمبر ۱: ہمیں قیام پاکستان کی تاریخ ۱۴ اگست ۱۹۴۷عیسوی گریگورین کا دن مطلوب ہے۔ سال ۱۹۴۷ سے پہلے ۱۹۴۶ سال گزر چکے تھے انہیں چار سو پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ سال (۱۹۴۶ تقسیم ۴۰۰ کا باقی ماندہ) = ۳۴۶ سال برآمد ہوئے۔ (۳۴۶ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (سال ۱۹۴۷عیسوی کے ۱۴ اگست تک کے ۲۲۶ دن + ۲) = ۶۶۰ دن، سال ۱۹۴۶ء کو چار سو پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ سال ۳۴۶ برآمد ہوئے تھے۔ ۳۴۶ میں صدی کے عدد ''۳'' کو دنوں کی مذکورہ تعداد ۶۶۰ سے منہا کرنے سے حاصل تفریق (۶۶۰-۳) = ۶۵۷ دن ہوا، (۶۵۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ ہوا۔ ہفتہ سے شمار کرنے سے چھٹا دن جمعرات ہوا۔

مثال نمبر ۲: ہمیں ۲۳ جنوری ۲۰۰۰ عیسوی گریگورین کا دن مطلوب ہے، سال ۲۰۰۰ء سے پہلے ۱۹۹۹ سال گزر چکے تھے (۱۹۹۹ تقسیم ۴۰۰ کا باقی ماندہ) = ۳۹۹، (۳۹۹ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (سال ۲۰۰۰ عیسوی کے جنوری کے ۲۳ دن + ۲ - ۳۹۹ کا صدی کا عدد ۳) = ۵۲۰ دن، (۵۲۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲، ہفتہ سے شمار کرنے پر دوسرا دن اتوار ہوا۔

مثال نمبر ۳: ہم ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں، سال ۲۰۱۴ سے پہلے ۲۰۱۳ سال گزر چکے۔ (۲۰۱۳ تقسیم ۴۰۰ کا باقی ماندہ) = ۱۳، (۱۳ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ

کسر) + (سال ۲۰۱۴ء کے ۱۱۶کتوبر تک کے ۲۸۹ دن+۲) = ۳۰۷ دن، (۳۰۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶، ہفتہ سے شمار کرنے پر چھٹا دن جمعرات ہوا۔

مثال نمبر ۴: ہم ۲۷ ستمبر ۲۰۰۱ عیسوی گریگورین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۰۰۱ عیسوی سے پہلے ۲۰۰۰ سال گزر چکے تھے انہیں چار سو پر تقسیم کرنے سے تقسیم پوری ہو جاتی ہے اور باقی کوئی سال نہیں بچتا لہذا سال ۲۰۰۱ عیسوی کے ۲۷ ستمبر تک کے ۲۷۰ دنوں میں مزید دو دن جمع کر کے حاصل جمع ۲۷۲ کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ''۶'' حاصل ہوا۔ ہفتہ سے شمار کرنے پر چھٹا دن جمعرات ہوا۔

مثال نمبر ۵: ہمیں ۲۵ جولائی ۲۳۹۸ عیسوی گریگورین کا دن مطلوب ہے، (۲۳۹۷ تقسیم ۴۰۰ کا باقی ماندہ) = ۳۹۷، (۳۹۷ × ۱ء۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (سال ۲۳۹۸ عیسوی کے ۲۵ جولائی تک کے ۲۰۶ دن+۲-۳۹۷ کا صدی کا عدد ۳) = ۷۰۱ دن، (۷۰۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱، پس ۲۵ جولائی ۲۳۹۸ عیسوی گریگورین کا دن ہفتہ برآمد ہوا۔

ج۔ قبل مسیح عیسوی تقویم: قبل مسیح عیسوی تقویم کو جیولین عیسوی تقویم کی طرح ہی لیا جاتا ہے۔ اگر قبل مسیح سال ۱ قبل مسیح سے ۷۰۰ قبل مسیح کا کوئی سال ہو تو اسے ۷۰۱ سے تفریق کر کے جو حاصل تفریق برآمد ہو اسے مثبت سمت کا جیولین عیسوی سال سمجھتے ہوئے متعلقہ تاریخ کا دن اسی طرح معلوم کیا جائے گا، جیسے اوپر جیولین عیسوی تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کا طریقہ مع امثلہ مذکور کا ہو چکا ہے۔ اگر قبل مسیح سال ۷۰۰ قبل مسیح سے اوپر کا ہو تو اسے پہلے سات سو پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیا جائے اور باقی ماندہ کو ۷۰۱ سے تفریق کر کے حاصل تفریق پر مذکورہ بالا حسابی عمل کیا جائے۔

مثال نمبر ۱: ہم ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ قبل مسیح کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۳۷۶۱ تقسیم ۷۰۰ کا باقی ماندہ) = ۲۶۱ ہوا۔ (۷۰۱ - ۲۶۱) = ۴۴۰ پس ہمیں ۱۸ اکتوبر ۴۴۰ عیسوی جیولین کا دن معلوم کرنا ہوگا۔ (۴۳۹ × ۱ء۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + سات اکتوبر تک کے ۲۸۱ دن = ۸۲۹ دن، (۸۲۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار (مثبت سمت میں سال ۴۴۰ عیسوی لیپ کا سال ہے، لہذا ۷ اکتوبر تک کے ۲۸۱ دن لیے گئے)۔

مثال نمبر ۲: ہمیں ۱۷ فروری ۳۱۰۲ قبل مسیح کا دن مطلوب ہے۔ (۳۱۰۲ تقسیم ۷۰۰ کا باقی ماندہ) = ۳۰۲، (۷۰۱-۳۰۲) = ۳۹۹، (۳۹۸ × ۱ء۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (۱۷ فروری تک کے ۴۸ دن) = ۵۴۵ دن، (۵۴۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶، ہفتہ سے شمار کرنے پر چھٹا دن جمعرات ہوا۔

مثال نمبر۳: ہم یکم اکتوبر ۳۱۲ قبل مسیح کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ (۷۰۱-۳۱۲) = ۳۸۹، (۳۸۸ × ۱ء۲۵ کا حاصل ضرب) + (یکم اکتوبر تک کے ۲۷۴ دن) = ۷۵۹ دن، (۷۵۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳، ہفتہ سے شمار کرنے پر تیسرا دن سوموار ہوا۔

مثال نمبر۴: ہمیں یکم اکتوبر ۲۰۱۵ قبل مسیح کا دن مطلوب ہے، (۲۰۱۵ تقسیم ۷۰۰ کا باقی ماندہ) = ۶۱۵، (۷۰۱ - ۶۱۵) = ۸۶، (۸۵ × ۱ء۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (یکم اکتوبر تک کے ۲۷۴ دن) = ۳۸۰ دن، (۳۸۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲، ہفتہ سے شمار کرنے پر دوسرا دن اتوار ہوا۔

مثال نمبر ۵: ہم ۱۳ مارچ ۵۷ قبل مسیح کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۷۰۱ - ۵۷) = ۶۴۴، (۶۴۳ × ۱ء۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + (۱۳، مارچ تک کے ۷۳ دن) = ۸۷۶ دن، ۸۷۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ، = ۱، پس ہفتہ سے شمار کرنے پر پہلا دن ہفتہ ہی ہوا۔ یہاں ۷۰۱ سے ۵۷ تفریق کرنے پر ۶۴۴ سال بچے تھے۔ چوں کہ مثبت سمت کا سال ۶۴۴ عیسوی جیولین، لیپ کا سال ہے، لہٰذا ۱۳ مارچ تک کے دن ۷۳ ہوئے۔

۲۔ ہجری تقویم

الف: ہجری تقویم میں کسی سال کی متعلقہ قمری تاریخ کا دن معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ رواں ہجری سال سے پہلے جتنے ہجری سال گزر چکے ہیں انہیں ۴ء۳۶۷۰۶ سے ضرب دی جائے۔ رواں قمری مہینے سے پہلے جتنے قمری مہینے گزر چکے ہیں انہیں ۱ء۵۳۰۵۸۹ سے ضرب دی جائے۔ رواں قمری تاریخ سے پہلے تک متعلقہ قمری مہینے کے جتنے دن گزر چکے ہیں انہیں مذکورہ بالا حسابی عمل سے برآمد ہونے والے سالوں اور مہینوں کے حاصل ضرب میں جمع کر دیا جائے۔ جو میزان برآمد ہو اسے سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیا جائے۔ اگر باقی ماندہ عدد کے ساتھ والی کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہو تو اسے پورا عدد شمار کیا جائے ورنہ کسر اعشاریہ کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اب انہیں سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیا جائے۔ اگر تقسیم پوری ہو جائے تو دن جمعہ ہوگا، اگر ایک باقی بچے تو دن ہفتہ، دو بچیں تو اتوار، تین بچیں تو سوموار ہوگا۔ اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔

مثال نمبر۱: ہم ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۳۵ ہجری کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ سال ۱۴۳۵ ہجری سے پہلے ۱۴۳۴ سال گزر چکے ہیں انہیں ۴ء۳۶۷۰۶ سے ضرب دینا ہوگی، ذی قعدہ سے پہلے ۱۰ قمری مہینے گزر چکے ہیں انہیں ۱ء۵۳۰۵۸۹ سے ضرب دینا ہوگی۔ اس حسابی عمل سے جو اعداد برآمد ہوں گے انہیں

قمری ایام تصور کیا جائے اور ان میں رواں قمری تاریخ ۲۰ سے پہلے کے ۱۹ دن جمع کرنا ہوں گے۔

(۴ء۳۶۷۰۶×۱۴۳۴)+(۱ء۵۳۰۵۸۹×۱۰)+۱۹=۶۶ء۶۲۹۶ دن=۶۲۹۷ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے۔ (۶۲۹۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۴، ہفتہ سے شمار کرنے پر چوتھا دن منگل ہوا۔

مثال نمبر ۲: ہمیں یکم محرم ۱۴۰۸ ہجری کا دن مطلوب ہے، (۴ء۳۶۷۰۶×۱۴۰۷)=۴۵ء۶۱۴۴=۶۱۴۴ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے)۔ اس مثال میں سال ۱۴۰۸ ہجری کا ابھی پہلا مہینہ ہی پورا نہیں ہوا بل کہ محرم کی پہلی تاریخ ہے اور ہم نے رواں قمری تاریخ سے ایک دن کم رکھنا ہے، لہٰذا یہاں مزید کسی تکلف کی ضرورت ہی نہ رہی۔ (۶۱۴۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۵، ہفتہ سے شمار کرنے پر پانچواں دن بدھ ہوا۔

مثال نمبر ۳: ہم ۲۲ شوال ۱۳۸۹ ہجری کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۴ء۳۶۷۰۶×۱۳۸۸)+(۱ء۵۳۰۵۸۹×۹)+۲۱=۲ء۶۰۹۶=۶۰۹۶ دن، (۶۰۹۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۶=جمعرات، کیوں کہ ہفتہ سے شمار کرنے پر چھٹا دن جمعرات ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۴: ہم ۲۰ صفر ۹ ہجری قمری کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں (۴ء۳۶۷۰۶×۸)+(۱ء۵۳۰۵۸۹×۱)+۱۹=۴۶ء۵۵=۵۵ دن (کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے) (۵۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۶=جمعرات، لیکن قران شمس وقمر (ولادتِ قمر) کی تاریخ اور وقت کے اعتبار سے دن جمعہ بنتا ہے۔ قمری تقویم کے فطری ابہام کی بنا پر ایک دن کا فرق ممکن ہے یہ فتح مکہ کی تاریخ ہے اس کے مقابل قمریہ شمسی تاریخ ۲۰ رمضان ۸ ہجری قمریہ شمسی اور جیولین عیسوی تاریخ ۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین بہ روز جمعۃ المبارک کی تھی۔

مثال نمبر ۵: ہم ۲۵ ذی الحجہ ۳۵۸۴ ہجری کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۴ء۳۶۷۰۶×۳۵۸۳)+(۱ء۵۳۰۵۸۹×۱۱)+۲۴=۰۱ء۱۵۶۸۸=۱۵۶۸۸ دن، (۱۵۶۸۸ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۱= ہفتہ کا دن برآمد ہوا۔

ب۔ قبل ہجرت قمری تقویم: قبل ہجرت قمری تقویم کی کسی تاریخ کا دن معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر قبل ہجرت سال ۱ قبل ہجرت سے ۱۰۹ قبل ہجرت کا کوئی سال ہے تو اسے ۱۱۰ سے تفریق کیا جائے۔ حاصل تفریق سے جو سال برآمد ہو اسے مثبت سمت کا ہجری سال سمجھتے ہوئے اسی طریقے سے متعلقہ تاریخ کا دن معلوم کیا جائے جو قبل ازیں ابھی اوپر مذکور کا ہو چکا ہے اگر قبل ہجرت سال ۱۰۹ سے

زائد ہو تو اسے پہلے ۱۰۹ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ کو ۱۱۰ سے تفریق کر کے مذکورہ حسابی عمل کیا جائے۔

مثال نمبر ۱: ہم ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ قبل ہجرت کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ (۴۵۱۷ تقسیم ۱۰۹ کا باقی ماندہ) = ۴۸، (۱۱۰ - ۴۸) = ۶۲، یعنی ۲۸ شعبان ۶۲ ہجری قمری کا جو دن برآمد ہو، ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ قبل ہجرت کا بھی وہی دن سمجھا جائے گا۔ (۶۱×۴٫۳۶۷۰۶) + (۷×۱٫۵۳۰۵۸۹) + ۲۷ = ۳۰۴٫۱ = ۳۰۴ دن، (۳۰۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوم وار، کیوں کہ ہفتہ سے شمار کرنے پر تیسرا دن سوم وار ہوا۔

مثال نمبر ۲: ہمیں ۸ رمضان ۵۵ قبل ہجرت کا دن مطلوب ہے، (۱۱۰ - ۵۵) = ۵۵، (۵۴×۴٫۳۶۷۰۶) + (۸×۱٫۵۳۰۵۸۹) + ۷ = ۲۵۵٫۰۶ = ۲۵۵ دن، (۲۵۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوم وار، کیوں کہ ہفتہ سے شمار کرنے پر تیسرا دن سوم وار ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۳: ہم ۲۸ ربیع الاول ۳۸۳۸ قبل ہجرت کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۳۸۳۸ تقسیم ۱۰۹ کا باقی ماندہ) = ۲۳، (۱۱۰-۲۳) = ۸۷، (۸۶×۴٫۳۶۷۰۶) + (۲×۱٫۵۳۰۵۸۹) + ۲۷) = ۴۰۵٫۶ = ۴۰۶ دن، (۴۰۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک

مثال نمبر ۴: ہمیں ۴ شعبان ۱۴۱۱ قبل ہجرت کا دن مطلوب ہے، (۱۴۱۱ تقسیم ۱۰۹ کا باقی ماندہ) = ۱۰۳، (۱۱۰-۱۰۳) = ۷، (۶×۴٫۳۶۷۰۶) + (۷×۱٫۵۳۰۵۸۹) + ۳ = ۳۹٫۹ = ۴۰ دن، (۴۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵ = بدھ، کیوں کہ ہفتہ سے شمار کرنے پر پانچواں دن بدھ ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۵: ہم یکم محرم ۱ قبل ہجرت کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں، (۱۱۰-۱) = ۱۰۹، (۱۰۸×۴٫۳۶۷۰۶) = ۴۷۱٫۶ = ۴۷۲ دن، (۴۷۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوم وار

ریاضی دان حضرات کے لیے

عیسوی و ہجری تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لیے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۱۔ یکم جنوری ۱ عیسوی جیولین کو ہفتہ کا، یکم جنوری ۱ عیسوی گریگورین کو سوم وار کا اور یکم محرم ۱ ہجری قمری کو جمعہ کا دن تھا۔ ہر سات دن کے بعد ایام ہفتہ عود کرتے ہیں۔

۲۔ عیسوی سال کی اوسط مدت ۳۶۵٫۲۵ کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۱٫۲۵ حاصل ہوتا ہے اس لیے عیسوی سال کو ۱٫۲۵ سے ضرب دے کر حاصل ضرب بہ حذف کسر لیا جاتا ہے ویسے عملاً ہر عیسوی سال ۳۶۵ دن کا اور لیپ کا سال ۳۶۶ دن کا ہوتا ہے۔ گریگورین عیسوی تقویم میں ۴۰۰ سالوں کے ۱۴۶۰۹۷ دنوں کو سات پر تقسیم کرنے سے تقسیم پوری ہو جاتی ہے اس لیے ان قواعد میں گریگورین

عیسوی سالوں کو ۴۰۰ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ سال لیے گئے ہیں۔ چوں کہ گریگورین تقویم میں صدی کا آخری سال جو چار سو پر پورا تقسیم نہ ہو وہ لیپ کا سال نہیں ہوتا لہٰذا ان باقی ماندہ سالوں میں گزشتہ سالوں کا صدی کا عدد ایک سے تین تک جو بھی ہوا سے دنوں کی مجموعی تعداد سے کم کیا جاتا ہے۔

۳۔ ہجری سال کی اوسط مدت ۳۵۴،۳۶۷۰۶ دنوں کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۴،۳۶۷۰۶ برآمد ہوتا ہے اور ہجری مہینے کی اوسط مدت ۲۹،۵۳۰۵۸۹ کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۱،۵۳۰۵۸۹ حاصل ہوتا ہے اس لیے ان قواعد میں ہجری سالوں کو ۴،۳۶۷۰۶ سے اور ہجری مہینوں کو ۱،۵۳۰۵۸۹ سے ضرب دی جاتی ہے۔

۴۔ جیولین عیسوی تقویم میں صدیوں کے اعتبار سے ہر سات سو سال کے بعد اور ہجری تقویم میں ہر ۱۰۹ سال کے بعد ایام ہفتہ عود کرتے ہیں۔ ۱۰۹ ہجری سالوں میں ۴۰ سال فی سال ۳۵۵ دن کے اور ۶۹ سال فی سال ۳۵۴/ دن کے لیے جائیں تو قمری سال کی دنوں میں اوسط مدت حقیقی اوسط مدت سے انتہائی قریب ہو جاتی ہے۔

۵۔ مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر عیسوی و ہجری تقاویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کے قواعد کو ہم نے اس طرح مرتب کیا ہے کہ دنوں کی آخری میزان کو سات پر تقسیم کرنے سے اگر ایک دن باقی بچے تو دن ہفتہ، دو بچیں تو اتوار، تین بچیں تو سوموار کا برآمد ہو اسی طرح آخر تک شمار کرتے جائیں اگر تقسیم پوری ہو جائے تو دن جمعہ کا سمجھا جائے۔

۳۔ جیولین و گریگورین عیسوی تقاویم کی تواریخ کی باہم تحویل

الف۔ جیولین عیسوی تقویم کی گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل: صدی کے عدد کو چار پر تقسیم کر کے حاصل قسمت بہ حذفِ کسر لیا جائے اور اسے صدی کے عدد سے تفریق کیا جائے۔ حاصلِ تفریق سے مزید دو کم کیے جائیں۔ اب اس حاصل تفریق کو عیسوی جیولین کی متعلقہ تاریخ میں جمع کر دیا جائے تو حاصل جمع سے گریگورین تقویم کی تاریخ برآمد ہوگی۔ مثلاً ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین کی تاریخ کو ہم گریگورین تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ سال ۶۲۲ء میں صدی کا عدد ''۶'' ہے۔ اسے چار پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت بہ حذفِ کسر ''۱'' ہوا۔ اسے صدی کے عدد ''۶'' سے تفریق کیا اور حاصل تفریق سے مزید دو کم کیے تو حاصل تفریق (۶-۱-۲) = ''۳'' ہوا۔ اب ۱۶ جولائی کی تاریخ میں ''۳'' کو جمع کیا تو گریگورین تقویم کی تاریخ ۱۹ جولائی ۶۲۲ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔ اگر جیولین سال صدی کا آخری

سال ہو اور چار سو پر پورا تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے گریگورین تقویم میں تو لیپ کا سال نہ ہو لیکن چار پر پورا تقسیم ہونے کی وجہ سے جیولین تقویم کا لیپ کا سال ہو تو مذکورہ بالا طریقے سے جو گریگورین تاریخ برآمد ہو گی اور یہ تاریخ جنوری یا فروری کے مہینوں کی برآمد ہوئی ہو تو اس تاریخ سے مزید ایک دن کم کر دیا جائے گا۔ مثلاً ہم ۲۰ فروری ۱۷۰۰ عیسوی جیولین کو گریگورین تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ صدی کے عدد ''۱۷'' کو چار پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت بہ حذفِ کسر ''۴'' ہوا۔ اسے صدی کے عدد سے تفریق کرتے ہوئے مزید دو کم کیے تو حاصل تفریق (۱۷-۴-۲) = ''۱۱'' ہوا۔ اسے ۲۰ فروری میں جمع کیا تو چوں کہ سال ۱۷۰۰ عیسوی گریگورین تقویم میں لیپ کا سال نہیں ہے، لہٰذا گریگورین تاریخ (۲۰ فروری + ۱۱) - (۲۸ دن فروری کے) = ۳ مارچ برآمد ہوئی۔ اس تاریخ سے ایک دن مزید کم کیا تو ۲۰ فروری ۱۷۰۰ عیسوی جیولین کے مقابل گریگورین تقویم کی تاریخ ۲ مارچ ۱۷۰۰ عیسوی گریگورین برآمد ہوئی۔

ب۔ گریگورین عیسوی تقویم کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل: جیولین تاریخ کو گریگورین میں بدلنے کے لیے جس عدد کو جیولین تاریخ میں جمع کرنے سے گریگورین تاریخ برآمد ہوتی ہے، اسی عدد کو گریگورین تاریخ سے تفریق کرنے سے جیولین تاریخ برآمد ہوگی۔ مثلاً ۱۹ جولائی ۶۲۲ عیسوی گریگورین کو جیولین تقویم میں لانے کے لیے گریگورین تاریخ ''۱۹'' سے ۳ کم کرنے سے جیولین تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین برآمد ہو گی کیوں کہ ہم نے جیولین تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین کو گریگورین میں لانے کے لیے تاریخ ''۱۶'' میں تین دنوں کا اضافہ کیا تھا۔ اگر عیسوی سال صدی کا آخری سال ہو اور چار سو پر پورا تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے گریگورین تقویم میں لیپ کا سال نہ ہو تو ایسے سالوں میں اگر گریگورین تواریخ کو جیولین میں لاتے ہوئے جنوری یا فروری کے مہینوں کی کوئی تاریخ برآمد ہو تو برآمد شدہ تاریخ میں ایک دن کا مزید اضافہ کیا جائے گا۔ مثلاً ہم ۲ مارچ ۱۷۰۰ عیسوی گریگورین کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں تو حسب قواعد گریگورین تاریخ سے ۱۱ دن کم کرنا ہوں گے۔ چوں کہ گریگورین تقویم میں سال ۱۷۰۰ عیسوی لیپ کا سال نہیں ہے، لہٰذا ۲ مارچ سے ۱۱ دن کم کرنے سے (۲۸+۲-۱۱) = ۱۹ فروری کی تاریخ برآمد ہوئی، اس میں مذکورہ بالا وضاحت کے مطابق ایک دن اور بڑھایا تو تاریخ ۲۰ فروری ہوئی۔ یعنی ۲ مارچ ۱۷۰۰ عیسوی گریگورین کو جیولین عیسوی تقویم میں لانے سے تاریخ ۲۰ فروری ۱۷۰۰ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔

۴۔ دائمی عیسوی تقویم: الف

										۰۰	x	x	x	x	x	x			
										۰۶	۰۵	۰۴	x	۰۳	۰۲	۰۱			
										x	۱۱	۱۰	۰۹	۰۸	x	۰۷			
										۱۷	۱۶	x	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲			
										۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	x	۱۹	۱۸			
										۲۸	x	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	x	سال ہائے عیسوی		
										۳۴	۳۳	۳۲	x	۳۱	۳۰	۲۹	۹۹-۱		
										x	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	x	۳۵	←		
										۴۵	۴۴	x	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰			
										۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	x	۴۷	۴۶			
										۵۶	x	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	x			
										۶۲	۶۱	۶۰	x	۵۹	۵۸	۵۷			
										x	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	x	۶۳			
										۷۳	۷۲	x	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸			
										۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	x	۷۵	۷۴			
										۸۴	x	۸۳	۲۸	۸۱	۸۰	x			
										۹۰	۸۹	۸۸	x	۸۷	۸۶	۸۵			
										x	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	x	۹۱			
گریگورین صدیوں کے اعداد ↓										۰۰	x	x	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	جیولین صدیوں کے اعداد ↓		
۳۶	۳۲	۲۸	۲۴	۲۰	۱۶	۱۲	۸	۴	۰	۲	۱	۷	۶	۵	۴	۳	۱۹	۱۲	۵
۳۷	۳۳	۲۹	۲۵	۲۱	۱۷	۱۳	۹	۵	۱	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۴	۷	۰
۳۸	۳۴	۳۰	۲۶	۲۲	۱۸	۱۴	۱۰	۶	۲	۵	۴	۳	۲	۱	۷	۶	۱۶	۹	۲
۳۹	۳۵	۳۱	۲۷	۲۳	۱۹	۱۵	۱۱	۷	۳	۳	۲	۱	۷	۶	۵	۴	۱۸	۱۱	۴
										۶	۵	۴	۳	۲	۱	۷	۱۵	۸	۱
										۴	۳	۲	۱	۷	۶	۵	۱۹	۱۰	۳
۴۰ (سال ۴۰۰۰ عیسوی لیپ کا سال نہیں ہے)										۱	۷	۶	۵	۴	۳	۲	x	۱۳	۶

قبل مسیح سالوں کی دائمی تقویم: ب

×	×	×	×	×	×	×	سال ہائے قبل مسیح										
۰۰	۰۵	۰۴	۰۳	۰۲	×	۰۱	ا ق م-۹۹ ق م										
۱۱	۱۰	×	۰۹	۰۸	۰۷	۰۶	←										
۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	×	۱۳	۱۲											
۲۲	×	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	×											
۲۸	۲۷	۲۶	×	۲۵	۲۴	۲۳											
×	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	×	۲۹											
۳۹	۳۸	×	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴											
۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	×	۴۱	۴۰											
۵۰	×	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	×											
۵۶	۵۵	۵۴	×	۵۳	۵۲	۵۱											
×	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	×	۵۷											
۶۷	۶۶	×	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲											
۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	×	۶۹	۶۸											
۷۸	×	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	×											
۸۴	۸۳	۸۲	×	۸۱	۸۰	۷۹	قبل مسیح صدیوں کے اعداد										
×	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	×	۸۵	↓										
۹۵	۹۴	×	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰											
۰۰	×	۹۹	۹۸	×	۹۷	۹۶											
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۷۰	۶۳	۵۶	۴۹	۴۲	۳۵	۲۸	۲۱	۱۴	۷	۰
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۱	۷۱	۶۴	۵۷	۵۰	۴۳	۳۶	۲۹	۲۲	۱۵	۸	۱
۳	۴	۵	۶	۷	۱	۲	۷۲	۶۵	۵۸	۵۱	۴۴	۳۷	۳۰	۲۳	۱۶	۹	۲
۴	۵	۶	۷	۱	۲	۳	۷۳	۶۶	۵۹	۵۲	۴۵	۳۸	۳۱	۲۴	۱۷	۱۰	۳
۵	۶	۷	۱	۲	۳	۴	۷۴	۶۷	۶۰	۵۳	۴۶	۳۹	۳۲	۲۵	۱۸	۱۱	۴
۶	۷	۱	۲	۳	۴	۵	۷۵	۶۸	۶۱	۵۴	۴۷	۴۰	۳۳	۲۶	۱۹	۱۲	۵
۷	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷۶	۶۹	۶۲	۵۵	۴۸	۴۱	۳۴	۲۷	۲۰	۱۳	۶

دائمی عیسوی تقویم: ج

دائمی قبل مسیح تقویم

ذیلی کیلنڈرز ←					۱	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی
					۲	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر
					۳	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون
					۴	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر
					۵	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست
					۶	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی
تواریخ ↓					۷	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر
۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹		ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰		اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱		سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۴	۱۱	۱۸	۲۵	×		منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار
۵	۱۲	۱۹	۲۶	×		بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل
۶	۱۳	۲۰	۲۷	×		جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ
۷	۱۴	۲۱	۲۸	×		جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات

تفہیم بہ ذریعہ امثلہ

یہ جدول ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لیے دائمی عیسوی تقویم اور دائمی قبل مسیح تقویم کو ظاہر کرتی ہے۔ مروجہ عیسوی تقویم گریگورین عیسوی تقویم کہلاتی ہے۔ اس سے پہلے کی تقویم کو جیولین عیسوی تقویم کہا جاتا ہے۔ گریگورین عیسوی تقویم کو سولہویں صدی میں پوپ گریگوری نے جاری کیا تھا۔ انگلستان میں اس کا نفاذ ۱۷۵۲ عیسوی میں ہوا۔ بعض ممالک میں سابقہ جیولین عیسوی تقویم بیسویں صدی عیسوی کے اوائل تک چلتی رہی ہے۔ جدول ہذا کے حصہ الف میں نیچے دائیں جانب جیولین صدیوں کے اور بائیں جانب گریگورین صدیوں کے اعداد دیے گئے ہیں تاکہ یہ جدول جیولین و گریگورین ہر دو تقاویم کے لیے کارآمد ہو سکے۔ یہاں صدیوں اور صدیوں کے اعداد میں فرق سمجھ لیجیے۔ موجودہ عیسوی صدی اکیسویں صدی ہے لیکن اس کا عدد ۲۰ ہے۔ اس صدی کے صرف آخری سال ۲۱۰۰ عیسوی کا عدد ''۲۱'' ہوگا۔ گزشتہ صدی بیسویں صدی عیسوی تھی جو ۱۹۰۱ عیسوی سے شروع ہوکر ۲۰۰۰ عیسوی پر ختم ہوئی لیکن صدی کا عدد ''۱۹'' ہے صرف آخری سال ۲۰۰۰ عیسوی کا عدد ''۲۰'' ہے۔ یہی فرق ہجری صدیوں اور ہجری صدیوں کے اعداد میں بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔

جدول ہذا کے حصہ الف کے نچلے بائیں حصے میں دیئے گئے گریگورین صدیوں کے اعداد اور ان سے متعلق دائیں جانب دیے گئے ذیلی کیلنڈرز کو بہ غور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ گریگورین عیسوی صدیوں میں کسی صدی کا پہلا سال کبھی بھی اتوار، بدھ اور جمعہ کے دن سے شروع نہیں ہوتا۔ البتہ سال ۴۰۰۰ عیسوی چوں کہ لیپ کا سال نہیں ہے، لہٰذا سال ۴۰۰۱ عیسوی کا آغاز اتوار سے ہوگا۔ اس تمہید کے بعد ایام ہفتہ معلوم کرنے کے طریقے کو مثالوں سے سمجھایا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۱: ہمیں ۷ ستمبر ۲۱۰۴ عیسوی گریگورین کا دن مطلوب ہے۔ سال ۲۰۱۴ء میں صدی کا عدد ''۲۰'' ہے۔ جدول الف کے بالائی حصے میں دیے گئے عیسوی سالوں میں سے سال ''۱۴'' کے خانے میں اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور نیچے بائیں جانب میں گریگورین صدیوں کے اعداد میں سے عدد ''۲۰'' کے خانے میں اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی و عمودی سیدھ میں ملانے سے ان کے مقام اتصال پر ''۵'' کا عدد ملے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ جدول کے حصہ ''ج'' میں سال ۲۱۰۴ عیسوی گریگورین کے ذیلی کیلنڈر کا نمبر ''۵'' ہے۔ اب اس ذیلی کیلنڈر کی افقی سمت میں دیے گئے عیسوی مہینوں میں سے ستمبر کے مہینے پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور نیچے دائیں جانب دی گئی

تواریخ میں سے تاریخ ۱۷ پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور انہیں عمودی وافقی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر بدھ کا دن ملے گا یعنی ۱۷ ستمبر ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کا دن ''بدھ'' برآمد ہوا۔

مثال نمبر ۲: ہم ۲۹ فروری ۱۹۸۰ عیسوی گریگورین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جدول الف کے بالائی حصے میں سالوں کے خانے میں سال ''۸۰'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی اور جدول کی نچلی بائیں جانب میں دیے گئے گریگورین صدیوں کے اعداد میں سے عدد ''۱۹'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی وعمودی سیدھ میں ملانے سے ان کے مقام اتصال پر سال ۱۹۸۰ عیسوی کا ذیلی کیلنڈر نمبر ۵ ملے گا۔ اب جدول ج میں ذیلی کیلنڈر نمبر ۵ کی افقی سمت میں دیے گئے مہینوں میں سے فروری لیپ کے مہینے کے خانے میں اپنے بائیں ہاتھ کی اور نیچے دی گئی تواریخ میں سے ۲۹ تاریخ پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھ کر انہیں افقی وعمودی سیدھ میں ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر مطلوبہ دن جمعہ ملے گا۔ چوں کہ سال ۱۹۸۰ عیسوی لیپ کا سال ہے لہٰذا عیسوی مہینوں میں سے ''فروری لیپ'' کے مہینے پر انگلی رکھنی ہوگی۔

مثال نمبر ۳: ہم ۲۸ جنوری ۱۸۰۰ عیسوی کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جدول الف کے عیسوی سالوں میں سال ''۰۰'' پر دائیں ہاتھ کی اور نیچے بائیں جانب گریگورین صدیوں میں سے عدد ''۱۸'' پر بائیں ہاتھ کی انگلی رکھ کر انہیں افقی وعمودی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر سال ۱۸۰۰ عیسوی گریگورین کا ذیلی کیلنڈر نمبر ''۵'' ملے گا۔ اب جدول ج میں ذیلی کیلنڈر نمبر ۵ کی افقی سمت میں دیے گئے مہینوں میں سے جنوری کے مہینے پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور نیچے دی گئی تواریخ میں سے ۲۸ تاریخ پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھ کر انہیں افقی وعمودی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر دن ''منگل'' ملے گا۔ یہاں یہ یاد رہے کہ گریگورین عیسوی تقویم میں صدی کا آخری سال اگر چار سو پر پورا تقسیم نہ ہو تو وہ لیپ کا سال نہیں ہوتا لہٰذا سال ۱۸۰۰ عیسوی گریگورین لیپ کا سال نہیں ہے اسی لیے ہم اپنے ہاتھ کی انگلی جنوری لیپ کے خانے کے بہ جائے ''جنوری'' کے خانے میں رکھیں گے۔

مثال نمبر ۴: ہمیں ۱۰ نومبر ۲۰۰۴ عیسوی گریگورین کا دن مطلوب ہے۔ جدول الف کے بالائی حصے میں دیے گئے سالوں میں سے سال ''۰۴'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور نیچے بائیں جانب گریگورین صدیوں کے اعداد میں سے عدد ''۲۰'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی

وعمودی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر سال ۲۰۰۴ عیسوی گریگورین کا ذیلی کیلنڈر نمبر ''۷'' ملے گا۔ اب جدول ج میں ذیلی کیلنڈر نمبر ۷ کی بائیں افقی سمت میں دیے گئے مہینوں میں سے ''نومبر'' کے مہینے پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور نیچے دائیں جانب دی گئی تواریخ میں سے تاریخ ''۱۰'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ انہیں افقی وعمودی سیدھ میں ملانے سے ان کے مقام اتصال پر دن ''بدھ'' ملے گا۔

مثال نمبر ۵: ہم ۲۴ فروری ۳۸۸۴ عیسوی گریگورین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جدول الف کے بالائی حصے میں دیے گئے سالوں میں سے سال ''۸۴'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی اور نچلی بائیں جانب میں دیے گئے گریگورین صدیوں کے اعداد میں سے عدد ''۳۸'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھ کر انہیں عمودی وافقی سیدھ میں ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر سال ۳۸۸۴ عیسوی گریگورین کا ذیلی کیلنڈر نمبر ''۵'' ملے گا۔ جدول ج میں ذیلی کیلنڈر نمبر ۵ کی افقی سمت میں دیے گئے مہینوں میں فروری لیپ کے مہینے پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں کیوں کہ سال ۳۸۸۴ عیسوی گریگورین لیپ کا سال ہے اور نیچے دائیں جانب دی گئی تواریخ میں سے تاریخ ''۲۴'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ انہیں عمودی وافقی سیدھ میں ملانے سے ان کے مقام اتصادل پر دن ''اتوار'' ملے گا۔

جیولین عیسوی تقویم

اس تقویم میں ایام ہفتہ بہ زریعہ دائی عیسوی جدول معلوم کرنے کا طریقہ بعینہ وہی ہے جو اوپر گریگورین عیسوی تقویم کے سلسلے میں مذکور کا ہو چکا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جیولین صدیوں کے اعداد لیے جائیں گے جو جدول الف کے نیچے دائیں حصے میں دیے گئے ہیں۔

مثال نمبر ۱: ہم ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جدول الف کے بالائی حصے میں دیے گئے عیسوی سالوں میں سے سال ''۶۹'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور اسی جدول کے نچلے دائیں حصے میں دیے گئے جیولین صدیوں کے اعداد میں سے عدد ''۵'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ انہیں افقی وعمودی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر سال ۵۶۹ عیسوی جیولین کا ذیلی کیلنڈر نمبر ''۴'' ملے گا۔ اب جدول ج میں ذیلی کیلنڈر نمبر ۴ کی افقی سمت میں دیے گئے مہینوں میں سے نومبر کے مہینے پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور نیچے دائیں جانب دی گئی تواریخ میں سے تاریخ ''۴'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھ کر انہیں افقی وعمودی سیدھی ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر دن

''سوموار'' ملے گا۔

مثال نمبر ۲: ہم ۲۹ اگست ۱۵۹۴ عیسوی جیولین کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جدول الف کے بالائی حصے میں دیے گئے عیسوی سالوں میں سے سال ''۹۴'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ اور اسی جدول کے نچلے دائیں حصے میں دیے گئے جیولین صدیوں کے اعداد میں عدد ''۱۵'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی و عمودی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر سال ۱۵۹۴ عیسوی جیولین کا ذیلی کیلنڈر نمبر ''۴'' ملے گا۔ اب جدول ج میں ذیلی کیلنڈر نمبر ''۴'' کی بائیں افقی سمت میں جو عیسوی مہینے دیے گئے ہیں، ان میں سے اگست کے مہینے پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور اسی جدول ج کی نچلی دائیں جانب میں دی گئی تواریخ میں سے تاریخ ''۲۹'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی و عمودی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر دن ''جمعرات'' ملے گا۔ اسی طرح ہم مثلاً ۲۰ فروری ۹۸۵ عیسوی جیولین، ۲۴ جولائی ۱۴۸۷ عیسوی جیولین، ۱۸ نومبر ۱۲۳۳ عیسوی جیولین کے ایام ہفتہ معلوم کریں تو یہ بالترتیب جمعہ، منگل اور جمعہ برآمد ہوں گے۔

قبل مسیح عیسوی تقویم

قبل مسیح عیسوی تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لیے جدول مذکورہ بالا کا حصہ ''ب'' دیکھنا ہوگا۔ مثلاً ہمیں ۱۳ مارچ ۵۷ قبل مسیح کا دن مطلوب ہے۔ جدول ''ب'' کے بالائی حصے میں دیے گئے عیسوی سالوں میں سے قبل مسیح سال ''۵۷'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ یہاں قبل مسیح صدی کا کوئی عدد نہیں ہے لہٰذا اسی جدول ''ب'' کے نچلے دائیں حصے میں دیے گئے قبل مسیح صدیوں کے اعداد میں سے عدد ''۰'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی و عمودی سیدھ میں ملانے سے قبل مسیح سال ''۵۷'' کا ذیلی کیلنڈر نمبر ''۷'' ملے گا۔ اب جدول ''ج'' میں ذیلی کیلنڈر نمبر ''۷'' کی بائیں جانب افقی سمت میں دیے گئے مہینوں میں سے مارچ کے مہینے پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور اسی جدول ''ج'' کی نچلی دائیں جانب دی گئی تواریخ میں سے تاریخ ''۱۳'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی و عمودی سیدھ میں باہم ملانے سے ان کے مقام اتصال پر مطلوبہ دن ''ہفتہ'' ملے گا۔ اور مثلاً ہمیں ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ قبل مسیح کا دن مطلوب ہے۔ جدول ''ب'' کے بالائی حصے میں دیے گئے قبل مسیح سالوں کے اعداد میں سے عدد ''۶۱'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور اسی جدول کے نچلے دائیں حصے میں دیے گئے قبل مسیح صدیوں کے اعداد میں سے عدد ''۳۷'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی و

عمودی سیدھ میں باہم ملانے سے ان کے نقطۂ اتصال پر سال ''۳۷۶۱'' قبل مسیح کا ذیلی کیلنڈر نمبر ''۴'' ملے گا۔ اب جدول ج میں ذیلی کیلنڈر نمبر ''۴'' کی بائیں جانب افقی سمت میں دیے گئے مہینوں میں سے ''اکتوبر'' پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور اسی جدول کی نچلی دائیں جانب دی گئی تواریخ میں سے تاریخ ''۷'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی و عمودی سیدھ میں باہم ملانے سے مطلوبہ دن ''سوم وار'' ملے گا۔ اسی طریقے سے ہم اگر مثلاً ۱۷ فروری ۳۱۰۲ قبل مسیح، یکم اکتوبر ۲۰۱۵ قبل مسیح، ۲۶ فروری ۷۴ قبل مسیح اور یکم اکتوبر ۳۱۲ قبل مسیح کے دن معلوم کریں گے تو یہ بالترتیب جمعرات، اتوار، بدھ اور سوم وار برآمد ہوں گے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

سات سو جیولین صدیوں کی دنوں میں مدت (۷۰۰ × ۲۵ء۳۶۵) = ۲۵۵۶۷۵ دن برآمد ہوتی ہے جو ہفتے کے دنوں یعنی سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے، لہٰذا ہر سات سو جیولین سالوں کے بعد ایام ہفتہ عود کریں گے۔ اس لیے جدول ہذا کے حصہ ''الف'' اور حصہ ''ب'' میں جدول کی نچلی دائیں جانب جیولین صدیوں کے اعداد سات سات جیولین صدیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیے گئے ہیں۔ گریگورین تقویم میں چار صدیوں کی دنوں میں مدت (۴۰۰ × ۲۴۲۵ء۳۶۵) = ۱۴۶۰۹۷ دن بنتی ہے جو سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا گریگورین تقویم میں ہر چار سو سال کے بعد ایام ہفتہ عود کریں گے اسی لیے جدول ہذا کے حصہ ''الف'' کی نچلی بائیں جانب گریگورین صدیوں کے اعداد میں چار چار گریگورین صدیوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ عام عیسوی سال کے ۳۶۵ دنوں کو سات پر تقسیم کرنے سے ایک دن اور لیپ سال کے ۳۶۶ دنوں کو سات پر تقسیم کرنے سے دو دن باقی بچیں گے، لہٰذا عام عیسوی سالوں میں رواں عیسوی سال کا دن مثلاً سوم وار ہو تو اگلے سال کی یکم جنوری کو دن منگل ہوگا اور لیپ کے سالوں میں لیپ کے رواں سال کے بعد اگلے سال کی یکم جنوری کو منگل کی بہ جائے بدھ کا دن ہوگا جدول ''الف'' میں اوپر کے حصے میں جو سال دیے گئے ہیں، ان میں ان ہی امور کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان سالوں کے نیچے جو اعداد دیے گئے ہیں وہ متعلقہ عیسوی سالوں کے ذیلی کیلنڈر کے نمبر کو ظاہر کرتے ہیں۔ ذیلی کیلنڈر نمبر ''۱'' کا مطلب ہے کہ اس ذیلی کیلنڈر سے تعلق رکھنے والے عیسوی سالوں میں یکم جنوری کو ہفتہ کا دن ہوگا اور ذیلی کیلنڈر نمبر ''۲'' میں اتوار کا، ذیلی کیلنڈر ''۳'' میں سوم وار کا دن ہوگا۔ اسی طرح آخر تک سمجھ لیا جائے۔ چناں چہ ذیلی کیلنڈر نمبر ''۷'' میں یکم جنوری کو جمعہ کا دن ہوگا۔ جدول کا حصہ ''ج''

اسی کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ جدول کے حصہ ''ب'' میں قبل مسیح سالوں اور صدیوں کا کیلنڈر دیا گیا ہے۔ مثبت سمت کے عیسوی سالوں میں ہر چوتھا سال لیپ کا یعنی ۳۶۶ دن کا شمار ہوتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر چار پر پورا تقسیم ہونے والا سال لیپ کا سال ہوگا۔ پس مثلاً سال ہائے ۴، ۸، ۱۲، ۱۶ لیپ کے سال ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منفی سمت کے (یعنی قبل مسیح سالوں میں) پہلا سال لیپ کا سال شمار ہوگا تاکہ منفی سمت سے مثبت سمت کے عیسوی سالوں میں لیپ کے سالوں کی ترتیب میں خلل پیدا نہ ہو۔ پس جب سال ا قبل مسیح لیپ کا سال ہوا تو سال ہائے ۵، ۹، ۱۳، ۱۷...... بھی لیپ کے سال ہوں گے۔ بہ الفاظ دیگر قبل مسیح سالوں میں وہ تمام سال لیپ کے ہوں گے جنہیں چار پر تقسیم کرنے سے باقی ایک سال بچتا ہو۔ جدول کا حصہ ''ب'' اسی کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔

۵۔ دائمی ہجری تقویم: الف

دائمی ہجری تقویم بہ حساب ۱۰۹ سالہ دورِ کبیر و آٹھ سالہ دورِ صغیر

↓ ہجری سال تقسیم ۱۰۹ کا باقی ماندہ معلوم کرنے کی جدول ↓

۱۰۹	۲۱۸	۳۲۷	۴۳۶	۵۴۵	۶۵۴	۷۶۳	۸۷۲	۹۸۱	۱۰۹۰	۱۱۹۹
۱۳۰۸	۱۴۱۷	۱۵۲۶	۱۶۳۵	۱۷۴۴	۱۸۵۳	۱۹۶۲	۲۰۷۱	۲۱۸۰	۲۲۸۹	۲۳۹۸
۲۵۰۷	۲۶۱۶	۲۷۲۵	۲۸۳۴	۲۹۴۳	۳۰۵۲	۳۱۶۱	۳۲۷۰	۳۳۷۹	۳۴۸۸	۳۵۹۷
۳۷۰۶	۳۸۱۵	۳۹۲۴	۴۰۳۳	۴۱۴۲	۴۲۵۱	۴۳۶۰	۴۴۶۹	۴۵۷۸	۴۶۸۷	۴۷۹۶
۴۹۰۵	۵۰۱۴	۵۱۲۳	۵۲۳۲	۵۳۴۱	۵۴۵۰	۵۵۵۹	۵۶۶۸	۵۷۷۷	۵۸۸۶	۵۹۹۵

دائمی ہجری تقویم: ب

سال ہائے قمری	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	سال ہائے قمری
←	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۔۱۰۹
۱۔۱۰۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	→
	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	
	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	
	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	
	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	
	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	
	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	
	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	
قمری مہینے	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	قمری مہینے
	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	
	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	
↓	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	×	×	×	↓
یکم مُحرم	جمعہ جمعرات ۶۵	منگل	اتوار ہفتہ ۳۵	جمعرات بدھ ۸۴	سوم وار	ہفتہ جمعہ ۵۴	بدھ منگل ۹۵	سوم وار اتوار ۱۶	یکم محرم
یکم صفر	اتوار ہفتہ ۹	جمعرات بدھ ۵۸	سوم وار اتوار ۹۹	ہفتہ جمعہ ۲۰	بدھ منگل ۶۹	اتوار	جمعہ جمعرات ۳۹	منگل سوم وار ۸۸	یکم صفر
یکم ربیع الاول	سوم وار اتوار ۷۳	جمعہ	بدھ منگل ۴۳	اتوار ہفتہ ۹۲	جمعہ جمعرات ۱۳	منگل سوم وار ۶۲	ہفتہ جمعہ ۱۰۳	جمعرات بدھ ۲۴	یکم ربیع الاول
یکم ربیع الثانی	بدھ منگل ۱۷	اتوار ہفتہ ۶۶	جمعرات بدھ ۱۰۷	منگل سوم وار ۲۸	ہفتہ جمعہ ۷۷	بدھ	سوم وار اتوار ۴۷	جمعہ جمعرات ۹۶	یکم ربیع الثانی
یکم جمادی الاولیٰ	جمعرات بدھ ۸۱	سوم وار	ہفتہ جمعہ ۵۱	بدھ منگل ۱۰۰	سوم وار اتوار ۶۱	جمعہ جمعرات ۷۰	منگل	اتوار ہفتہ ۳۲	یکم جمادی الاولیٰ
یکم جمادی الاخریٰ	ہفتہ جمعہ ۲۵	بدھ منگل ۷۴	اتوار	جمعہ جمعرات ۳۶	منگل سوم وار ۸۵	ہفتہ	جمعرات بدھ ۵۵	سوم وار اتوار ۱۰۴	یکم جمادی الاخریٰ
یکم رجب	اتوار ہفتہ ۸۹	جمعہ جمعرات ۱۰	منگل سوم وار ۵۹	ہفتہ جمعہ ۱۰۸	جمعرات بدھ ۲۹	سوم وار اتوار ۷۸	جمعہ	بدھ منگل ۴۰	یکم رجب
یکم شعبان	منگل سوم وار ۳۳	ہفتہ جمعہ ۷۴	بدھ	سوم وار اتوار ۴۴	جمعہ جمعرات ۹۳	بدھ منگل ۱۴	اتوار ہفتہ ۶۳	جمعرات	یکم شعبان
یکم رمضان	بدھ منگل ۹۷	سوم وار اتوار ۱۸	جمعہ جمعرات ۶۷	منگل	اتوار ہفتہ ۳۷	جمعرات بدھ ۷۸	سوم وار	ہفتہ جمعہ ۴۸	یکم رمضان
یکم شوال	جمعہ جمعرات ۴۱	منگل سوم وار ۸۲	ہفتہ	جمعرات بدھ ۵۲	سوم وار اتوار ۱۰۱	ہفتہ جمعہ ۲۲	بدھ منگل ۷۱	اتوار	یکم شوال
یکم ذی قعدہ	ہفتہ جمعہ ۱۰۵	جمعرات بدھ ۲۶	سوم وار اتوار ۷۵	جمعہ	بدھ منگل ۴۵	اتوار ہفتہ ۸۶	جمعرات	منگل سوم وار ۵۶	یکم ذی قعدہ
یکم ذی الحجہ	سوم وار اتوار ۴۹	جمعہ جمعرات ۹۰	بدھ منگل ۱۱	اتوار ہفتہ ۶۰	جمعرات بدھ ۱۰۹	منگل سوم وار ۳۰	ہفتہ جمعہ ۷۹	بدھ	یکم ذی الحجہ

دائمی ہجری تقویم: ج

قمری تواریخ ↓					ایام ہفتہ ↓						
۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۳	۱۰	۱۷	۲۴	×	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۴	۱۱	۱۸	۲۵	×	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار
۵	۱۲	۱۹	۲۶	×	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل
۶	۱۳	۲۰	۲۷	×	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ
۷	۱۴	۲۱	۲۸	×	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات

تفہیم بہ زریعہ امثلہ

یہ دائمی ہجری تقویم ۱۰۹ سالہ قمری ادوار کے لحاظ سے تیار کی گئی ہے۔ اگر متعلقہ ہجری سال ۱۰۹ ہجری تک کے سالوں میں شامل ہے تو بہتر ورنہ ہجری سال کو ۱۰۹ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ سالوں کا عدد لینا ہوگا۔ جدول ہذا کے حصہ ''الف'' کی مدد سے بھی یہ باقی ماندہ سال آسانی سے برآمد کیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً سال ۱۴۳۵ ہجری تقسیم ۱۰۹ کا باقی ماندہ عدد مطلوب ہے۔ جدول ''الف'' میں ۱۴۳۵ سے قریب ترین چھوٹا عدد ۱۴۱۷ ہے، اسے ۱۴۳۵ سے تفریق کیا تو مطلوبہ باقی ماندہ عدد (۱۴۳۵-۱۴۱۷)=۱۸ برآمد ہوا۔ یعنی ہم سال ۱۴۳۵ ہجری کے مہینوں کی تواریخ کے ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لیے جدول ''ب'' کے بالائی حصے میں دیے گئے ہجری سالوں میں سے سال ''۱۸'' کو ملحوظ رکھیں گے۔ بہ الفاظ دیگر سال ۱۸ ہجری کے جو ایام ہفتہ تھے، سال ۱۴۳۵ ہجری کے لیے بھی وہی ہوں گے۔ جدول ''ب'' کے زیریں حصے میں دائیں اور بائیں دونوں اطراف میں ہجری مہینے دیے گئے ہیں، تاکہ کسی بھی قمری مہینے کی یکم تاریخ کا متعلقہ دن معلوم کرنے میں زیادہ سہولت ہو۔ اگر سال کو ۱۰۹ پر تقسیم کرنے سے تقسیم پوری ہو جائے تو باقی ماندہ عدد ۱۰۹ ہی سمجھا جائے گا۔ اب چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

مثال نمبر ۱: ہمیں ۲۴ ذی قعدہ ۱۴۳۵ ہجری کا دن مطلوب ہے۔ جدول الف میں ۱۴۳۵ سے

قریب ترین چھوٹا عدد ۱۴۱۷ ہے جسے ۱۴۳۵ سے تفریق کرنے سے باقی ماندہ عدد ''۱۸'' حاصل ہوا۔ اب جدول ''ب'' میں سال ''۱۸'' پر اپنے ایک ہاتھ کی انگلی رکھیں اور اسی جدول کے نچلے حصے میں دائیں جانب دیے گئے قمری مہینوں میں سے ''یکم ذی قعدہ'' پر دوسرے ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی وعمودی سیدھ میں ملائیں تو ان کے نقطۂ اتصال پر جمعرات کا دن ملے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ یکم ذی قعدہ ۱۴۳۵ ہجری کا دن جمعرات ہے۔ اسی خانے میں ''بدھ ۲۶'' بھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہجری سال کو ۱۴۱۷ سے تفریق کرنے سے باقی ماندہ عدد ''۲۶'' یا اوپر دیے گئے سالوں میں ''۲۶'' کے بعد نیچے عمودی سمت میں دیے گئے اعداد ۳۴، ۴۲، ۵۰، ۵۸، ۶۶، ۷۴، ۸۲، ۹۰، ۹۸، ۱۰۶ میں سے کوئی عدد ہوتا تو یکم ذی قعدہ کا دن جمعرات کی بہ جائے بدھ کا لیا جاتا۔ جب یکم ذی قعدہ ۱۴۳۵ ہجری کا دن جمعرات ہوا تو جدول کے حصہ ''ج'' میں دائیں جانب دی گئی تواریخ میں سے مطلوبہ تاریخ ۲۴ پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اسی جدول میں سب سے اوپر کے خانے میں افقی سمت میں دیئے گئے ایام ہفتہ میں سے ''جمعرات'' کے دن پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ دونوں انگلیوں کو افقی وعمودی سیدھ میں باہم ملانے سے ان کے نقطۂ اتصال پر ۲۴ ذی قعدہ ۱۴۳۵ ہجری کا دن ''ہفتہ'' ملے گا۔

مثال نمبر۲: ہم ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ ہجری کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جدول الف میں ۱۴۲۵ سے قریب ترین چھوٹا عدد ۱۴۱۷ ہے۔ ۱۰ سے ۱۴۲۵ سے تفریق کرنے سے حاصل تفریق ۸ برآمد ہوا۔ جدول ''ب'' کے بالائی حصے میں دیے گئے ہجری سالوں میں سے سال ''۸'' پر اپنے ہاتھ کی انگلی رکھیں اور جدول کے نچلے بائیں حصے میں دیے گئے یکم رمضان کے مہینے کے خانے میں دوسرے ہاتھ کی انگلی رکھیں تو عمودی وافقی سمت میں ان انگلیوں کو باہم ملانے سے ان کے نقطۂ اتصال پر یکم رمضان ۱۴۲۵ ہجری کا دن ''ہفتہ'' برآمد ہوا۔ اس خانے میں ہفتہ کے ساتھ ''جمعہ ۴۸'' بھی دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر باقی ماندہ ہجری سال اوپر عمودی سیدھ میں دیے گئے متعلقہ ہجری سالوں کے اعداد ۴۸، ۵۶، ۶۵، ۷۲، ۸۰، ۸۸، ۹۶، ۱۰۴ میں سے کسی عدد کے برابر ہوتا تو ہم یکم رمضان کا دن ہفتہ کی بہ جائے ''جمعہ'' لیتے۔ بہ الفاظ دیگر ۴۸ سے اوپر کے اعداد ۴۰، ۳۲، ۲۴، ۱۶، ۸ کے لیے تو دن ہفتہ کا لیا جائے گا اور ۴۸ سے نیچے تک کے تمام اعداد میں دن جمعہ کا لیا جائے گا۔ زیر بحث مثال میں باقی ماندہ ہجری سال کا عدد ''۸'' ہے لہٰذا یکم رمضان کا دن یہاں ہفتہ ہی لیا جائے گا۔ اب جدول ''ج'' میں بالائی سطر میں ہفتے کے دن پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور اس جدول کی دائیں جانب دی گئی قمری تواریخ میں سے تاریخ ''۲۶'' پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھتے ہوئے انہیں عمودی وافقی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے نقطۂ اتصال پر مطلوبہ دن ''بدھ'' برآمد ہوگا۔

مثال نمبر۳: ہمیں ۲۷ شعبان ۱۳۹۶ ہجری کا دن مطلوب ہے۔ جدول الف میں ۱۳۹۶ سے قریب ترین چھوٹا عدد ۱۳۰۸ ہے جسے ۱۳۹۶ سے تفریق کرنے سے حاصل تفریق (۱۳۹۶-۱۳۰۸)=۸۸ برآمد ہوا۔ جدول ب کے بالائی حصے میں دیے گئے ہجری سالوں میں سے سال ''۸۸'' پر اپنے ایک ہاتھ کی انگلی رکھیں اور اسی جدول ب کے نچلے حصے میں زیادہ سہولت کے پیش نظر بائیں جانب میں دیے گئے قمری مہینوں میں سے یکم شعبان کے خانے میں دوسرے ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ عمودی اور افقی سیدھ میں ان انگلیوں کو باہم ملانے سے ان کے نقطۂ اتصال پر یکم شعبان ۱۳۹۶ ہجری کا دن جمعرات ملے گا۔ اس خانے میں صرف ''جمعرات'' لکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام متعلقہ ہجری سالوں کے لیے یکم شعبان کا دن جمعرات ہی رہے گا۔ اب جدول ج میں بالائی سطر میں جمعرات کے دن پر اپنے بائیں ہاتھ کی اور اسی جدول ج کے دائیں حصے میں دی گئی قمری تواریخ میں سے ۲۷ تاریخ پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور انہیں عمودی وافقی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر مطلوبہ دن منگل ملے گا۔

مثال نمبر۴: ہمیں یکم محرم ۱۴۰۸ ہجری کا دن مطلوب ہے۔ جدول الف میں ۱۴۰۸ سے قریب ترین چھوٹا عدد ۱۳۰۸ ہے جسے ۱۴۰۸ سے تفریق کرنے سے (۱۴۰۸-۱۳۰۸)=۱۰۰ حاصل تفریق برآمد ہوا۔ اب جدول ب کی بالائی سمت میں دیے گئے ہجری سالوں میں سے سال ''۱۰۰'' پر اپنے ایک ہاتھ کی انگلی رکھیں۔ اسی جدول ب کے اطراف میں دیے گئے قمری مہینوں کا فاصلہ سال ''۱۰۰'' کی نچلی جانب عمودی سیدھ میں تقریباً برابر کا ہے لہٰذا دائیں یا بائیں جانب کے یکم محرم کے خانے میں اپنے دوسرے ہاتھ کی انگلی رکھیں اور انہیں عمودی وافقی سیدھ میں باہم ملائیں تو ان کے مقام اتصال پر دن جمعرات کے ساتھ ''بدھ ۸۴'' ملے گا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس متعلقہ خانے کے ہجری سالوں ۸۴، ۹۲، ۱۰۰، ۱۰۸ کے لیے دن جمعرات کی بہ جائے بدھ کا لیا جائے گا۔ جب کہ ۸۴ سے اوپر دیے گئے اعداد ۴، ۱۲، ۲۰، ۲۸، ۳۶، ۴۴، ۵۲، ۶۰، ۶۸، ۷۶ کے لیے دن جمعرات کا لیا جائے گا۔ زیر نظر مثال میں متعلقہ باقی ماندہ ہجری سال کا عدد ۱۰۰ ہے لہٰذا دن بدھ لیا جائے گا۔ پس یکم محرم ۱۴۰۸ ہجری کو بدھ کا دن تھا۔ چوں کہ جدول ''ب'' قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کے دنوں کو ظاہر کر رہی ہے اور یہاں یکم محرم کا دن مطلوب تھا، لہٰذا جدول ج کو دیکھنے کی سرے سے ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔

قبل ہجرت سالوں کی دائمی تقویم

یہی مذکورہ بالا دائمی ہجری جدول، قبل ہجرت سالوں کے ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لئے بھی بہ خوبی

کارآمد ہے۔ قبل ہجرت سالوں کو ۱۰۹ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ سال لیں یا جدول ہذا کے حصہ الف کی مدد سے یہ باقی ماندہ عدد حاصل کریں۔ اب اس باقی ماندہ عدد کو ۱۱۰ سے تفریق کریں۔ جو حاصل تفریق برآمد ہوگا، مثبت سمت میں اسی عدد کے ہجری سال اور متعلقہ قبل ہجرت قمری سال کی تقویم بالکل یک ساں ہوگی۔ اگر متعلقہ قبل ہجرت سال ۱۰۹ سے کم ہو تو ظاہر ہے کہ اسے ۱۰۹ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لینے کی ضرورت نہیں بل کہ اس قبل ہجرت سال کو ۱۱۰ سے تفریق کر کے حاصل تفریق سے برآمد ہونے والے عدد کی مثبت ہجری سال کی تقویم دیکھنی ہوگی۔ اگر قبل ہجرت سال کو ۱۰۹ پر تقسیم کرنے سے تقسیم پوری ہو جائے تو باقی ماندہ عدد ۱۰۹ ہی سمجھا جائے گا اور حسب قواعد اسے ۱۱۰ سے تفریق کر کے حاصل تفریق ''۱'' آجائے گا یعنی سال ۱ ہجری اور متعلقہ قبل ہجرت سال کی تقویم یک ساں ہوگی۔

مثال نمبر ۱: ہمیں ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ قبل ہجرت کا دن مطلوب ہے۔ جدول ہذا کے حصہ الف میں ۴۵۱۷ سے قریب ترین چھوٹا عدد ۴۴۶۹ ہے جسے ۴۵۱۷ سے تفریق کرنے سے باقی ماندہ عدد (۴۵۱۷- ۴۴۶۹) = ۴۸ حاصل ہوا۔ اسے ۱۱۰ سے تفریق کرنے سے حاصل تفریق (۱۱۰ - ۴۸) = ۶۲ برآمد ہوا۔ اب اگر ہم ۲۸ شعبان ۶۲ ہجری کا دن معلوم کر لیں تو ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ قبل ہجرت کا دن بھی وہی ہوگا۔ دن معلوم کرنے کا جو طریقہ ہم اوپر بتا چکے ہیں اس کے مطابق ۲۸ شعبان ۶۲ ہجری کا دن سوموار برآمد ہوگا پس ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ قبل ہجرت کا دن بھی سوموار ہی ہوا۔

مثال نمبر ۲: ہمیں ۱۹ شعبان ۵۴۹۹ قبل ہجرت کا دن مطلوب ہے۔ جدول کے حصہ الف میں ۵۴۹۹ سے قریب ترین چھوٹے عدد ۵۴۵۰ کو اس سے تفریق کیا تو حاصل تفریق (۵۴۹۹-۵۴۵۰) = ۴۹ برآمد ہوا۔ اسے ۱۱۰ سے تفریق کرنے سے باقی ماندہ عدد (۱۱۰ - ۴۹) = ۶۱ برآمد ہوا۔ سابقہ سطور میں بتائے گئے طریقے کے مطابق ۱۹ شعبان ۶۱ ہجری کا دن منگل برآمد ہوتا ہے، پس ۱۹ شعبان ۵۴۹۹ قبل ہجرت کو بھی منگل ہی کا دن تھا۔

مثال نمبر ۳: ہم ۸ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادتِ مبارکہ کی قمری تاریخ کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ۵۵ کا عدد ۱۰۹ سے چھوٹا ہے لہٰذا ۵۵ کو ۱۰۹ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لینے کی سرے سے ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ ۵۵ کو ۱۱۰ سے تفریق کرنے سے حاصل تفریق ۵۵ ہی رہا۔ پس ۸ رمضان المبارک ۵۵ ہجری کا جو دن ہوگا وہی ۸ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت کا بھی ہوگا۔ حسب قواعد دن سوموار برآمد ہوتا ہے۔

ریاضی دان حضرات کے لیے

قمری سال کی دنوں میں اوسط مدت فی سال ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ دن ہوتی ہے۔ ہجری تقویم خالص قمری تقویم ہے۔ دائمی ہجری تقویم کی تیاری کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہجری سالوں کا ایسا دور لیا جائے کہ اگر اس دور کے مجموعی ایام سے ہجری سال کی اوسط مدت لی جائے تو وہ مذکورہ بالا اوسط مدت سے حتیٰ الامکان قریب تر ہو۔ بعض ماہرین نے اس مقصد کے لیے آٹھ قمری سالوں کے دور میں پانچ سال ۳۵۴ دن فی سال کے حساب سے اور تین سال ۳۵۵ دن فی سال کے حساب سے لیے تو دنوں کی کل تعداد (۳۵۴×۵) + ۳۵۵×۳ = ۲۸۳۵ دن ہوئی۔ انہیں آٹھ پر تقسیم کرنے سے قمری سال کی اوسط مدت (۲۸۳۵ تقسیم ۸) = ۳۵۴٫۳۷۵ دن ہوئی جو اصل اوسط مدت سے بقدر (۳۵۴٫۳۷۵-۳۵۴٫۳۶۷۰۶) = ۰٫۰۰۷۹۴ دن زائد بنتی ہے لہٰذا (۱ تقسیم ۰٫۰۰۷۹۴) = ۱۲۵٫۹۴ یعنی کوئی ۱۲۶ سالوں کے بعد اس تقویم میں ایک دن گھٹانا ہوگا۔ آٹھ قمری سالوں کی دنوں میں مذکورہ مدت ۲۸۳۵ دن چوں کہ سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے لہٰذا اس مدت کے بعد ایام ہفتہ عود کریں گے۔ چناں چہ ان ماہرین نے دائمی ہجری تقویم کے لیے آٹھ سال کا دورِ صغیر اور ۱۲۶ سال کا دور کبیر لیا ہے۔ بعض ماہرین نے دور صغیر ۳۰ قمری سالوں کا لیا ہے جس کے ۱۹ سالوں میں ہر سال ۳۵۴ دن کا اور باقی ۱۱ سالوں میں ہر سال ۳۵۵ دن کا لیا ہے۔ یوں دنوں کی مجموعی تعداد (۳۵۴×۱۹) + (۳۵۵×۱۱) = ۱۰۶۳۱ دن بنتی ہے اور قمری سال کی اوسط مدت (۱۰۶۳۱ تقسیم ۳۰) = ۳۵۴٫۳۶۶۶۶ دن برآمد ہوتی ہے جو اصل اوسط مدت سے بقدر (۳۵۴٫۳۶۷۰۶-۳۵۴٫۳۶۶۶۶) = ۰٫۰۰۰۴ دن کم بنتی ہے لہٰذا (۱ تقسیم ۰٫۰۰۰۴) = ۲۵۰۰ سالوں کے بعد اس تقویم میں ایک دن بڑھانا ہوگا۔ دور صغیر کے تیس قمری سالوں کو سات سے ضرب دینے سے ۲۱۰ سالوں کا دور کبیر بنایا جاتا ہے جس کے دنوں کی مجموعی تعداد سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے، لہٰذا اس تقویم میں ہر ۲۱۰ سال کے دور کبیر کے بعد ایام ہفتہ عود کرتے ہیں۔ دائمی ہجری تقویم کی تیاری کے لیے عموماً اس دوسرے طریقے کو ترجیح دی جاتی ہے لیکن ماہرین کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے کسی ہجری تاریخ کے مقابل جو دن برآمد ہو تو بعض اوقات حقیقی قمری تواریخ اور ایام ہفتہ سے اس کا دو دن کا بھی فرق ہو سکتا ہے۔ مثلاً محترم ضیاء الدین لاہوری کی ''جوہر تقویم'' مولانا عبد القدوس ہاشمیؒ کی ''تقویم تاریخی'' اور مولانا عبد الرحمٰن کیلانیؒ کی ''الشمس والقمر بحسبان'' جیسی تقویم پر کتب میں اسی تیس سالہ دور صغیر اور ۲۱۰ سالہ دور کبیر کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ''تقویم تاریخی'' میں سال ۱۴۳۴ ہجری کو لیجیے۔

اس میں یکم رمضان اور یکم ذی قعدہ کے ایام ہفتہ بالترتیب منگل اور جمعہ لکھے ہیں لیکن پاکستانی رؤیت ہلال کمیٹی کے اعلانات کی رو سے اصل دن جمعرات اور اتوار کے تھے۔ یعنی یہاں اصل تواریخ اور ایام ہفتہ میں دو دن کا فرق پڑا ہے حال آں کہ اصولاً یہ فرق کسی بھی صورت میں ایک دن سے زیادہ کا نہیں ہونا چاہیے۔ ایک دن کا فرق اس لیے گوارا کیا جاسکتا ہے کہ زمین کے گرد چاند کی ماہانہ گردش کی مدت ہر ماہ یک ساں نہیں ہوتی بل کہ اس میں چند گھنٹوں تک کا فرق ہوسکتا ہے۔ نیز اختلاف مطالع کی وجہ سے بھی یہ فرق پڑسکتا ہے۔ راقم الحروف (پروفیسر ظفر احمد) نے مذکورہ بالا دونوں طریقوں کو نظر انداز کرتے ہوئے قمری سالوں کا دور کبیر ۱۲۶ یا ۲۱۰ سالوں کی بہ جائے ۱۰۹ سالوں کا لیا ہے جس کے ۶۹ سالوں میں ہر سال ۳۵۴ دن کا اور باقی چالیس سالوں میں ہر سال ۳۵۵ دن کا لیا ہے۔ اس سے دنوں کی مجموعی تعداد (۶۹ × ۳۵۴) + (۴۰ × ۳۵۵) = ۳۸۶۲۶ دن بنتی ہے جو سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے لہٰذا ہر ۱۰۹ سالہ دور کبیر کے بعد ایام ہفتہ عود کریں گے۔ مذکورہ حساب سے ہر قمری سال کی اوسط مدت (۳۸۶۲۶ تقسیم ۱۰۹) = ۳۶۶۹۷ء۳۵۴ دن برآمد ہوتی ہے جو اصل اوسط مدت سے بقدر (۳۶۷۰۶ء۳۵۴ - ۳۶۶۹۷ء۳۵۴) = ۰۰۰۰۹ء دن کم ہے لہٰذا (۱ تقسیم ۰۰۰۰۹ء) = ۱۱۱۱۱ء۱۱ یعنی کوئی گیارہ ہزار سال کی طویل مدت کے بعد ایک دن کا فرق پڑے گا۔ پس اس طریقے سے تیار کردہ دائمی ہجری تقویم صحیح ترین تقویم ہے جس سے اکثر و بیش تر صحیح نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اگر کبھی فرق بھی نکلے تو ان شاء اللہ ہرگز ایک دن سے زیادہ کا نہیں ہوگا۔ ہم نے ۱۰۹ سالوں (ایک ہجری سے ۱۰۹ ہجری تک کے سالوں) میں تمام قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کے ایام ہفتہ صحیح اوسط قمری مدت سے معلوم کرکے ان سالوں کے نیچے جدول کے حصہ ب میں عمودی سمت میں لکھ دیے، تاکہ جدول سے بہ سہولت استفادہ کیا جاسکے۔ جدول ب کے بالائی حصے میں ایک ہجری سے ۱۰۹ ہجری تک کے سال آٹھ آٹھ سالوں کے دور صغیر کے اعتبار سے لکھے ہیں۔ جب چند آٹھ سالہ ادوار کے بعد جہاں بھی ایام ہفتہ سے ایک دن کم کرنا پڑا تو ہم نے دن کے متعلقہ خانے میں دن کے ساتھ اس سال کا عدد بھی ساتھ ہی لکھ دیا جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس عدد اور اس میں آٹھ آٹھ سال جمع کرنے سے زائد کے تمام سالوں کے لیے ایام ہفتہ میں ایک دن کم لیا گیا ہے۔ مثلاً جدول ب میں سب سے اوپر افقی سمت میں سال ''۱'' دیکھیں۔ اس سے نیچے عمودی سمت میں آٹھ آٹھ سال جمع کرکے سالوں کے اعداد بالترتیب ۹، ۱۷، ۲۵، ۳۳، ۴۱، ۴۹، ۵۷، ۶۵، ۷۳، ۸۱، ۸۹، ۹۷، ۱۰۵ لکھے گئے ہیں۔ یکم محرم ۱ ہجری کو جمعہ کا دن تھا۔ جب چند آٹھ سالہ قمری ادوار کے بعد سال ۶۵ ہجری کی یکم محرم کو جمعرات کا دن برآمد ہوا تو ہم نے اسی متعلقہ خانے میں جمعہ کے ساتھ ''جمعرات ۶۵'' لکھ دیا جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ۶۵ اور اس سے

زائد کے مذکورہ سالوں کے لیے یکم محرم کو جمعہ کی بہ جائے جمعرات کا دن لیا جائے گا۔ ایسا کرنے سے جدول کے بالائی حصے میں سالوں کی ترتیب میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوتا اور اسی ترتیب کو ملحوظ رکھنے سے جدول بھی کم سے کم جگہ لیتی ہے۔ اس جدول کی تیاری میں وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی رؤیت ہلال کو مقدم رکھا گیا ہے اور شمسی تقویم کے اعتبار سے ایام ہفتہ کے دنوں سے مراد دن کا روشن حصہ ہے ورنہ یکم محرم ا ہجری کا آغاز جمعرات کے دن سورج غروب ہونے کے بعد ہوا تھا۔ شمسی تقویم کے اعتبار سے غروب شمس کے بعد دن جمعرات ہی رہا لیکن قمری تقویم میں چوں کہ سورج کے غروب ہوتے ہی اگلے دن کا آغاز ہو جاتا ہے، لہٰذا یہ جمعہ کا دن تھا۔ اگر رؤیت ہلال کی بہ جائے قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کا تعین ولادتِ قمر (قِران شمس وقمر) کے حساب سے کیا جائے جیسا کہ دور حاضر میں بعض ممالک میں ہو رہا ہے تو جدول ہذا سے قمری تواریخ کے جو ایام ہفتہ برآمد ہوں ان سے اکثر وبیش تر صورتوں میں ایک دن اور کبھی کبھار دو دنوں کو مقدم کرنا ہوگا۔ یعنی رؤیت ہلال کی بنا پر اگر مثلاً جمعہ کا دن برآمد ہوتا ہو تو ولادتِ قمر کے اعتبار سے جمعہ کی بہ جائے جمعرات کا اور بعض نادر صورتوں میں بدھ کا دن لیا جائے گا۔

تحویلی قواعد اور سیرتِ طیبہ کے توقیتی مباحث

گزشتہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے کہ دور جاہلیت اور دور نبوی میں اہل مکہ کی تقویم قمری نہیں بل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ سے بھی کوئی دو سو سال پہلے سے قمریہ شمسی چلی آ رہی تھی جو یہودیوں کی عبرانی تقویم سے ہم آہنگ تھی لیکن سال کے مہینوں کے نام عربی تھے۔ اس قمریہ شمسی تقویم میں دورِ حاضر کی عبرانی تقویم کی طرح انیس قمری سالوں میں تیسرا، چھٹا، آٹھواں، گیارہواں، چودھواں، سترھواں اور انیسواں سال تیرہ قمری مہینوں کا شمار کیا جاتا تھا تاکہ قمریہ شمسی تقویم میں قمری مہینے موسمی یا شمسی سال کے مہینوں کی طرح ہمیشہ کے لیے اپنے اپنے خاص موسموں میں متعین رہیں۔ یہودیوں کی عبرانی تقویم کا بنیادی ڈھانچہ چند معمولی تغیّرات کے ساتھ آج بھی وہی ہے جو دور جاہلیت اور دور نبوی میں جاری وساری عبرانی تقویم کا تھا۔ دور حاضر میں یہودیوں کے پہلے مہینے ''تشری'' کی پہلی تاریخ موجودہ زمانے کی گریگورین عیسوی تقویم کی ۵ ستمبر سے ۵ اکتوبر کی تواریخ کے درمیان رہا کرتی ہے۔ عیسوی اور عبرانی تقاویم کے متعلق مزید ضروری معلومات انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا اور انسائیکلو پیڈیا امیریکانہ جیسی حوالے کی کتب سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مشہور مسلم ریاضی دان ابوریحان البیرونیؒ کے بیان کے مطابق دور جاہلیت اور دور نبوی کے عربوں کی قمریہ شمسی تقویم یہودیوں کی عبرانی

تقویم سے پوری طرح ہم آہنگ تھی۔ یہودیوں کے پہلے مہینے تشری کی دس تاریخ عربوں کے پہلے مہینے محرم کی دس تاریخ کے مطابق ایک ہی وقت اور ایک ہی دن میں ہوا کرتی تھی۔ اس کی بھرپور تصدیق وتائید احادیث عاشوراء سے بھی ہوتی ہے۔ یہودی آج بھی دس تشری کا روزہ نہایت اہتمام سے رکھتے ہیں۔ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کی دس محرم یہودیوں کی دس تشری کے روز ہی ہوا کرتی تھی۔ البیرونیؒ کی تحقیق کے مطابق دور جاہلیت اور دور نبوی میں یہودیوں کے عبرانی سال کے پہلے مہینے تشری کی پہلی تاریخ سکندری شمسی تقویم کی ۲۷ آب سے ۲۶ ایلول (جیولین عیسوی تقویم کی ۲۷ اگست سے ۲۶ ستمبر) تک کی تواریخ کے درمیان رہا کرتی تھی۔

یثرب (مدینہ منورہ) کے عرب قبائل کی تقویم اگر چہ قمری تھی لیکن اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی اور پورے جزیرۃ العرب میں اس قمریہ شمسی تقویم کو ہی رسمی (Formal) حیثیت حاصل تھی۔ عربوں نے عمرے کے لیے رجب قمریہ شمسی کو اور حج کے لیے ذی الحجہ قمریہ شمسی کو مخصوص کر رکھا تھا۔ رجب میں عمرے کو وہ حجِ اصغر اور ذی الحجہ میں حج کو وہ حج اکبر کہا کرتے تھے۔ حج اکبر کے مہینوں میں عمرہ (حج اصغر) کرنے کو وہ نہایت ہی سنگین گناہ اور جرم سمجھتے تھے۔ حرمت والے چار مہینے (رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم) بھی اسی قمریہ شمسی کے ہی ملحوظ رکھے جاتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین مکہ اسی قمریہ شمسی مکی تقویم کو یثرب (مدینہ منورہ) میں لے آئے۔ دور جاہلیت میں عربوں نے اپنے معاشی اور تجارتی مفادات کے تحفظ کے لیے کوئی ۲۰۰ قبل ہجرت میں اپنی خالص قمری تقویم کو قمریہ شمسی تقویم میں بدل ڈالا تو اس سے قمری مہینے اپنے اصل وقت سے سال ہا سال کے لیے ٹل جاتے تھے اور ۳۲ شمسی/۳۳ قمری سالوں کے بعد اپنی اصل جگہ پر آتے بھی تھے تو بھی نسی (بعض سالوں میں تیرھواں مہینہ بڑھانے کے عمل) کے جاری رہنے سے پھر اپنے اصل مقام سے ٹل جایا کرتے تھے۔ چناں چہ ۳۳ قمری سالوں میں وہ صرف دو تین مرتبہ ہی ذی الحجہ کے اصل قمری مہینے میں حج کر پاتے تھے۔ باقی ۳۰ سالوں میں ان کا قمریہ شمسی ذی الحجہ دراصل کسی اور قمری مہینے کی جگہ لیے ہوئے ہوتا تھا۔ حج اور عمرے کے لیے چوں کہ وہ قمریہ شمسی تقویم کو ہی ملحوظ رکھتے تھے لہٰذا وہ اس الجھن میں نہیں پڑتے تھے کہ جس رجب قمریہ شمسی میں انہوں نے عمرہ (حج اصغر) اور جس ذی الحجہ قمریہ شمسی میں انہوں نے حجِ اکبر کیا ہے تو اس کے مقابل خالص قمری تقویم کا کون سا مہینہ چل رہا ہے۔ چناں چہ جس سال ابرھہ وائی یمن یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ عرب بیت اللہ (خانہ کعبہ) کی بہ جائے یمن کے شہر صنعا میں بنائے ہوئے اس کے خوب صورت کلیسا کا حج کریں گے تو اس سال بھی عربوں کے حج کا مہینہ ذی الحجہ قمری ہرگز نہیں بل کہ ذی الحجہ قمریہ شمسی تھا۔ وجہ ظاہر ہے کہ عرب

تو ہجرتِ مدینہ سے ۲۰۰ سال پہلے سے حج ذی الحجہ قمریہ شمسی میں کرتے چلے آرہے تھے۔عربوں نے ابرھہ کے بنائے ہوئے کلیسا کا حج تو کیا کرنا تھا بل کہ ابرھہ کے ناروا حکم پر وہ سخت مشتعل ہوئے اور بنو کنانہ قبیلے کے ایک فرد نے کلیسا کو نجاست سے آلودہ کر دیا۔ابرھہ نے سخت غیظ وغضب کے عالم میں خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کے مذموم ارادے کے تحت مکہ مکرمہ پر ناکام لشکر کشی کی۔اس کے لشکر میں ہاتھی بھی تھے اس لیے یہ لوگ اصحاب الفیل کہلائے اور ابرھہ کے اس مشہور ناکام حملے کا یہ سال ''عام الفیل'' کہلایا۔ابرھہ کا یہ ناکام حملہ محرم قمریہ شمسی میں ہوا اس کے بعد مشہور ترین قول کے مطابق پچاس دن گزرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیع الاول قمریہ شمسی میں ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ظاہر ہے کہ محرم قمریہ شمسی کے بعد صفر اور ربیع الاول کے یہ مہینے بھی لازماً قمریہ شمسی تقویم کے ہی تھے۔اس قمریہ شمسی ربیع الاول کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ رمضان المبارک تھا۔

چوں کہ رسم نسی کی وجہ سے ذی الحجہ سمیت کوئی بھی قمری مہینہ اپنے اصل مقام پر نہیں رہتا تھا اور سال ہا سال کے بعد یہ مہینے اپنی اصل جگہ پر دو تین سال کے لیے آتے بھی تھے تو بھی از سر نو اس رسم نسی کی وجہ سے اپنے اصل وقت سے ٹل جایا کرتے تھے، اس لیے رسم نسی کو قرآن کریم کی سورہ توبہ میں کفر (کے کاموں) میں اضافہ قرار دیا گیا۔عربوں کا ایک جرم تو یہ تھا کہ انہوں نے مذہبی مقاصد کے لیے یہودیوں کی پیروی میں اپنی خالص قمری تقویم کو کوئی ۲۰۰ قبل ہجرت میں قمریہ شمسی میں بدل ڈالا اور ان کا دوسرا سنگین جرم یہ تھا کہ انہوں نے اس قمریہ شمسی تقویم کے مہینوں محرم تا ذی الحجہ کے نام بھی وہی رکھے جو خالص قمری تقویم کے نام تھے۔اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ یثرب (مدینہ) کے عربوں کی تقویم خالص قمری اور مکہ کے لوگوں کی تقویم قمریہ شمسی تھی۔ چناں چہ ہجرت مدینہ کے بعد مدینے میں یہ دونوں تقاویم ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔اس سے جو دو تقویمی التباس پیدا ہوا، امت مسلمہ من حیث المجموع تا حال اس سے باہر نہیں نکلی ہے۔ناگزیر وجوہ کی بنا پر قمریہ شمسی تقویم کو حجۃ الوداع تک برداشت کیا گیا اور مسلمان بھی اسی پر عمل پیرا رہے۔حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمریہ شمسی تقویم کو ہمیشہ کے لیے منسوخ فرماتے ہوئے آئندہ کے لیے خالص قمری تقویم کو بہ حال فرمایا۔مدنی دور نبوی کے اکثر واقعات کی توقیت اہل سیر ومغازی نے قمریہ شمسی تقویم میں کی ہے۔کسی بھی واقعے کی تاریخ، مہینہ اور سال کے بیان کرنے کو اس واقعہ کی توقیت کہا جاتا ہے۔ بہت سے واقعات کی توقیت خالص قمری تقویم میں اور کوئی درجن بھر واقعات وحوادث کی توقیت دونوں تقاویم میں ہوئی ہے۔دونوں تقاویم میں مہینوں کے نام چوں کہ مشترک تھے اس لیے اہل سیر ومغازی تک غزوات وسرایا اور دیگر واقعات وحوادث کی جو توقیت تحریری مسودات یا

زبانی روایات سے پہنچی تو اکثر وبیش تر خود انہیں یہ معلوم نہیں ہوا کرتا تھا کہ اس توقیت کا تعلق قمر یہ شمسی تقویم سے ہے یا یہ خالص قمری تقویم کی توقیت ہے۔ بل کہ قرائن وشواہد سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ وہ سب واقعات وحوادث کی توقیت کو غلط فہمی اور دو تقویمی التباس کی بنا پر اپنی دانست میں قمری تقویم کی توقیت ہی خیال کرتے رہے۔ یہ غلط فہمی تو امتِ مسلمہ کے علمی حلقوں میں بھی تا حال چلی آ رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے مہینے ربیع الاول کو حجۃ الوداع سے چلی آنے والی ہماری موجودہ خالص قمری ہجری تقویم والا ربیع الاول سمجھا جاتا ہے حال آں کہ یہ قمر یہ شمسی تقویم کا ربیع الاول تھا جس کے مقابل ان دنوں خالص قمری تقویم کا مہینہ رمضان المبارک رواں تھا۔ ابرھہ کے مکے پر ناکام لشکر کشی کا مہینہ محرم قمر یہ شمسی تقویم کا تھا۔ قمر یہ شمسی تقویم کی حفاظت اور ایام حج میں نسی کا بعض مخصوص قمری سالوں میں تیرھواں مہینہ بڑھانے اور اس کا باقاعدہ اعلان کرنے کی ذمے داری قبیلہ بنو کنانہ کے سردار کی ہوا کرتی تھی، اسی لیے ابرھہ کے بنائے ہوئے کلیسا (مصنوعی کعبہ) کو اگر اسی قبیلے کے ایک فرد نے نجاست سے آلودہ کر کے اپنی شدید نفرت اور غصے کا اظہار کیا تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ مذکورہ بالا تمام امور گزشتہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں تفصیلاً زیر بحث لائے گئے ہیں، یہاں ہم نے بہ طور تمہید یاد دہانی کے لیے انہیں مختصراً دوبارہ بیان کر دیا ہے۔

قمر یہ شمسی اور قمری تقاویم کے مہینوں کے تقابل اور واقعات وحوادث کی صحیح توقیت کے لیے ہمیں ان کے مقابل کسی شمسی تقویم کے مہینے معلوم کرنے کی ناگزیر ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ عیسوی تقویم ایک شمسی تقویم ہے۔ دور حاضر کی عیسوی تقویم کو گریگورین اور سولہویں صدی عیسوی سے پہلے کی تقویم کو جیولین تقویم کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی کا ہے لہٰذا سیرت طیبہ کے واقعات کی صحیح توقیت کے لیے جیولین عیسوی تقویم کو ہجری میں اور ہجری تقویم کو جیولین عیسوی تقویم میں لانے کے لیے متعلقہ قواعد وکلیات سے واسطہ پڑتا ہے۔ گزشتہ صفحات میں گریگورین اور جیولین ہر دو عیسوی تقاویم کو ہجری میں اور ہجری تقویم کو عیسوی میں لانے کے تمام متعلقہ قواعد وکلیات کی تشکیل کرتے ہوئے ان کے متعلقات کو مع امثلہ واضح کیا جا چکا ہے۔ ہمارے پاس تقویم پر کوئی کتاب نہ بھی ہو اور بالغرض قِرانِ شمس وقمر (ولادتِ قمر) کے رصد گاہی اوقات کا ہمیں علم نہ بھی ہو تو بھی ان تحویلی قواعد وکلیات کی مدد سے ہم سیرتِ طیبہ کے واقعات وحوادث کی صحیح توقیت اور ان کی قمر یہ شمسی اور قمری نوعیت کو معلوم کر سکتے ہیں۔ اس غرض کے لیے ہم آئندہ سطور میں سوالاً جواباً متعلقہ مباحث پیش کرتے ہیں، تاکہ ریاضی دان حضرات خوب مطمئن ہو سکیں کہ ہم نے اپنے گزشتہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں جو

کچھ لکھا ہے وہ ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہے اور ہم نے کسی کے لیے بھی یہ گنجائش باقی نہیں رہنے دی کہ وہ ان حقائق کو راقم الحروف (پروفیسر ظفر احمد) کے ذاتی ''تاثرات اور خیالات'' قرار دے کر ان سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرے۔ غزوات وسرایا و دیگر واقعات کی توقیت پر اہل سیر ومغازی کی کتب سے متعلقہ حوالے گزشتہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں بہ تمام وکمال پیش کیے جا چکے ہیں، لہٰذا اس مقالے میں انہیں دہرانے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

سوال نمبر ۱

سال ۲ ہجری میں کرز بن جابر فہری کے تعاقب میں جو غزوہ ہوا تھا (اجسے غزوۂ بدر اُولیٰ کہا جاتا ہے) ابن سعد اور واقدی نے اسے ربیع الاول ۲ ہجری کا لیکن ابن حبیب بغدادی نے اپنی کتاب المحبّر میں اسے ۱۲ جمادی الاخریٰ ۲ ہجری کا واقعہ قرار دیا ہے۔ تحویلی قواعد کی روشنی میں اس توقیتی اشکال کا حل مطلوب ہے۔

جواب: قمریہ شمسی سال اور شمسی سال کی نوعیت اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے لیکن دنوں میں اس کی مدت نہایت ہی معمولی فرق کے ساتھ یکساں ہوا کرتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو قمریہ شمسی سال کے مہینے موسمی اور شمسی سال کے مہینوں کی طرح متعینہ موسموں میں قائم ودائم نہیں رہ سکتے۔ چوں کہ شمسی سال کی طرح قمریہ شمسی سال کی دنوں میں مدت قمری سال کی دنوں میں مدت سے تقریباً گیارہ دن زیادہ ہوتی ہے، اس لیے کوئی ۳۲ قمریہ شمسی اور شمسی سالوں کے قمری سال ۳۳ ہوا کرتے ہیں۔ چوں کہ قمری سال، قمریہ شمسی سال سے چھوٹا ہوتا ہے، اس لیے اگر کسی واقعہ کی توقیت دونوں تقاویم میں ہوئی ہو تو جس توقیت میں قمری مہینے اور سال آگے بڑھتے ہوئے یعنی زیادہ نظر آئیں تو وہ قمری تقویم کی توقیت ہوگی اور جس توقیت میں مہینے اور سال پیچھے ہٹتے ہوئے نظر آئیں تو وہ قمریہ شمسی توقیت ہوگی۔ پس غزوۂ بدر اولیٰ کی توقیت میں مہینہ جمادی الاخریٰ ۲ ہجری آگے بڑھتا ہوا، اور ربیع الاول ۲ ہجری اس سے پیچھے نظر آ رہا ہے لہٰذا ابن حبیب بغدادی کی بیان کردہ توقیت خالص قمری تقویم کی ہوئی ابن سعد اور واقدی کی توقیت قمریہ شمسی تقویم کی دکھائی دے رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں ۱۲ جمادی الاخریٰ ۲ ہجری کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ تحویلی قواعد کی روشنی میں معلوم کرنی چاہیے: (۵ × ۲۹٫۵) + ۱۱ = ۱۵۸٫۵ دن، (۱۵۸٫۵ تقسیم ۳۵۴) + ۲ = ۲٫۴۴۷۷۴۰۱، (۲٫۴۴۷۷۴۰۱ × ٫۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۲۳٫۹۴۴، (٫۶۴۴ × ۳۶۵) = ۳۴۴٫۵۶ = ۳۴۵ دن = ۱۱ دسمبر ۶۲۳ عیسوی جیولین۔ چوں کہ قمریہ شمسی تقویم میں

محرم کا مہینہ عیسوی ستمبر کے مقابل ہوا کرتا ہے اور چوں کہ ۲ ہجری کے مقابل عبرانی تقویم کا سال مکبوس (تیرہ مہینوں والا سال) تھا، لہٰذا ۲ ہجری قمریہ شمسی بھی مکبوس سال ہوا۔ اس لیے قمریہ شمسی مہینوں کی عیسوی مہینوں کے ساتھ چال یوں ہوگی:

عیسوی مہینے	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
قمریہ شمسی مہینے	محرّم	محرّم (کبیسہ)	صفر	ربیع الاول

دیکھیے ۱۲ جمادی الاخریٰ ۲ ہجری قمری کی تاریخ، قمریہ شمسی تقویم میں ۱۲ ربیع الاول ۲ ہجری قمریہ شمسی ہوگئی۔ پس ہمارا یہ خیال مذکورہ حسابی عمل سے بالکل درست ثابت ہوا کہ ابن سعد اور واقدی نے غزوۂ بدر اولیٰ کی توقیت قمریہ شمسی تقویم میں اور ابن حبیب بغدادی نے خالص قمری تقویم میں کی ہے، لہٰذا کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ وھوالمطلوب

سوال نمبر۲

مکبوس (تیرہ مہینوں والے) سالوں کو معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یکم محرم ۱ ہجری قمری کو جیولین عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تھی۔ یعنی ہجری تقویم کے آغاز سے پہلے ۶۲۱ عیسوی سال گزر چکے تھے۔ چوں کہ قمریہ شمسی اور شمسی سال کی دنوں میں مدت نہایت ہی معمولی فرق سے یکساں ہوتی ہے اس لیے دورِ نبوی کے کسی بھی قمریہ شمسی ہجری سال میں ۶۲۱ جمع کرنے سے اس قمریہ شمسی ہجری سال کے مقابل عیسوی سال برآمد ہوگا۔ چناں چہ (مثلاً) ۲ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی سال (۲ + ۶۲۱) = ۶۲۳ عیسوی جیولین ہوا۔ چوں کہ عربوں کا قمریہ شمسی محرم زیادہ تر عیسوی سال کے مہینے ستمبر کی تواریخ کے مقابل ہوا کرتا تھا، لہٰذا سال ۲ ہجری قمریہ شمسی ستمبر ۶۲۳ عیسوی جیولین سے شروع ہو کر اگست ۶۲۴ عیسوی پر ختم ہوا۔ یعنی ۲ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی سال ۶۲۳-۶۲۴ عیسوی جیولین تھا۔ عیسوی سال کو ۱۹ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیا جائے اور اس باقی ماندہ عدد سے مزید ایک عدد کم کیا جائے۔ اس عمل سے حاصل ہونے والا عدد اگر ۳، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۷ ہو تو اس عیسوی سال کے مقابل جو قمریہ شمسی ہجری سال ہوگا وہ مکبوس (تیرہ مہینوں والا) سال ہوگا۔ اس مثال میں عیسوی سال ۶۲۳ کو ۱۹ پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ''۱۵'' ہوا۔ اس سے مزید ایک کم کیا تو حاصل تفریق (۱۵-۱) = ۱۴ ہوا۔ چودھواں سال مکبوس سال ہوتا ہے، لہٰذا سال ۲ ہجری قمریہ شمسی مکبوس سال تھا۔ اگر عیسوی سال کو ۱۹ پر تقسیم کرنے سے تقسیم پوری ہو جائے تو باقی ماندہ عدد ۱۹ ہی سمجھا جائے گا اور اس سے حسبِ قاعدہ

ایک کم کرنے سے سال نمبر (۱۹-۱) = ۱۸ ہوگا۔ اگر عیسوی سال کو ۱۹ پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ایک ہو تو حسبِ قاعدہ سال نمبر (۱-۱) = صفر ہوا، اسے ۱۹ ہی سمجھا جائے گا۔ انیسواں سال بھی مکبوس (تیرہ مہینوں والا) سال ہی ہوتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ متعلقہ عیسوی سال میں ۳۷۶۱ جمع کر کے حاصل جمع کو ۱۹ پر تقسیم کیا جائے۔ تقسیم کے اس عمل سے اگر باقی ماندہ عدد ۳، ۶، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۷ ہو یا تقسیم پوری ہو جائے تو یہ عبرانی سال اور اس کے مقابل قمریہ شمسی ہجری سال مکبوس ہوگا۔ یاد رہے کہ عیسوی سال میں ۳۷۶۱ جمع کیے جائیں تو وہ یہودیوں کی عبرانی (Hebrew) تقویم کا عبرانی سال ہو جاتا ہے۔ اوپر والی مثال میں سال ۲ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی سال ۶۲۳ عیسوی جیولین برآمد ہوا تھا۔ اس میں ۳۷۶۱ جمع کرنے سے عبرانی سال (۶۲۳ + ۳۷۶۱) = ۴۳۸۴ خلیقہ ہوا۔ ۴۳۸۴ کو ۱۹ پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت ۲۳۰، اور باقی ماندہ عدد ۱۴ ہوا جو مکبوس سال ہوا کرتا ہے یعنی ۴۳۸۴ خلیقہ، عبرانی تقویم کے ۱۹ سالہ ادوار کے اعتبار سے ۲۳۱ ویں دور کا چودھواں سال تھا۔ چودھواں سال مکبوس ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ طریقے سے مدنی دور نبوی کے دس قمریہ شمسی ہجری سالوں میں سال ہائے ۲، ۵، ۷، ۱۰ ہجری قمریہ شمسی مکبوس (تیرہ مہینوں والے) سال برآمد ہوتے ہیں باقی ماندہ چھے سال غیر مکبوس (بارہ مہینوں والے) سال تھے۔

سوال نمبر ۳:

غزوۂ غطفان (غزوۂ ذی امر) ابن سعد اور واقدی کے نزدیک ربیع الاول ۳ ہجری کا لیکن ابن اسحاق کے نزدیک اواخر ذی الحجہ ۲ ہجری کا غزوہ ہے۔ اس توقیتی اختلاف کو تحویلی قواعد کی رو سے دور کیا جائے۔

جواب: یہاں ذی الحجہ ۲ ہجری پیچھے ہٹتا ہوا یعنی کم عدد کا سال نظر آتا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں ربیع الاول ۳ ہجری آگے بڑھتا ہوا یعنی زیادہ عدد کا سال دکھائی دے رہا ہے۔ پس زیادہ عدد کی دکھائی دینے والی توقیت خالص قمری تقویم کی معلوم ہو رہی ہے۔ ہم تحویلی قواعد کی رو سے یکم ربیع الاول ۳ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۲ × ۲۹٫۵) = ۵۹ قمری دن، (۵۹ تقسیم ۳۵۴) + ۳ = ۳٫۱۶۶۶۶۶۶، (۳٫۱۶۶۶۶۶۶ × ۹۷۰۲۰۴٫) + ۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۲۴٫۶۴۱۵۱، ۶۲۴، (۶۴۱۵۱٫ × ۳۶۶) = ۲۳۴٫۷ = ۲۳۵ دن = ۲۲ اگست ۶۲۴ عیسوی جیولین، اب اگر ہم عیسوی ستمبر کو محرم قمریہ شمسی کے مقابل رکھتے ہوئے آگے چلتے جائیں تو اگست کا مہینہ ٹھیک ذی الحجہ کے ہی مقابل ہوگا۔ اس سے بہ خوبی

ثابت ہوگیا کہ ابن اسحاق نے اس غزوے کو جو اواخر ذی الحجہ ۲ ہجری کا واقعہ قرار دیا ہے تو یہ قمریہ شمسی توقیت ہے جس کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ ربیع الاول ۳ ہجری قمری تھا۔ یعنی ابن اسحاق کے برعکس ابن سعد اور واقدی کی توقیت خالص قمری تقویم کی ہے۔ مقابل عیسوی مہینہ اگست ۶۲۴ عیسوی جیولین تھا، لہٰذا کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔ وھوالمطلوب۔

سوال نمبر ۴

سریہ زید بن حارثہ (مہم قرد) ابن اسحاق کے نزدیک غزوۂ بدر سے چھ ماہ بعد ربیع الاول ۳ ہجری کا لیکن واقدی کے نزدیک یکم جمادی الاخریٰ ۳ ہجری کا سریہ ہے۔ تحویلی قواعد کی روشنی میں توقیتی اختلاف کا ازالہ مطلوب ہے۔

جواب: جمادی الاخریٰ ۳ ہجری کا مہینہ، ربیع الاول ۳ ہجری کے مقابلے میں آگے بڑھتا ہوا یعنی زیادہ دکھائی دے رہا ہے۔ پس یہ خالص قمری تقویم کا ہونا چاہیے۔ یکم جمادی الاخریٰ ۳ ہجری قمری کے مقابل ہم تحویلی قواعد کی مدد سے جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۲۹٫۵ × ۵) = ۱۴۷٫۵ قمری دن، (۱۴۷٫۵ تقسیم ۳۵۴) + ۳ = ۳٫۱۴۶۶۶۶۶، (۳٫۱۴۶۶۶۶۶ × ٫۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۲۴٫۸۸۴۰۶، (٫۸۸۴۰۶ × ۳۶۶) = ۳۲۳٫۵۶ = ۳۲۴ عیسوی دن = ۱۹ نومبر ۶۲۴ عیسوی جولین۔ عیسوی ستمبر کو اگر محرم قمریہ شمسی کے مقابل رکھا جائے تو ظاہر ہے کہ عیسوی نومبر کا مہینہ ربیع الاول قمریہ شمسی کے مقابل ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ ابن اسحاق نے جو اس سریے کو ربیع الاول ۳ ہجری کا سریہ قرار دیا ہے تو یہ قمریہ شمسی توقیت ہے۔ اس کے مقابلے میں واقدی نے جو اسے یکم جمادی الاخریٰ ۳ ہجری کا واقعہ قرار دیا ہے تو یہ خالص قمری تقویم کی توقیت ہے۔ مقابل عیسوی تاریخ ۱۹ نومبر ۶۲۴ عیسوی جیولین تھی، لہٰذا کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ وھوالمطلوب۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ربیع الاول ۳ ہجری قمریہ شمسی سے چھے مہینے پہلے والا غزوہ بدر کا رمضان ۲ ہجری بھی قمریہ شمسی تقویم کا رمضان تھا۔

سوال نمبر ۵

سانحۂ رجیع کو ابن سعد اور واقدی نے صفر ۴ ہجری کا اور ابن حبیب بغدادی نے نیز اپنے دوسرے قول کے مطابق واقدی نے بھی اسے ذی قعدہ ۳ ہجری کا واقعہ قرار دیا ہے۔ اس توقیتی تضاد کو تحویلی قواعد کی روشنی میں دور کیا جائے۔

جواب: یہاں صفر ۴ ہجری قمری کا مہینہ، ذی قعدہ ۳ ہجری سے آگے بڑھتا ہوا یعنی زیادہ عدد کا

دکھائی دے رہا ہے، لہٰذا اسے خالص قمری تقویم کا ہونا چاہیے۔ ہم تحویلی قواعد کی روشنی میں یکم، صفر ۴ ہجری قمری کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۵ء ۲۹ تقسیم ۳۵۴) +۴ = ۴ء۰۸۳۳۳۳۳، (۴ء۰۸۳۳۳۳۳ × ۹۷۰۲۰۴ء) + ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۶۲۵ء۵۳۰۸۶، (۵۳۰۸۶ء × ۳۶۵) = ۱۹۳ء۷ = ۱۹۴ عیسوی دن = ۱۳ جولائی ۶۲۵ عیسوی جیولین۔ اگر عیسوی ستمبر کو محرم قمریہ شمسی کے مقابل رکھتے ہوئے آگے چلیں تو ظاہر ہے کہ جولائی کا مہینہ ٹھیک ذی قعدہ قمریہ شمسی کے مقابل ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ ابن حبیب بغدادی نے اسے جو ذی قعدہ ۳ ہجری کا سانحہ قرار دیا ہے تو یہ قمریہ شمسی توقیت ہے۔ اس کے مقابل ابن سعد اور واقدی کا اسے صفر ۴ ہجری کا سانحہ قرار دینا خالص قمری تقویم کی توقیت ہے۔ مقابل عیسوی مہینہ جولائی ۶۲۵ عیسوی جیولین کا تھا۔ پس کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ وھوالمطلوب

سوال نمبر ۶

سانحۂ رجیع کے بعد سانحۂ بئر معونہ پیش آیا۔ اس کا مہینہ بھی اہل سیر نے صفر ۴ ہجری ہی بیان کیا ہے۔ یہ صفر ۴ ہجری کون سی تقویم کا ہے؟

جواب: سانحۂ بئر معونہ کا صفر ۴ ہجری یقیناً قمریہ شمسی تقویم کا ہے۔ اگر اسے خالص قمری تقویم کا قرار دیا جائے تو اہل سیر نے سانحۂ رجیع کی جو جزئیات بیان کی ہیں انہیں عقلاً محال ٹھہرانا ہوگا۔ واقدی اور ابن ہشام نے سانحہ رجیع کے احوال میں یہ بھی لکھا ہے کہ قریش مکہ نے حضرت خبیبؓ کو حرمت والے مہینوں میں قید میں رکھا تھا جب یہ حرمت والے مہینے ختم ہوئے تو انہوں نے آپ کو مصلوب کیا۔ اب اگر سانحۂ رجیع اور سانحہ بئر معونہ دونوں کے حوادث کو خالص قمری تقویم کے مہینے صفر ۴ ہجری قمری کے واقعات قرار دیا جائے تو ایک سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ صفر سے جمادی الاخریٰ تک کے پانچ مہینے حرمت والے نہیں بل کہ ان کے بعد رجب کا مہینہ حرمت والا ہے تو قریش مکہ صفر سے جمادی الاخریٰ تک کے مہینوں میں کسی بھی وقت حضرت خبیبؓ کو مصلوب کر سکتے تھے تو انہوں نے کون سے حرمت والے مہینوں کی حرمت کو ملحوظ رکھا تھا؟ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے رجب کے مہینے کی حرمت کو ملحوظ رکھا ہو تو حرمت والا یہ مہینہ ایک ہے اس کے بعد شعبان، رمضان اور شوال کے مہینے حرمت والے مہینوں میں شامل نہیں۔ ادھر اہل سیر نے صرف ایک حرمت والے مہینے کی بات نہیں کی بل کہ یہ لکھا ہے کہ حضرت خبیبؓ کو حرمت والے مہینوں میں قید میں رکھا گیا تھا۔ تیسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل سیر نے یہ بھی لکھا ہے کہ سانحہ رجیع اور سانحہ بئر معونہ دونوں حوادث کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے میں ایک ہی رات میں پہنچی تھی۔ اس کا

مطلب تو یہ ہوا کہ حضرت خبیبؓ کو صفر ۴ ہجری میں قید میں رکھا گیا اور قید میں کئی مہینے گزارنے کے بعد جب وہ قریش مکہ کے ہاتھوں مصلوب ہوئے تو مہینہ پھر بھی صفر ۴ ہجری ہی تھا، کیوں کہ اہل سیر نے سانحۂ بئر معونہ کا یہی مہینہ بیان کیا ہے، حال آں کہ یہ عقلاً محال ہے اور اس صورت میں یہ بھی کیسے ممکن ہے کہ ان دونوں حوادث کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی رات میں پہنچی ہو؟۔ ان اشکالات سے بچنے کے لیے متاخرین سیرت نگاروں نے متقدین کے بیان کردہ اس اہم تاریخی جزیے کو اپنی طرف سے کوئی وجہ بتائے بغیر اور اپنے قارئین کو باخبر کیے بغیر بدل ڈالا کہ حضرت خبیبؓ حرمت والے مہینوں میں قریش مکہ کی قید میں رہے تھے۔ انہوں نے نہ صرف ''حرمت والے مہینوں'' کا تذکرہ ہی گول کر دیا بل کہ مہینوں کی بہ جائے یہ لکھا کہ قریش مکہ نے صرف چند روز کے لیے حضرت خبیبؓ کو قید میں رکھا تھا۔ مثلاً علامہ شبلی نعمانیؒ، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ، مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ وغیرہ حضرات نے سیرت پر اپنی کتب میں یہی لکھا ہے۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے لکھا ہے کہ سانحہ رجیع صفر ۴ ہجری میں ہوا اور تا انقضائے ماہِ حرام حضرت خبیبؓ قریشِ مکہ کی قید میں رہے۔ لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ صفر کا مہینہ تو حرمت والا نہیں تو قریش نے حضرت خبیبؓ کو کون سے حرمت والے مہینے میں محبوس رکھا تھا؟ نیز اہل سیر نے ایک مہینے کا نہیں بل کہ حرمت والے مہینوں کا ذکر کیا ہے۔ یہاں اصل حقیقت یہ ہے کہ سانحہ رجیع کا صفر ۴ ہجری خالص قمری تقویم کا ہے، جس کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ ذی قعدہ ۳ ہجری قمریہ شمسی تھا جیسا کہ ہم ابھی اوپر سوال نمبر ۵ کے جواب میں واضح کر چکے ہیں کہ ابن حبیب بغدادی نے سانحہ رجیع کا یہی مہینہ بیان کیا ہے قریش مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی۔ انہوں نے ذی قعدہ، ذی الحجہ ۳ ہجری قمریہ شمسی اور اس کے بعد محرم ۴ ہجری قمریہ شمسی میں حضرت خبیبؓ کو قید میں رکھا۔ پھر صفر ۴ ہجری قمریہ شمسی میں انہیں مصلوب کیا۔ متعلقہ عیسوی، قمری اور قمریہ شمسی مہینوں کی چال یوں ہے:

قمری مہینے	صفر ۴ ہجری	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ
قمریہ شمسی مہینے	ذی قعدہ ۳ ہجری	ذی الحجہ	محرم ۴ ہجری	صفر ۴ ہجری
عیسوی مہینے	جولائی ۶۲۵ عیسوی	اگست	ستمبر	اکتوبر

یوں سانحہ رجیع ذی قعدہ ۳ ہجری قمریہ شمسی مطابق صفر ۴ ہجری قمری مطابق جولائی ۶۲۵ عیسوی جیولین کا اور سانحہ بئر معونہ صفر ۴ ہجری قمریہ شمسی مطابق جمادی الاولیٰ ۴ ہجری قمری مطابق اکتوبر ۶۲۵ عیسوی جیولین کا واقعہ ہے۔ پس تمام اشکالات کالعدم ہوئے۔ وھو المطلوب

سوال نمبر ۷

رجیع اور بئر معونہ کے حوادث کی مذکورہ بالا توقیت سے توقیتی مباحث میں ہماری کیا رہ نمائی ہوتی ہے؟

جواب: ان حوادث کی صحیح توقیت سے متعدد نہایت ہی اہم باتیں معلوم ہوئیں۔

پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ مہینوں کے نام مشترک ہونے کے باوجود قمریہ شمسی اور قمری تقاویم کی نوعیت ایک دوسرے سے یک سر مختلف ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ دور جاہلیت اور دور رسالت میں اہل مکہ کی تقویم ہرگز قمری تقویم نہیں تھی بل کہ قمریہ شمسی تقویم تھی۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس دور میں حرمت والے مہینے (رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم) قمری تقویم کے نہیں بل کہ قمریہ شمسی تقویم کے ملحوظ رکھے جاتے تھے۔

چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ جب قریش مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی تو جس رجب میں وہ عمرہ (حج اصغر) اور جس ذی الحجہ میں وہ حج (حج اکبر) کیا کرتے تھے تو رجب اور ذی الحجہ کے یہ مہینے قمریہ شمسی تقویم کے ہوا کرتے تھے۔

پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ابرھہ والی یمن جس ذی الحجہ میں یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ عرب خانہ کعبہ کا حج اور طواف کرنے کی بہ جائے اس کے حکم کی تعمیل میں صنعا میں اس کے تعمیر کرائے ہوئے نہایت ہی خوب صورت کلیسا کا حج اور طواف کریں گے تو یہ ذی الحجہ یقیناً (پھر دہرائیے) یقیناً قمریہ شمسی تقویم کا تھا۔

چھٹی بات یہ معلوم ہوئی کہ جب عربوں نے اس کے بنائے ہوئے کلیسا کا حج اور طواف نہ کیا بل کہ قمریہ شمسی تقویم کی حفاظت کرنے والے قبیلے بنو کنانہ کے ایک فرد نے اس کلیسا کو نجاست سے آلودہ کر دیا تو ابرھہ نے مغلوب الغضب ہو کر جس محرم میں مکے پر ناکام لشکر کشی کی تو یہ محرم بھی یقیناً قمریہ شمسی تقویم کا ہی تھا کیوں کہ ذی الحجہ قمریہ شمسی کے متصلاً بعد آنے والا مہینہ لامحالہ قمریہ شمسی تقویم کا ہی ہو سکتا ہے۔

ساتویں بات یہ معلوم ہوئی کہ اس محرم قمریہ شمسی کے متصلاً بعد آنے والے صفر اور ربیع الاول کے مہینے بھی لازماً قمریہ شمسی تقویم کے ہی ہوئے۔ اسی ربیع الاول قمریہ شمسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ ہوئی یعنی یہ ربیع الاول ہرگز قمری تقویم کا نہیں بل کہ قمریہ شمسی تقویم کا تھا۔

آٹھویں بات یہ معلوم ہوئی کہ رجیع اور بئر معونہ کے حوادث سے یہ جو معلوم ہو رہا ہے کہ صفر قمری اور صفر قمر یہ شمسی میں صرف نام ہی مشترک ہے ورنہ دونوں کی نوعیت ایک دوسرے، سے یک سر مختلف ہے، بعینہ اسی طرح ربیع الاول قمری اور ربیع الاول قمر یہ شمسی دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہماری موجودہ ہجری تقویم خالص قمری تقویم ہے۔ اس کے ربیع الاول کا قمر یہ شمسی تقویم کے ربیع الاول سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نویں بات یہ معلوم ہوئی کہ جب حجۃ الوداع کے موقع پر قمر یہ شمسی تقویم ہمیشہ کے لیے منسوخ اور خالص قمری ہجری تقویم ہمیشہ کے لیے بہ حال اور محفوظ کر دی گئی تو جس ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا وہ خالص قمری تقویم کا ربیع الاول تھا اور آپ کی اس دارِ فانی سے عالم بقا کی جانب رحلت کا یہ مہینہ صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم الرضوان کے لیے انتہائی رنج والم اور نا قابل بیان غم واندوہ کا مہینہ تھا۔ اسے غلطی سے ولادت کا مہینہ سمجھ کر اس میں جشنِ ولادت منانا، مسرت و شادمانی کے اظہار کے لیے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرنا نہایت ہی افسوس ناک بے خبری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی توہین و دل آزاری اگر بے خبری اور لاعلمی سے بھی ہو تو بھی ہرگز ہرگز باعث سعادت و برکت نہیں ہو سکتی۔ ربنا لا تو اخذنا ان نسینا او اخطأنا۔ اگر سب کچھ جان لینے اور پہچان لینے کے باوجود کیا جائے تو یقیناً موجب شقاوت ہے۔

دسویں بات یہ معلوم ہوئی کہ تاریخی جزئیات گو دین میں شامل نہیں لیکن جب انہیں دین میں ناحق شامل کر دیا جائے تو غلط تاریخی جزئیات کی تحقیق مسلمانوں پر فرضِ عین نہیں تو فرضِ کفایہ تو ضرور ہے۔

گیارہویں بات یہ معلوم ہوئی کہ جس طرح صفر ۴ ہجری قمر یہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ جمادی الاولیٰ ۴ ہجری قمری تھا اسی طرح حسابی قواعد سے یقینی ثبوت اس امر کا فراہم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے ربیع الاول قمر یہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ رمضان المبارک قمری تھا۔ حسابی قواعد سے ہم اس کی وضاحت آئندہ سطور میں ان شاء اللہ العزیز سوال نمبر ۱۳ کے جواب میں کریں گے۔

بارہویں بات یہ معلوم ہوئی کہ جب قمر یہ شمسی مہینوں کا تقابل خالص قمری مہینوں سے کیا جائے گا تو بعض مواقع پر دونوں تقاویم کے مہینوں کا ہی مختلف ہونا ظاہر نہیں ہوگا بل کہ سال بھی مختلف ہو سکتے ہیں مثلاً اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ صفر ۴ ہجری قمری کے مقابل قمر یہ شمسی مہینہ ذی قعدہ ۳ ہجری قمر یہ شمسی تھا۔

سوال نمبر ۸

غزوہ بدرالموعد کو ابن حبیب بغدادی نے یکم شعبان ۴ ہجری کا لیکن ابن سعد اور واقدی نے یکم ذی قعدہ ۴ ہجری کا غزوہ قرار دیا ہے۔ تحویلی قواعد کے ذریعہ اس توقیتی اختلاف کو دور کیا جائے۔

جواب: یہاں یکم ذی قعدہ ۴ ہجری کا مہینہ یکم شعبان ۴ ہجری کی نسبت آگے بڑھتا ہوا یعنی زیادہ نظر آتا ہے پس یہ خالص قمری تقویم کا مہینہ ہونا چاہیے۔ یکم ذی قعدہ ۴ ہجری قمری کے مقابل ہم عیسوی جیولین کی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۱۰×۲۹ء۵)=۲۹۵ قمری دن، (۲۹۵ تقسیم ۳۵۴)+۴=۴ء۸۳۳۳۳۳۳، (۴ء۸۳۳۳۳۳۳×ء۹۷۰۲۰۴)+۶۲۱ء۵۶۹۲=۶۲۶ء۲۵۸۵۱، (ء۲۵۸۵۱×۳۶۵)=۹۴ء۳=۹۴ عیسوی دن = ۴ اپریل ۶۲۶ عیسوی جیولین۔ اگر عیسوی ستمبر کو محرم قمریہ شمسی کے مقابل رکھتے ہوئے ہم آگے چلتے جائیں تو اپریل کا مہینہ قمریہ شمسی مہینے شعبان کے مقابل ہوگا۔ پس ابن حبیب بغدادی نے اسے جو یکم شعبان ۴ ہجری کا غزوہ قرار دیا ہے تو یہ قمریہ شمسی توقیت ہے جس کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ یکم ذی قعدہ ۴ ہجری قمری تھی جو ابن سعد اور واقدی نے بیان کی ہے۔ مقابل عیسوی تاریخ ۴ اپریل ۶۲۶ عیسوی جیولین تھی۔ یوں توقیتی اختلاف باقی نہیں رہتا۔ وھوالمطلوب

سوال نمبر ۹

ابن سعد اور واقدی نے سریہ کرز بن جابر فہری کو شوال ۶ ہجری کا لیکن ابن اسحاق نے جمادی الاخریٰ ۶ ہجری کا واقعہ قرار دیا ہے۔ تحویلی قواعد کی روشنی میں اس توقیتی اختلاف کا حل مطلوب ہے۔

جواب: یہاں شوال ۶ ہجری کا مہینہ جمادی الاخریٰ ۶ ہجری کی نسبت آگے بڑھتا ہوا یعنی زیادہ نظر آرہا ہے پس یہ خالص قمری تقویم کا ہونا چاہیے۔ ہم یکم شوال ۶ ہجری قمری کے مقابل عیسوی جیولین تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۹×۲۹ء۵)=۲۶۵ء۵ قمری دن، (۲۶۵ء۵ تقسیم ۳۵۴)+۶=۶ء۷۵، (۶ء۷۵×ء۹۷۰۲۰۴)+۶۲۱ء۵۶۹۲=۶۲۸ء۱۱۸۰۷، (ء۱۱۸۰۷×۳۶۶)=۴۳ء۲=۴۳ عیسوی دن = ۱۲ فروری ۶۲۸ عیسوی جیولین۔ اگر عیسوی ستمبر کو محرم قمریہ شمسی کے مقابل رکھا جائے تو تقابلی چال میں فروری کا مہینہ قمریہ شمسی تقویم کے مہینے جمادی الاخریٰ کے مقابل ہوتا ہے۔ پس ابن اسحاق نے اس سریے کا مہینہ جو جمادی الاخریٰ ۶ ہجری بیان کیا ہے تو یہ قمریہ شمسی تقویم کا ہے، جس کے مقابلے میں خالص قمری تقویم کا مہینہ شوال ۶ ہجری تھا جو ابن سعد اور واقدی نے بیان کیا ہے، مقابل عیسوی مہینہ فروری ۶۲۸ عیسوی جیولین تھا۔ پس کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ وھوالمطلوب

سوال نمبر ۱۰

غزوۂ خیبر کا مہینہ ابن اسحاق اور ابن ہشام نے محرم ۷ ہجری کا لیکن ابن سعد اور واقدی نے جمادی الاولیٰ ۷ ہجری کا بیان کیا ہے۔ تحویلی قواعد کی رو سے اس اختلاف کو دور کیا جائے۔

جواب: یہاں جمادی الاولیٰ ۷ ہجری کا مہینہ محرم ۷ ہجری کی نسبت آگے بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے پس یہ خالص قمری تقویم کا ہونا چاہیے۔ ہم یکم جمادی الاولیٰ ۷ ہجری قمری کے مقابل عیسوی جیولین، تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۲۹٫۵×۴)=۱۱۸ قمری دن، (۱۱۸ تقسیم ۳۵۴)+۷ = ۷٫۳۳۳۳۳۳۳، (۷٫۳۳۳۳۳۳۳×٫۹۷۰۲۰۴)+۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۲۸٫۶۸۴۰۲، ۶۲۸، (٫۶۸۴۰۲×۳۶۶) = ۲۵۰٫۳ = ۲۵۰ عیسوی دن = ۶ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین۔ ہم اوپر یہ بارہا لکھتے اور ثابت کرتے چلے آ رہے ہیں کہ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کا محرم عیسوی تقویم کے مہینے ستمبر کے مقابل ہوا کرتا تھا۔ مذکورہ حسابی عمل سے بھی اس کی بھرپور تصدیق و تائید ہو رہی ہے۔ پس ابن اسحٰق، ابن ہشام اور اسی طرح ابن حبیب بغدادی نے غزوۂ خیبر کو جو محرم ۷ ہجری کا غزوہ قرار دیا ہے تو یہ قمریہ شمسی تقویم کا محرم ہے جس کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری قمری تھا جو ابن سعد اور واقدی نے بیان کیا ہے۔ عیسوی مہینہ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین تھا۔ یوں کوئی توفیقی اشکال باقی نہ رہا۔ وھو المطلوب

سوال نمبر ۱۱

کسریٰ شاہ ایران خسرو پرویز کے اپنے بیٹے کے ہاتھوں قتل کی تاریخ ابن کثیر اور زرقانی وغیرہ اہل سیر نے ۱۰ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری لکھی ہے۔ لیکن ابن کثیرؒ نے البدایۃ والنھایۃ میں یہ بھی لکھا ہے کہ بعض شعراء کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کسریٰ کا قتل حرمت والے مہینے میں ہوا تھا۔ اس اختلاف کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ابھی اوپر سوال نمبر ۱۰ کے جواب میں واضح ہو چکا ہے کہ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری قمری کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ محرم ۷ ہجری قمریہ شمسی تھا اور عیسوی مہینہ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین تھا۔ ان دنوں حرمت والے مہینے قمریہ شمسی تقویم ہی کے ملحوظ رکھے جاتے تھے۔ پس کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ وھو المطلوب

سوال نمبر ۱۲

۱۰ ہجری میں یمن کی جانب دو سرایا روانہ کیے گئے۔ ایک کے امیر حضرت علیؓ بن ابی طالب اور

دوسرے کے امیر حضرت خالدؓ بن ولید تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ اگر جنگ کی نوبت آ جائے تو دونوں لشکروں کی کمان حضرت علیؓ سنبھالیں گے۔ اہل سیر کے مطابق سریہ علیؓ بن ابی طالب رمضان ۱۰ ہجری میں اور سریہ خالدؓ بن ولید ربیع الاول ۱۰ ہجری میں روانہ کیا گیا تھا۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر دونوں سرایا کی روانگی میں کوئی چھ ماہ کا فرق ہو تو جنگ کی صورت میں یہ دونوں لشکر یک جا کیسے ہو سکتے تھے؟

جواب: یہ محض دو تقویمی التباس ہے۔ رمضان ۱۰ ہجری کا مہینہ، ربیع الاول ۱۰ ہجری کی نسبت آگے بڑھتا ہوا یعنی زیادہ نظر آ رہا ہے پس یہ خالص قمری تقویم کا ہونا چاہیے۔ ہم یکم رمضان ۱۰ ہجری قمری کے مقابل عیسوی جیولین تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۸ × ۲۹٫۵) = ۲۳۶ قمری دن، (۲۳۶ تقسیم ۳۵۴) + ۱۰ = ۱۰٫۶۶۶۶۶۶۶، (۱۰٫۶۶۶۶۶۶۶) × ۰٫۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۳۱٫۹۱۸۰۴، (۰٫۹۱۸۰۴ × ۳۶۵) = ۳۳۵٫۰۸ = یکم دسمبر ۶۳۱ عیسوی جیولین۔ سال ۱۰ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی سال (۱۰ + ۶۲۱) = ۶۳۱ عیسوی جیولین تھا۔ اسے ۱۹ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیا تو باقی ماندہ عدد ''۴'' ہوا یعنی حسبِ قواعد یہ انیس سالہ عبرانی دور کا (۴-۱) = ۳ یعنی تیسرا سال تھا جو مکبوس سال ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ہم نے قمریہ شمسی تقویم کے مکبوس سالوں کو معلوم کرنے کا طریقہ اوپر سوال نمبر ۲ کے جواب میں بیان کیا ہے۔ عیسوی ستمبر کو محرم قمریہ شمسی کے اور اکتوبر کو محرم کبیسہ کے مقابل رکھا جائے تو اس تقابلی چال میں دسمبر کا مہینہ قمریہ شمسی تقویم کے مہینے ربیع الاول کے مقابل ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت خالدؓ بن ولید کے سرایا کی روانگی کا ایک ہی مہینہ ہے۔ خالص قمری تقویم کے اعتبار سے مہینہ رمضان المبارک ۱۰ ہجری قمری اور قمریہ شمسی تقویم کے لحاظ سے مہینہ ربیع الاول ۱۰ ہجری قمریہ شمسی تھا۔ یوں کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ وھو المطلوب۔

سوال نمبر ۱۳

آپ نے مدنی دور کے بعض اہم واقعات سے متعلق تحویلی قواعد وکلیات کی روشنی میں توقیتی اشکالات کو دور کیا ہے۔ یہ ایسے واقعات ہیں جن کی توقیت اہل سیر ومغازی میں سے کسی نے قمریہ شمسی تقویم میں اور کسی نے خالص قمری تقویم میں کی ہے۔ کیا مکی دور کے کسی اہم واقعے کی توقیت بھی دونوں تقاویم میں ہوئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو متعلقہ توقیتی تضاد کو تحویلی قواعد کی رو سے دور کیا جائے۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کی توقیت بھی دونوں تقاویم (قمریہ شمسی اور

قمری) میں ہوئی ہے۔ بارہا یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی اور تمام عرب قبائل کا حج اور عمرہ اسی قمریہ شمسی تقویم کے ذی الحجہ اور رجب کے مہینوں میں ہوا کرتا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاچکا ہے کہ یمن کے عیسائی حکمران کا مکہ مکرمہ پر ناکام حملہ محرم قمریہ شمسی میں ہوا تھا۔ مشہور ترین قول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اس حملے کے پچاس روز بعد ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی، لہٰذا یہ ربیع الاول بھی قمریہ شمسی تقویم کا ہی تھا۔ آپ کے انتقال کا عیسوی سال بالاتفاق ۶۳۲ عیسوی جیولین ہے۔ یہ بھی بارہا مذکور ہو چکا ہے کہ قمریہ شمسی اور شمسی سال کی دنوں میں مدت انتہائی معمولی فرق کے ساتھ یک ساں ہوا کرتی ہے، کیوں کہ قمریہ شمسی تقویم میں ۱۹ سالہ دور میں سات سال تیرہ تیرہ کے اور باقی بارہ سال بارہ بارہ ماہ کے لیے جاتے ہیں۔ یوں ۱۹ قمریہ شمسی سالوں کی دنوں میں مدت (۱۹×۳۶۷۰۶ء ۳۵۴) + (۷×۲۹٫۵۳۰۵۸۹)= ۶۸۸۲ء۶۹۳۹ دن ہوئی۔ انہیں ۱۹ پر تقسیم کیا تو قمریہ شمسی سال کی فی سال اوسط مدت (۶۸۸۲ء۶۹۳۹ تقسیم ۱۹)= ۲۴۶۷۴ء۳۶۵ دن ہوئی۔ جب کہ جیولین عیسوی سال کی فی سال اوسط مدت ۲۵ء۳۶۵ دن ہوتی ہے۔ یعنی عیسوی سال بقدر (۲۵ء۳۶۵-۲۴۶۷۴ء ۳۶۵)= ۰۰۳۲۶ء دن = (۰۰۳۲۶ء×۲۴)= ۰۶۹ء۴ یعنی چار گھنٹے اور کوئی ۴۲ منٹ زیادہ ہوتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر قمریہ شمسی اور شمسی سال کی مدت انتہائی معمولی فرق کے ساتھ یک ساں ہوا کرتی ہے۔ چوں کہ مشہور ترین قول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۶۳ سال ہے لہٰذا عیسوی تقویم میں آپ کی ولادتِ مبارکہ کا سال (۶۳۲-۶۳)= ۵۶۹ عیسوی جیولین ہوا۔ یہ بھی بارہا ثابت ہو چکا ہے کہ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کے پہلے مہینے محرم قمریہ شمسی کی پہلی تاریخ ان دنوں جیولین عیسوی تقویم کی ۲۷ اگست سے ۲۶ ستمبر کی تواریخ کے درمیان رہا کرتی تھی۔ یعنی محرم کا بڑا حصہ عیسوی ستمبر کے مقابل ہوا کرتا تھا۔ اس لحاظ سے عام قمریہ شمسی سالوں میں محرم تا ذی الحجہ کے مہینوں کی عیسوی مہینوں کے ساتھ تقابلی چال یوں ہوا کرتی ہے۔

قمریہ شمسی مہینے	محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ	جمادی الاخریٰ	رجب
عیسوی مہینے	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ
قمریہ شمسی مہینے	شعبان	رمضان	شوال	ذی قعدہ	ذی الحجہ		
عیسوی مہینے	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست		

مذکورہ تقابلی جدول سے معلوم ہورہا ہے کہ عام قمریہ شمسی سالوں میں ربیع الاول قمریہ شمسی کا مہینہ عیسوی مہینے نومبر کے مقابل ہوا کرتا تھا۔ چوں کہ ولادتِ مبارکہ کا مہینہ ربیع الاول قمریہ شمسی تقویم کا تھا اور

ماہرین فن قمریہ شمسی تقویم کو ''مکی کیلنڈر'' کا نام دیتے ہیں اس لیے ولادتِ مبارکہ کا عیسوی مہینہ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولن ہوا۔ اس کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ معلوم کرنے کے لیے ہم یکم نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولن کو لیتے ہیں: (۳۰۴ تقسیم ۳۶۵) + ۵۶۹ = ۵۶۹٫۸۳۲۸۷، (۵۶۹٫۸۳۲۸۷ تقسیم ۹۷۰۲۰۴٫) - ۶۵۵۷٫ ۶۲۲ = - ۳۲۲۲۶٫ ۵۵، یعنی قمری سال ۵۵ قبل ہجرت رواں تھا، (-۳۲۲۲۶٫ x ۱۲) = - ۳٫۸۷۱۹۲، یعنی مثبت سمت میں قمری مہینہ (۱۲-۳) = ۹ = رمضان المبارک چل رہا تھا، (-۸۷۱۹۲٫ x ۲۹٫۵) + ۵٫ ۳۰ = ۴٫۷۷ = ۵ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اب ہم یکم نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کا دن حسب قواعد معلوم کرتے ہیں: (۵۶۸ x ۱٫۲۵) + ۳۰۵ = ۱۰۱۵ دن، (۱۰۱۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک، چوں کہ ولادتِ مبارکہ کا دن بالاتفاق سوموار ہے، لہٰذا ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کو سوموار کا دن ہوا اور اس کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ ۸ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت قمری ہوئی۔ مذکورہ بالا تفصیل سے یہ تو ظاہر ہے کہ قمریہ شمسی تاریخ ۸ ربیع الاول قمریہ شمسی ہوئی۔ اب ہمیں قمریہ شمسی سال معلوم کرنا ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ یکم محرم ۱ ہجری قمری کو عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تھی، اس لیے ہجرت سے پہلے کے عیسوی سالوں سے اگر ۶۲۲ سال منہا کیے جائیں تو قبل ہجرت قمریہ شمسی تقویم کا سال برآمد ہوگا پس ۵۶۹ عیسوی جیولین میں قبل ہجرت قمریہ شمسی سال (۵۶۹-۶۲۲) = -۵۳ یعنی ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی تھا۔ بہ الفاظ دیگر ولادتِ مبارکہ کی عیسوی تاریخ ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کے مقابل قمریہ شمسی تاریخ ۸ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی اور خالص قمری تقویم کی تاریخ ۸ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت تھی۔ دن سوموار تھا۔ مزید اطمینان کے لیے ہم تحویلی قواعد کے تحت ۸ رمضان ۵۵ قبل ہجرت کے مقابل عیسوی جیولین تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۸ x ۲۹٫۵) + ۷ = ۲۴۳ قمری دن، (۲۴۳ تقسیم ۳۵۴) - ۵۵ = -۵۴٫۳۱۳۵۶، (-۵۴٫۳۱۳۵۶ x ۹۷۰۲۰۴٫) + ۶۲۲٫۵۳۹۷ = ۵۶۹٫۸۴۴۴۷، (۸۴۴۴۷٫ x ۳۶۵) = ۳۰۸٫۲ = ۳۰۸ عیسوی دن = ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین۔ سال ۵۶۹ عیسوی جیولین کے مقابل یہودیوں کی عبرانی تقویم کا سال حسب قواعد (۵۶۹ + ۳۷۶۱) = ۴۳۳۰ خلیقہ تھا جو ۱۹ سالہ عبرانی دور کے اعتبار سے (۴۳۳۰ تقسیم ۱۹) کا حاصل قسمت = ۲۲۷، باقی ماندہ سال = ۱۷، یعنی ۲۲۸ ویں ۱۹ سالہ دور کا سترہواں سال تھا۔ سترہواں سال مکبوس (تیرہ مہینوں والا) ہوتا ہے، لہٰذا اس کے مقابل عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کا سال ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی بھی مکبوس سال تھا۔ اس سال چونکہ ابرہہ والی یمن کے حملے کا شدید خوف عربوں پر مسلط تھا، لہٰذا ایام حج میں محرم قمریہ شمسی کے بعد محرم کو مکرر لاکر کبیسہ کا مہینہ ڈالنے کا اعلان کرنے کا بنو کنانہ کے

ناسی کے لیے مناسب موقع نہیں تھا، لہٰذا کبیسہ کا مہینہ بعد میں غالباً ذی الحجہ ۵۳ قبل ہجرت کے مہینے کو مکرر لا کر ڈالا گیا تھا۔ اس لیے قمری رمضان کا مہینہ، قمریہ شمسی مہینے ربیع الاول کے مقابل رہا۔ چوں کہ قریش مکہ کی تقوم قمریہ شمسی تھی اس لیے ولادتِ مبارکہ کا مہینہ اگر ربیع الاول مشہور و معروف ہوگیا تو ربیع الاول کی یہ شہرت عین قرینِ فہم ہے۔ جنہوں نے اپنے طور پر کبیسہ کا مہینہ محرم کے بعد محرم کو مکرر لا کر ڈالا تو عیسوی، قمریہ شمسی اور قمری مہینوں کی چال یوں ہوگئی:

عیسوی مہینے	ستمبر	اکتوبر	نومبر
قمریہ شمسی مہینے	محرم	محرم کبیسہ	صفر
قمری مہینے	رجب	شعبان	رمضان

مذکورہ جدول کے مطابق قمری رمضان کا مہینہ قمریہ شمسی تقویم کے مہینے صفر کے مقابل ہوگیا تو جن لوگوں نے محرم کو مکرر لا کر کبیسہ کا مہینہ ڈالا، انہوں نے ولادتِ مبارکہ کا مہینہ صفر بیان کر دیا جو دراصل قمریہ شمسی مہینہ ہے اور اس کے مقابل قمری مہینہ حسبِ قواعد رمضان ہی کا رہا۔ مذکورہ جدول میں قمریہ شمسی محرم کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ رجب کا ہے۔ ابرہہ والی یمن نے اسی مہینے میں مکہ مکرمہ پر ناکام لشکر کشی کی تھی۔ اس کے حملے کی تاریخ اہل سیر مثلاً ابن حبیب بغدادی نے ۱۷ محرم بیان کی ہے۔ اس کے پچاس روز کے بعد ۸ ربیع الاول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ یہ محرم اور یہ ربیع الاول دونوں ہی قمریہ شمسی تقویم کے مہینے ہیں جن کے مقابل خالص قمری تقویم کے مہینے رجب اور رمضان کے تھے۔ چوں کہ ولادتِ مبارکہ سے پہلے کا مشہور ترین واقعہ یہی ابرہہ کا حملہ ہے اور چوں کہ ابرہہ کے حملے اور ولادتِ مبارکہ دونوں واقعات زمنی ترتیب کے لحاظ سے بالکل قریب ہیں، لہٰذا بعض لوگوں نے اسی مناسبت سے یا زمنی قرب سے مغالطے کا شکار ہو کر ولادتِ مبارکہ کا مہینہ محرم اور بعض نے رجب بیان کر دیا کیوں کہ محرم قمریہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ رجب ہی کا تھا۔ نیز ممکن ہے کہ ربیع الاول قمریہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کے مہینے رمضان کی تعیین میں کچھ لوگوں کو حساب کی غلطی لگی ہو تو انہوں نے رمضان کی بہ جائے رجب کا مہینہ سمجھ لیا ورنہ تحویلی قواعد کی رو سے رجب قمری کا مہینہ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کے مقابل نہیں بل کہ اور خر اگست اور اس کے بعد ستمبر کے مقابل تھا۔ ہم تحویلی قواعد کی مدد سے یکم ستمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں۔ (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵) + ۵۶۹ = ۵۶۹٫۶۶۵۷۵ (۵۶۹٫۶۶۵۷۵ تقسیم ۴ ۰۲۰۴ ۹۷٫) - ۶۵۵۷٫۶۴۲ = -۴۹۴۹۱٫۵۵، یعنی قبل ہجرت قمری سال ۵۵ قبل ہجرت تھا، (-۴۹۴۹۱٫ × ۱۲) = -۵٫۹۳۸۹۲، یعنی مثبت سمت

میں (۱۲-۵) = ۷ = رجب کا مہینہ رواں تھا۔ (-۹۳۸۹۲ء۵ × ۲۹ء۵) + ۳۰ء۵ = ۸ء۲ = ۳ رجب ۵۵ قبل ہجرت قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ بہ الفاظ دیگر یکم رجب کے مقابل عیسوی تاریخ ۳۰ اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین تھی، لہٰذا یکم ستمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کو قمری تاریخ ۳ رجب ۵۵ قبل ہجرت قمری تھی۔ چوں کہ دور جاہلیت اور دور رسالت میں قمریہ شمسی محرم کی پہلی تاریخ ۲۷ اگست سے ۲۶ ستمبر کے درمیان ہوا کرتی تھی، لہٰذا اس رجب قمری کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ محرم اور قمریہ شمسی سال (۵۶۹-۶۲۲) = -۵۳ = ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی تھا۔ اس بحث سے ثابت ہوا کہ ولادت مبارکہ کی صحیح تاریخ ۸ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی مطابق ۸ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت قمری مطابق ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین ہے۔ تیسری صدی کے نامور ماہر انساب وایام زبیر بن بکّار نے بجا طور پر ولادتِ مبارکہ کا مہینہ رمضان بیان کیا ہے جسے عربوں کے دو تقویمی نظام سے بے خبر ہونے کی بنا پر ''قول شاذ'' قرار دے کر ناحق نظر انداز کر دیا گیا۔ حال آں کہ یہ خالص قمری تقویم کا رمضان تھا جس کے مقابل ان دنوں اہل مکہ کی قمریہ شمسی تقویم کے مطابق ربیع الاول کا قمریہ شمسی مہینہ رواں تھا۔ اہل سیر نے اسے غلطی سے قمری تقویم کا مہینہ سمجھ رکھا ہے۔ ہم نے اپنے سابقہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں اور مقالۂ ہذا میں بھی اصل حقائق اہل فکر ونظر کے سامنے ناقابلِ تردید انداز میں پیش کر دیے ہیں۔ **واللہ یھدی من یشآء الیٰ صراط مستقیم**

مکی دور کا ایک اور نہایت ہی اہم اور مشہور واقعہ معراجِ نبوی کا ہے۔ بہ قول ابن سعد بہ روایت ابو بکر بن عبداللہ یہ ہجرتِ مدینہ سے کوئی ڈیڑھ سال قبل ۱۷ رمضان بہ روز ہفتہ کا واقعہ ہے لیکن اس کی مشہور تاریخ ۲۷ رجب بیان کی جاتی ہے۔ سال ۱ ہجری سے ڈیڑھ سال پیچھے جائیں تو قبل ہجرت سال ۲ قبل ہجرت ہوتا ہے۔ رمضان ۲ قبل ہجرت کا مہینہ، رجب ۲ قبل ہجرت کی نسبت آگے بڑھتا ہوا یعنی زیادہ دکھائی دے رہا ہے لہٰذا اسے خالص قمری تقویم کا مہینہ سمجھتے ہوئے ہم ۲۷ رمضان ۲ قبل ہجرت قمری کے مقابل عیسوی جیولین تقویم، کی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۸ × ۲۹ء۵) + ۲۶ = ۲۶۲ قمری دن، (۲۶۲ تقسیم ۳۵۴) -۲ = -۱۷۸۸۹۵ء۱، (-۱۷۸۸۹۵ء۱ × ۹۷۰۲۰۴ء) + ۶۲۲ء۵۳۹۷ = ۳۱۷۳۶ء۶۲۱، (۳۱۷۳۶ء × ۳۶۵) = ۱۱۵ء۸ = ۱۱۶ عیسوی دن = ۲۶ اپریل ۶۲۱ عیسوی جیولین۔ ۲۶ اپریل ۶۲۱ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۰ × ۲۵ء۱) + ۱۱۶ = ۸۹۱ دن، (۸۹۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۲ = اتوار، پس صحیح تاریخ ۲۵ اپریل ۶۲۱ عیسوی جیولین ہوئی۔ اس کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ ۲۷ رمضان المبارک ۲ قبل ہجرت قمری ہوئی۔ اگر عیسوی ستمبر کو محرم قمریہ شمسی کے مقابل رکھا جائے اور مکبوس (تیرہ

مہینوں والے) قمریہ شمسی سالوں میں محرم کبیسہ کو اکتوبر کے مقابل رکھتے ہوئے آگے چلتے جائیں تو اس تقابلی چال میں عیسوی اپریل ٹھیک رجب قمریہ شمسی کے مقابل ہوگا۔ پس معراج کی قمریہ شمسی تاریخ ۲۷ رجب ۲ قبل ہجرت قمریہ شمسی ہوئی۔ چوں کہ اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی لہٰذا عوام میں معراج کا یہی مہینہ مشہور ہوگیا۔ اپریل ۶۲۱ عیسوی جیولین کے مقابل عبرانی تقویم کا سال ۴۳۸۱ خلیقہ تھا۔ وجہ یہ ہے کہ یہودیوں کی عبرانی تقویم کے سال کا آغاز ستمبر سے ہوا کرتا ہے لہٰذا یہ سال ستمبر ۶۲۰ عیسوی جیولین سے شروع ہوکر اگست ۶۲۱ عیسوی جیولین پر ختم ہوا۔ ۶۲۰ عیسوی جیولین کے مقابل عبرانی سال حسبِ قواعد (۶۲۰ + ۳۷۶۱) = ۴۳۸۱ خلیقہ ہوا۔ اسے ۱۹ پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت ۲۳۰، اور باقی ماندہ عدد ''۱۱'' ہوا۔ یعنی یہ ۲۳۱ ویں ۱۹ سالہ عبرانی دور کا گیارھواں سال تھا۔ گیارھواں سال مکبوس (تیرہ مہینوں والا) ہوا کرتا ہے۔ ۴۳۸۱ خلیقہ مطابق ۶۲۰ - ۶۲۱ عیسوی جیولین کے مقابل عربوں کی قمریہ شمسی تقسیم کا سال ۲ قبل ہجرت قمریہ شمسی تھا۔ مذکورہ بالا حسابی شواہد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور معراجِ مبارک کے متعلق تمام توقیتی تضادات کا بہ خوبی ازالہ ہوگیا۔ وھوالمطلوب

سوال نمبر ۱۴

ہجرت کے موقع پر ورودِ قبا کی تاریخ متقدمین اہل سیر مثلاً ابن سعد اور واقدی نے ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری بہ روز سوموار کی بیان کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اہل سیر کا اس پر اجماع ہے لیکن ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری قمری کو سوموار کا نہیں بل کہ جمعہ کا دن برآمد ہوتا ہے اس لیے متاخرین اہلِ سیر نے تاریخ ۸ ربیع الاول کر دی۔ نیز بعض اہل سیر مثلاً قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ نے سیرتِ طیبہ پر اپنی کتاب ''رحمۃ للعالمین'' میں یہ بھی لکھا ہے کہ ورودِ قبا کی تاریخ کے دن یہودیوں کی دس تشری تھی۔ اس سلسلے میں تحویلی قواعد کی روشنی میں اصل حقائق کیا ہیں؟

جواب: اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی جس میں محرم قمریہ شمسی کا مہینہ عیسوی تقویم کے مہینے ستمبر کے مقابل ہوا کرتا تھا، لہٰذا ربیع الاول قمریہ شمسی کا مہینہ عیسوی مہینے نومبر کے مقابل ہوا۔ ہم تحویلی قواعد کی مدد سے یکم نومبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کی تاریخ معلوم کریں گے کیوں کہ ہجرتِ مدینہ کا عیسوی سال بالاتفاق ۶۲۲ عیسوی جیولین ہے۔، (۳۰۴ تقسیم ۳۶۵) + ۶۲۲ = ۶۲۲٫۸۳۳۸۷، ۶۲۲٫۸۳۳۸۷ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۰۴) ۶۴۰٫۶۵۲۲۶ = ۳۰٫۸۱۳ ۱ یعنی سال ۱ ہجری قمری رواں تھا۔ (۰٫۸۱۳ × ۱۲) = ۹٫۷۵۶ ۳ یعنی تین قمری مہینے پورے ہوکر چوتھا قمری مہینہ ربیع الثانی کا چل رہا تھا، (۰٫۶۹۷۵۶ × ۵

۲۹) = ۵۷ء۲۰ = ۲۱ ربیع الثانی ۱ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اگر ربیع الثانی کا یہ مہینہ تیس دنوں کا لیا جائے تو یکم جمادی الاولیٰ ۱ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تاریخ (۳۲-۲۱) = ۱۱ نومبر ۶۲۲ عیسوی جیولین ہوئی۔ پس ۱۱ نومبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کو یکم جمادی الاولیٰ ۱ ہجری قمری کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کی تاریخ یکم ربیع الاول ۱ ہجری قمریہ شمسی ہوئی، لہٰذا ۲۲ نومبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کو قمریہ شمسی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری قمریہ شمسی اور اس کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱ ہجری قمری ہوئی۔ اب ہم ۲۲ نومبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کا دن معلوم کرتے ہیں، (۶۲۱ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + ۳۶۶ = ۱۰۲ا دن، (۱۱۰۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار، پس ہماری حسابی تخریج بالکل درست ہے۔

ہجرت کے موقع پر مکہ مکرمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت علیؓ آپ کے بستر مبارک پر چادر اوڑھ کر لیٹے تھے۔ نومبر کا مہینہ موسم سرما کا ہے اور اس میں رات کے وقت اتنی سردی ضرور ہوتی ہے کہ چادر یا کمبل وغیرہ اوڑھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ہجرت کے ربیع الاول کو خالص قمری تقویم کا لیا جائے تو یہ متعدد وجوہ کی بنا پر غلط ہے۔ اوّلاً اہل مکہ کی تقویم قمری نہیں بل کہ قمریہ شمسی تھی۔ ثانیاً خالص قمری تقویم کے اعتبار سے ربیع الاول ا قمری ہجری کے مقابل عیسوی مہینہ ستمبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کا تھا۔ مکہ مکرمہ کی گرم آب و ہوا میں ستمبر کے مہینے میں رات کو چادر اوڑھ کر لیٹنا موسمی تقاضے سے ہم آہنگ دکھائی نہیں دیتا۔ اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کا محاصرہ کرنے والے قریش مکہ مزید ہوشیار اور چوکنے ہو جاتے، یوں حفاظتی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ اقدام مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ ثالثاً ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری قمری کو سوموار کا دن برآمد نہیں ہوتا حال آں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ قباء میں آپ کی تشریف آوری کا دن سوموار تھا۔ ہم ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری قمری کے مقابل عیسوی جیولین تاریخ اور دن معلوم کرتے ہیں، (۲ × ۵ء۲۹) + ۱۱ = ۷۰ قمری دن، (۷۰ تقسیم ۳۵۴) + ۱ = ۱۹۷۷۴۰۱ء۱،
(۱۹۷۷۴۰۱ء۱ × ۹۷۰۲۰۴ء) + ۵۶۹۲ء۶۲۱ = ۶۲۲ء۷۳۱۲۵، ۶۲۲ء۷۳۱۲۵، (۷۳۱۲۵ء × ۳۶۵) = ۲۶۶ء۹ =
۲۶۷ عیسوی دن = ۲۴ ستمبر ۶۲۲ عیسوی جیولین۔ ۲۴ ستمبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۱ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + ۲۶۷ = ۱۰۴۳ دن، (۱۰۴۳ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صِفر = جمعۃ المبارک۔

مذکورہ بالا حسابی عمل اور شواہد سے ثابت ہو رہا ہے کہ ورودِ قباء کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ا ہجری ہرگز قمری تقویم کی نہیں بل کہ یہ قمریہ شمسی تقویم کی ہے جس کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱ ہجری قمری اور دن ٹھیک سوموار تھا۔ جن حضرات نے اس دور کے عربوں کے دو تقویمی نظام سے بے خبر ہونے یا باخبر ہونے کے باوجود اس کی جزئیات سے متعارف نہ ہونے کی وجہ سے ہجرت کے ربیع الاول کو خالص

قمری تقویم کا سمجھ لیا، انہوں نے جب یہ دیکھا کہ سوم وار کا دن ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری قمری کی بہ جائے ۸ ربیع الاول ۱ ہجری قمری کو ہوتا ہے تو انہوں نے متقدین اہل سیر ابن سعد اور واقدی وغیرہ کی بیان کردہ تاریخ کو اپنی طرف سے ناحق بدل ڈالا۔ سخت حیرت ہے کہ علامہ شبلیؒ نے ناحق یہ بھی دعویٰ فرمادیا کہ ۸ ربیع الاول کی تاریخ پر اکثر اہل سیر و مغازی متفق ہیں حال آں کہ ابن سعد اور واقدی نے تو یہ لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے ورودِ قباء کی تاریخ اگرچہ ۲ ربیع الاول بھی بیان کی ہے لیکن ہمارے نزدیک ۱۲ ربیع الاول ہی ثابت ہے، اور اسی پر اہل سیر کا اجماع ہے۔ یہاں یہ بھی سمجھ لیجیے کہ یہودیوں کی ۱۰ انشری عیسوی نومبر کے مہینے میں نہیں ہوا کرتی بل کہ عیسوی مہینے ستمبر میں ہوا کرتی ہے اور مدنی دور نبوی میں یہ ۱۰ محرم کے مقابل ہوا کرتی تھی نہ کہ ۸ یا ۱۲ ربیع الاول کے مقابل ہوتی تھی۔ احادیث عاشورا سے بھی یہی بہ خوبی ثابت ہو رہا ہے کہ یہودیوں کی ۱۰ انشری عربوں کی ۱۰ محرم سے ہم آہنگ ہوا کرتی تھی۔ یہودی ان دنوں بھی اور آج بھی ۱۰ انشری کا روزہ رکھتے ہیں اور یہ ان کے ہاں نہایت ہی اہم مذہبی فریضہ ہے۔ یہودیوں کی ۱۰ انشری عربوں کی ۱۰ محرم کے مقابل اس لیے ہوا کرتی تھی کہ عربوں نے اپنی خالص قمری تقویم کو ہجرت سے کوئی دو سو سال پہلے سے یہودیوں کی قمریہ شمسی تقویم سے ہم آہنگ کر لیا تھا۔ اس لیے یہودیوں کی عبرانی تقویم کا پہلا مہینہ تشہری عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کے پہلے مہینے محرم کے مقابل ہوا کرتا تھا اہل مکہ کے برعکس اہل یثرب (مدینہ) کی تقویم خالص قمری تقویم تھی لیکن قمریہ شمسی اور قمری دونوں تقاویم میں محرم تا ذی الحجہ مہینوں کے نام یک ساں تھے، حال آں کہ ہر دو تقاویم کی نوعیت ایک دوسرے سے یک سر مختلف ہے۔ اسی سے دو تقویمی التباس پیدا ہوا جس سے امتِ مسلمہ من حیث المجموع تا حال باہر نہیں نکل سکی ہے والی اللہ المشتکیٰ۔ مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ ہجرت کے موقع پر ورودِ قبا کی صحیح تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری قمریہ شمسی مطابق ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱ ہجری قمری مطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ عیسوی جیولین مطابق ۱۲ کسلیو ۴۳۸۳ خلیقہ (یہودی تقویم) بہ روز سوم وار کی تھی۔ اس دن یہودیوں کی ہرگز ۱۰ انشری کی تاریخ نہیں جیسا کہ دور حاضر کے بعض سیرت نگاروں کو سخت مغالطہ ہوا ہے۔

سوال نمبر ۱۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکم ذی قعدہ ۶ ہجری بہ روز سوم وار اپنے ساتھیوں کے ہم راہ بہ غرض عمرہ مکہ مکرمہ کے لیے عازم سفر ہوئے۔ آپ کا ارادہ قریش مکہ سے چھیڑ چھاڑ یا ان پر حملہ کرنے کا ہرگز نہیں تھا بل کہ صرف عمرہ کرنا مقصود تھا۔ ادھر بہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں یہ بھی

معلوم ہو رہا ہے کہ قریش مکہ اور دیگر مشرک قبائل حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو نہایت ہی سنگین گناہ تصور کرتے تھے۔ اس سے تو بہ ظاہر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ آپ قریش مکہ کو (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) ناحق مشتعل کر رہے تھے۔ نیز اہل سیر و مغازی کی روایات کے مطابق عربوں نے دور جاہلیت میں عمرے کے لیے رجب کے مہینے کو مخصوص کر رکھا تھا۔ ان حالات میں آپ نے عمرے کے لیے ذی قعدہ کے مہینے کا انتخاب کیوں فرمایا؟

جواب: اہل مکہ کی تقویم قمری نہیں بل کہ قمریہ شمسی تھی۔ ان کا عمرہ (حج اصغر) رجب قمریہ شمسی میں اور حج اکبر ذی الحجہ قمریہ شمسی میں ہوا کرتا تھا۔ مدینے کے لوگوں کی تقویم قمری تھی لیکن عمرے اور حج کے لیے وہ بھی قمریہ شمسی تقویم پر عمل پیرا ہونے پر مجبور تھے۔ ہجرت کے بعد مہاجرین مکہ قمریہ شمسی تقویم کو مدینہ لے گئے تو وہاں قمری اور قمریہ شمسی دونوں تقاویم چلتی رہیں۔ اہل سیر و مغازی نے اکثر واقعات کی توقیت قمریہ شمسی تقویم میں اور بہت سے واقعات کی خالص قمری تقویم میں اور کوئی درجن بھر کے قریب واقعات کی توقیت قمریہ شمسی اور قمری دونوں تقاویم میں کر دی۔ لہٰذا اس بات کا عقلاً احتمال اور امکان موجود ہے کہ عمرے کے لیے روانگی کی تاریخ خالص قمری تقویم کی ہو۔ اگر حسابی قواعد سے یکم ذی قعدہ ۶ ہجری قمری کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کی یکم رجب ۶ ہجری قمریہ شمسی ثابت ہو جائے تو یہ عقلی احتمال یقین میں بدل جائے گا۔ آیئے ہم یکم ذی قعدہ ۶ ہجری کے مقابل عیسوی جیولین تقویم کی تاریخ حسبِ قواعد معلوم کرتے ہیں،

(۱۰×۲۹٫۵)=۲۹۵ قمری دن، (۲۹۵ تقسیم ۳۵۴)+۶ = ۶٫۸۳۳۳۳۳۳، (۶٫۸۳۳۳۳۳۳×
۰٫۹۷۰۲۰۴)+۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۲۸٫۱۹۸۹۲، (۰٫۱۹۸۹۲×۳۶۶)=۷۲٫۸ = ۷۳ عیسوی دن = ۱۳

مارچ ۶۲۸ عیسوی جیولین۔ عربوں کے اس دور کی قمریہ شمسی تقویم کے محرم قمریہ شمسی کو حسبِ معمول عیسوی ستمبر کے مقابل رکھا جائے تو اس تقابلی چال میں عیسوی مارچ کے مقابل قمریہ شمسی مہینہ ٹھیک رجب کا برآمد ہوتا ہے۔ پس قطعیت سے ثابت ہو گیا کہ جب یکم ذی قعدہ ۶ ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کے لیے روانہ ہوئے تھے تو یہ تاریخ خالص قمری تقویم کی تھی، جس کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کی تاریخ یکم رجب ۶ ہجری قمریہ شمسی تھی۔ وہی رجب قمریہ شمسی جو قریش مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لیے عمرے (حج اصغر) کا مہینہ ہوا کرتا تھا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے لیے نہایت مناسب وقت کا انتخاب فرمایا تھا۔ اس سے مزید یقینی اور قطعی ثبوت اس امر کا بھی فراہم ہوا کہ اہل مکہ کی تقویم ہرگز قمری نہیں بل کہ قمریہ شمسی تھی اسی لیے تو ماہرین فن اُس دور کی قمریہ شمسی تقویم کو ''مکی کیلنڈر'' قرار دیتے ہیں۔ اسی تقویم کے مطابق ان کا حج اور عمرہ ہوا کرتا تھا۔ پس جس محرم میں ابرھہ والیٔ یمن نے مکہ پر ناکام لشکر کشی کی

تھی تو اس سے پہلے والا ذی الحجہ ہرگز قمری تقویم کا نہیں بل کہ قمریہ شمسی تقویم کا تھا اور اسی قمریہ شمسی ذی الحجہ میں ابرھہ یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ عرب اس سال بیت اللہ (کعبہ) کا حج اور طواف کرنے کی بہ جائے صنعا میں اس کے تعمیر کرائے ہوئے خوب صورت کلیسا کا حج اور طواف کریں گے لیکن کسی نے بھی اس کے کلیسا کا حج اور طواف نہیں کیا بل کہ قمریہ شمسی تقویم کی حفاظت کرنے والے عرب قبیلے بنو کنانہ کے ایک شخص نے اس کلیسا کو نجاست سے آلودہ کر کے اس کی سخت بے حرمتی کی۔ اس پر ابرھہ نے غضب ناک ہو کر جس محرم میں مکے پر نا کام لشکر کشی کی تو یہ محرم اور متصلاً اس کے بعد آنے والے صفر اور ربیع الاول کے مہینے بھی لازماً قمریہ شمسی تقویم کے ہی تھے۔ اسی قمریہ شمسی تقویم کے ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ ہماری موجودہ ہجری تقویم تو خالص قمری تقویم ہے۔ اس کے قمری ربیع الاول کا قمریہ شمسی تقویم کے ربیع الاول سے دور دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ ان دنوں اس قمریہ شمسی ربیع الاول کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ رمضان المبارک چل رہا تھا۔ ہماری ہجری تقویم کے اعتبار سے ولادتِ مبارکہ کا یہی قمری مہینہ ہے جیسا کہ ہم اوپر سوال نمبر ۱۳ کے جواب میں حسابی قواعد سے خوب واضح کر چکے ہیں۔ **فماذا بعدالحقّ الّاا لضلال**۔ کوئی اب بھی ضد اور تعصب پر قائم رہے تو یہی کہا جا سکتا ہے **ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد**۔

سوال نمبر ۱۶

غزوۂ فتح مکہ کے چند روز بعد غزوۂ حُنین ہوا جس کی تاریخ اہل سیر و مغازی نے ۶ شوال ۸ ہجری اور دن ہفتہ بیان کیا ہے۔ تحویلی قواعد کی روشنی میں بتایا جائے کہ یہ توقیت قمریہ شمسی تقویم کی ہے یا اس کا تعلق خالص قمری تقویم سے ہے۔

جواب: اس غزوے کے ضمن میں ابن سعد نے طبقات میں عبدالرحمٰن الفھری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم اس غزوے کے لیے شدید ترین گرم دن میں روانہ ہوئے تو ہمیں گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے درختوں کے سایوں کے نیچے اترنا پڑا۔ اب ہم ۶ شوال ۸ ہجری قمری کے مقابل عیسوی جیولین تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں اگر یہ تاریخ موسم سرما کی برآمد ہوتی ہے تو غزوۂ حنین کے شوال کو لازماً قمریہ شمسی تقویم کا لینا ہوگا۔ کیوں کہ قمریہ شمسی شوال کبھی بھی موسم سرما میں نہیں ہوا کرتا تھا۔ (۹×۵ء۲۹) + ۵ = ۵ء۲۷۰ دن ، (۵ء۲۷۰ تقسیم ۳۵۴) + ۸ = ۸ء۷۶۴۱۲۴۲، (۸ء۷۶۴۱۲۴۲ × ۹۷۰۲۰۴ء) + ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۶۳۰ء۰۷۲۱۸، (۰ء۰۷۲۱۸ × ۳۶۵) = ۲۶ء۳ = ۲۶ جنوری ۶۳۰ عیسوی جیولین۔ یہ تو

واقعی شدید موسم سرما کی تاریخ برآمد ہوئی لہٰذا غزوۂ حنین کا شوال لامحالہ قمریہ شمسی تقویم کا ہے۔ اگر عیسوی ستمبر کو محرم قمریہ شمسی کے مقابل رکھا جائے تو اس تقابلی چال میں عیسوی جون کا مہینہ قمریہ شمسی شوال کے مقابل ہوگا لہٰذا ہم یکم جون ۶۳۰ عیسوی جیولین کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں، (۱۵۱ تقسیم ۳۶۵) + ۶۳۰ = ۶۳۰٫۴۱۳۶۹، (۶۳۰٫۴۱۳۶۹ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۹٫۱۲۱۷۶، (٫۱۲۱۷۶ × ۱۲) = ۱٫۴۶۱۱۲، یعنی پہلا قمری مہینہ محرم کا پورا ہو کر دوسرا مہینہ صفر کا چل رہا تھا، (٫۴۶۱۱۲ × ۲۹٫۵) = ۱۳٫۶ = ۱۴ صفر ۹ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اب اگر صفر کا یہ مہینہ تیس دنوں کا ہو تو یکم ربیع الاول ۹ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تاریخ (۳۲-۱۴) = ۱۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین ہوئی۔ اس حسابی عمل سے ثابت ہوگیا کہ یکم شوال ۸ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ یکم ربیع الاول ۹ ہجری قمری ہوئی۔ عیسوی تاریخ ۱۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین تھی پس ۶ شوال ۸ ہجری قمریہ شمسی کو قمری تاریخ ۶ ربیع الاول ۹ ہجری قمری اور عیسوی تاریخ ۲۳ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین ہوئی۔ ۲۳ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۲ × ۱٫۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + ۱۷۴ = ۹۶۰ دن، (۹۶۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ، پس ہمارا مذکورہ بالا حسابی عمل خارجی حقائق سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ اہل سیر نے غزوۂ حنین کی توقیت قمریہ شمسی تقویم میں کی ہے۔

سوال نمبر ۱۷

اہل سیر نے غزوۂ فتح مکہ کی تاریخ ۲۰ رمضان ۸ ہجری اور دن جمعہ کا بیان کیا ہے۔ تحویلی قواعد کی روشنی میں یہ توقیت قمریہ شمسی تقویم کی ہے یا اس کا تعلق قمری تقویم سے ہے؟

جواب: اوپر سوال ۱۶ کے جواب میں واضح کیا جا چکا ہے کہ فتح مکہ کے جلد ہی بعد جو غزوۂ حنین ہوا تھا اس کی تاریخ ۶ شوال ۸ ہجری، قمریہ شمسی تقویم کی ہے پس اس سے متصلاً پہلے کا فتح مکہ کا رمضان ۸ ہجری بھی قمریہ شمسی تقویم کا ہے۔ اگر محرم قمریہ شمسی کو عیسوی ستمبر کے مقابل رکھا جائے تو اس تقابلی چال میں رمضان قمریہ شمسی کا مہینہ عیسوی مہینے مئی کے مقابل ہوتا ہے۔ ہم یکم مئی ۶۳۰ عیسوی جیولین کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں، (۱۲۰ تقسیم ۳۶۵) + ۶۳۰ = ۶۳۰٫۳۲۸۷۶، (۶۳۰٫۳۲۸۷۶ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۹٫۰۳۴۲۲، (٫۰۳۴۲۲ × ۱۲) = ۰٫۴۱۰۶۴، یعنی ابھی کوئی قمری مہینہ پورا نہیں ہوا تھا بلکہ ابھی پہلا مہینہ محرم کا ہی چل رہا تھا، (٫۴۱۰۶۴ × ۲۹٫۵) = ۱۲٫۱۱ = ۱۲ محرم ۹ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اگر محرم تیس دن کا ہو تو یکم صفر ۹ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تاریخ

(۳۲-۱۲) = ۲۰ مئی ۶۳۰ عیسوی جیولین ہوئی۔ یوں ۲۰ صفر ۹ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تاریخ ۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین ہوئی۔ پس ۲۰ رمضان ۸ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ ۲۰ صفر ۹ ہجری قمری اور عیسوی تاریخ ۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین تھی۔ ۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۹ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بہ حذف کسر) + ۱۵۹ = ۹۴۵ دن، (۹۴۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک، پس ہمارا مذکورہ بالا حسابی عمل خارجی حقائق کے عین مطابق ہے، اہل سیر نے غزوہ فتح مکہ کی توقیت قمریہ شمسی تقویم میں کی ہے۔ یوں فتح مکہ کی تاریخ ۲۰ رمضان ۸ ہجری قمریہ شمسی مطابق ۲۰ صفر ۹ ہجری قمری مطابق ۸ جون ۶۳۰ عیسوی جیولین بہ روز جمعۃ المبارک کی ہے۔ فتح مکہ کے اس رمضان (قمریہ شمسی) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر دورانِ سفر سخت گرمی اور سفر کی وجہ سے آپ ﷺ نے اور آپ کی اتباع میں صحابہ کرامؓ نے روزہ افطار فرمایا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قمریہ شمسی تقویم کی منسوخی اور آئندہ کے لیے خالص قمری تقویم کی بحالی سے پہلے تک مسلمان بھی دینی مقاصد کے لیے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر قمریہ شمسی تقویم پر ہی عمل پیرا رہے۔ ہم نے اس سلسلے میں متعلقہ شبہات واشکالات پر اپنے گزشتہ مقالے ''ربیع الاول اور اس کے متعلقات'' میں سوال نمبر ۱۰ کے جواب میں مفصل بحث کی ہے۔

سوال نمبر ۱۸

سریہ ذات السلاسل جمادی الاخریٰ ۸ ہجری میں ہوا۔ تحویلی قواعد کی روشنی میں اس کی توقیت کو زیر بحث لایا جائے۔

جواب: اہل سیر اور محدثین کرام کی روایات کے مطابق یہ سریہ شدید سردی کے ایام میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی زیر امارت ہوا تھا۔ حضرت عمروؓ کو ایک شدید سرد رات میں احتلام ہوا تو انہوں نے سردی کی شدت کی وجہ سے غسل کی بہ جائے تیمّم کرکے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔ محرم قمریہ شمسی کو عیسوی ستمبر کے مقابل رکھا جائے تو قمریہ شمسی تقویم کے جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ کے مہینے عیسوی مہینوں جنوری اور فروری کے مقابل ہوتے ہیں جو شدید سردی کے مہینے ہیں۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ سریہ ذات السلاسل کا جمادی الاخریٰ ۸ ہجری کا یہ مہینہ قمریہ شمسی تقویم کا ہے، کیوں کہ سال ۸ ہجری قمری کے خالص قمری مہینے جمادی الاخریٰ کے مقابل عیسوی تاریخ معتدل موسم خزاں کی برآمد ہوتی ہے۔ (۲۹ء۵ × ۵) = ۱۴۷ء۵ قمری دن، (۱۴۷ء۵ تقسیم ۳۵۴) + ۸ = ۸ء۴۱۶۶۶۶۶،

(۸ء۴۱۶۶۶۶۶ × ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۶۲۹ء۷۳۵۰۸، (ء۷۳۵۰۸ × ۳۶۵) = ۳ء

۲۶۸ = ۲۶۸ عیسوی دن = ۲۵ ستمبر ۶۲۹ عیسوی جیولین۔ یہ خزاں کے معتدل موسم کی تاریخ ہے، اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ سریہ ذات السلاسل کا جمادی الاخریٰ ۸ ہجری، قمریہ شمسی تقویم کا ہی ہوسکتا ہے۔ سال ۸ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی سال (۶۲۱+۸) = ۶۲۹ عیسوی جیولین تھا جو ستمبر ۶۲۹ سے شروع ہوکر اگست ۶۳۰ عیسوی پر ختم ہوا۔ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ جمادی الاخریٰ قمریہ شمسی کا مہینہ عیسوی مہینے فروری کے مقابل ہوتا ہے، ہم یکم فروری ۶۳۰ عیسوی جیولین کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ حسبِ قواعد معلوم کرتے ہیں۔

(۳۱ تقسیم ۳۶۵) + ۶۳۰ = ۶۳۰ء۰۸۴۹۳، (۶۳۰ء۰۸۴۹۳ تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء) - ۶۵۲۶ء

۶۴۰ = ۸ء۷۸۲۹۱، (۷۸۲۹۱ء × ۱۲) = ۹ء۳۹۴۹۲، یعنی نو قمری مہینے پورے ہوکر دسواں قمری مہینہ شوال کارواں تھا۔، (۳۹۴۹۲ء × ۲۹ء۵) = ۶۵ء۱۱ = ۱۲ شوال ۸ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اگر شوال کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو تو یکم ذی قعدہ ۸ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تاریخ (۳۲-۱۲) = ۲۰ فروری ۶۳۰ عیسوی جیولین ہوتی ہے۔ مذکورہ حسابی عمل سے معلوم ہوا کہ سریہ ذات السلاسل کے جمادی الاخریٰ ۸ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ ذی قعدہ ۸ ہجری قمری اور عیسوی مہینہ اواخر فروری ۶۳۰ عیسوی جیولین کا تھا۔

سوال نمبر ۱۹

حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہونے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے حضرت ابراہیمؓ کی ولادت کا مہینہ اہل سیر نے ذی الحجہ ۸ ہجری اور وفات تقریباً ڈیڑھ سال کی عمر میں ربیع الاول ۱۰ ہجری کی بیان کی ہے۔ تحویلی قواعد کی روشنی میں یہ توقیت کس تقویم سے تعلق رکھتی ہے؟ نیز یہ بھی بتایئے کہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ نے ''رحمۃ للعالمین'' میں اہل سیر کی اس توقیت کو کیوں غلط قرار دیا ہے اور کیا وہ اسے غلط قرار دینے میں حق بہ جانب ہیں؟

جواب: احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے دن سورج گرہن ہوا تھا، جس کی عیسوی تاریخ قاضی منصور پوریؒ نے رحمۃ للعالمین میں ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین (۳۰ جنوری ۶۳۲ عیسوی گریگورین) لکھی ہے۔ ہم ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین کو حسبِ قواعد قمری تقویم میں لاتے ہیں۔ (۲۶ تقسیم ۳۶۶) + ۶۳۲ = ۶۳۲ء۰۷۱۰۳، (۶۳۲ء۰۷۱۰۳ تقسیم

۹۷۰۲۰۴ء) - ۶۵۲۶ء۶۴۰ = ۸۳ء۱۰، (۸۳ء×۱۲) = ۹۶ء۹، یعنی نو قمری مہینے پورے ہو کر دسواں قمری مہینہ شوال کا چل رہا تھا، (۹۶ء×۲۹ء۵) = ۲۸ء۳ = ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ حضرت ابراہیمؓ کوئی اٹھارہ ماہ کی عمر میں فوت ہوئے تھے۔ شوال ۱۰ ہجری قمری سے ۱۸ ماہ پیچھے کو جائیں تو ولادت کا مہینہ جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری بنتا ہے۔ قاضی منصور پوریؒ نے بھی یہی مہینہ برآمد کیا ہے۔ اب ہم یکم جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں، (۴×۲۹ء۵) = ۱۱۸ دن، (۱۱۸ تقسیم ۳۵۴) + ۹ = ۹ء۳۳۳۳۳۳۳، (۹ء۳۳۳۳۳۳۳×۰ء۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱ء۵۶۹۲ = ۶۳۰ء۶۲۴۴۳، (۶۲۴۴۳ء×۳۶۵) = ۲۲۷ء۹ = ۲۲۸ عیسوی دن = ۱۶ اگست ۶۳۰ عیسوی جیولین کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اگر محرم قمریہ شمسی کو عیسوی ستمبر کے مقابل رکھا جائے تو تقابلی چال میں ذی الحجہ قمریہ شمسی کا مہینہ ٹھیک عیسوی اگست کے مقابل ہوگا۔ اس حسابی عمل سے ناقابل تردید انداز سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ اہل سیر نے جو ذی الحجہ ۸ ہجری بیان کیا ہے تو یہ قمریہ شمسی تقویم کا ہے، جس کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ واقعی جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری تھا اور عیسوی مہینہ اگست ۶۳۰ عیسوی جیولین کا رواں تھا۔ سال ۱۰ ہجری قمریہ شمسی مکبوس (تیرہ مہینوں والا) سال تھا کیوں کہ ۱۰ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی سال (۶۲۱ + ۱۰) = ۶۳۱ عیسوی اور عبرانی تقویم کا سال (۶۳۱ + ۳۷۶۱) = ۴۳۹۲ خلیقہ تھا۔ ۴۳۹۲ کو ۱۹ پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت ۲۳۱، اور باقی ماندہ عدد ''۳'' ہوتا ہے۔ یعنی یہ انیس سالہ عبرانی دور کے لحاظ سے ۲۳۲ ویں دور کا تیسرا سال تھا۔ جو مکبوس (تیرہ ماہ کا) سال ہوا کرتا ہے۔ حضرت ابراہیمؓ کی ولادت کے قمریہ شمسی مہینے ذی الحجہ ۸ ہجری قمریہ شمسی سے ۱۸ ماہ آگے کو چلیں اور محرم ۱۰ ہجری قمریہ شمسی کے بعد محرم کبیسہ کا مہینہ ڈالیں تو وفات کا قمریہ شمسی مہینہ ربیع الثانی ۱۰ ہجری قمریہ شمسی برآمد ہوتا ہے۔ اہل سیر نے جو ربیع الاول ۱۰ ہجری لکھا ہے تو یہ یا تو حساب کی غلطی ہے یا بعد میں ربیع الثانی کو غلطی سے ربیع الاول کر دیا گیا۔ قاضی منصور پوریؒ نے وفات کی قمری تاریخ مواہب لدینہ کے حوالے سے ۲۸ یا ۲۹ بیان کی ہے۔ ہم اوپر حسابی تخریج سے واضح کر چکے ہیں کہ ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین کے مقابل قمری تاریخ ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری برآمد ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ذی الحجہ ۸ ہجری قمریہ شمسی مطابق جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری مطابق اگست ۶۳۰ عیسوی جیولین میں ہوئی۔ وفات کی تاریخ ۲۸ ربیع الثانی ۱۰ ہجری قمریہ شمسی مطابق ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری مطابق ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین ہے۔ چوں کہ قاضی منصور پوریؒ عربوں کے اس دور کے دو تقویمی نظام سے بے خبر تھے، اس لیے انہوں نے اہل سیر کی توقیت کو ناحق غلط

قرار دے ڈالا۔ سال ۸ ہجری قمریہ شمسی، عیسوی سال (۸ + ۶۲۱) = ۶۲۹ عیسوی جیولین کے مقابل تھا جو حسب قواعد ستمبر ۶۲۹ سے شروع ہو کر اگست ۶۳۰ عیسوی پر ختم ہوا۔ ستمبر کی جس تاریخ کے مقابل جس قمری مہینے کی پہلی تاریخ ہو اسی کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کا محرم ہوتا ہے۔ ہم تحویلی قواعد کی روشنی میں یکم ستمبر ۶۲۹ عیسوی جیولین کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵) + ۶۲۹ = ۶۲۹٫۶۶۵۷۵، (۶۲۹٫۶۶۵۷۵ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۸٫۳۵۰۸۵، (٫۳۵۰۸۵ × ۱۲) = ۴٫۲۱۰۲، یعنی چار قمری مہینے پورے ہو کر پانچواں قمری مہینہ جمادی الاولیٰ کا چل رہا تھا، (٫۲۱۰۲ × ۲۹٫۵) = ۶٫۲ = ۶ جمادی الاولیٰ ۸ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اگر جمادی الاولیٰ کا یہ مہینہ تیس دن کا لیا جائے تو اگلے قمری مہینے جمادی الاخریٰ کی پہلی تاریخ کے مقابل عیسوی تاریخ (۳۲ - ۶) = ۲۶ ستمبر بنتی ہے لیکن قران شمس وقمر (ولادتِ قمر) کی تاریخ ۲۲ ستمبر ۶۲۹ عیسوی جیولین بوقت ۱۹:۰۳ تھی لہٰذا حسب قواعد چاند ۲۴ ستمبر کو غروب شمس کے وقت نظر آیا اور ۲۵ ستمبر کو چاند کی پہلی تاریخ یکم جمادی الاخریٰ ۸ ہجری قمری ہوئی۔ اسی کے مقابل ہم قمریہ شمسی تقویم کے محرم کو رکھیں گے اور عیسوی قمریہ شمسی اور قمری تواریخ کی تقابلی چال یوں مرتب ہوگی:

عیسوی مہینے	ستمبر ۶۲۹ عیسوی	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری ۶۳۰ عیسوی		
قمریہ شمسی مہینے	محرم ۸ ہجری قمریہ شمسی	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ		
قمری مہینے	جمادی الاخریٰ ۸ ہجری قمری	رجب	شعبان	رمضان	شوال		
عیسوی مہینے	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست
قمریہ شمسی مہینے	جمادی الاخریٰ	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی قعدہ	ذی الحجہ
قمری مہینے	ذی قعدہ	ذی الحجہ	محرم ۹ ہجری	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ

مذکورہ بالا جدول کو بہ غور دیکھیے۔ اس تقابلی چال میں اگست ۶۳۰ عیسوی جیولین کے مقابل قمریہ شمسی مہینہ ذی الحجہ ۸ ہجری قمریہ شمسی ہے اور خالص قمری تقویم کا مہینہ جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری ہے۔ اہل سیر نے حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ جو ذی الحجہ ۸ ہجری لکھا ہے تو یہ قمریہ شمسی تقویم کا ہے۔ سال ۱۰ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی تقویم کا سال (۱۰ + ۶۲۱) = ۶۳۱ عیسوی ہے جو ستمبر ۶۳۱ عیسوی سے شروع ہو کر اگست ۶۳۲ عیسوی پر ختم ہوا۔ ہم تحویلی قواعد کی مدد سے یکم ستمبر ۶۳۱ عیسوی جیولین کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں۔ (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵) + ۶۳۱ = ۶۳۱٫۶۶۵۷۵، (۶۳۱٫۶۶۵۷۵ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۱۰٫۴۱۲۲۷، (٫۴۱۲۲۷ × ۱۲)

= ۹۴۷۲۴ء۴، یعنی چار قمری مہینے پورے ہوکر پانچواں قمری مہینہ جمادی الاولیٰ کا چل رہا تھا۔ (۹۴۷۲۴ء × ۲۹ء۵) = ۲۷ء۹ = ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۰ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ یعنی اگلے قمری مہینے جمادی الاخریٰ کی پہلی تاریخ کے مقابل عیسوی تاریخ (۳۲ - ۲۸) = ۴ ستمبر ۶۳۱ عیسوی جیولین ہوئی۔ اسی کے مقابل ہم محرم قمریہ شمسی کو رکھیں گے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے ۱۰ ہجری قمریہ شمسی مکبوس (تیرہ مہینوں والا) سال تھا، لہٰذا تقابلی چال میں محرم قمریہ شمسی کے بعد اگلا مہینہ محرم کبیسہ کا رکھا جائے گا اور تقابلی چال یوں مرتب ہوگی:

عیسوی تواریخ	۴ ستمبر ۶۳۱ عیسوی جیولین	۱۳ اکتوبر	۲ نومبر	یکم دسمبر	۳۱ دسمبر
قمریہ شمسی تواریخ	یکم محرم ۱۰ ہجری قمریہ شمسی	یکم محرم (کبیسہ)	یکم صفر	یکم ربیع الاول	یکم ربیع الثانی
قمری تواریخ	یکم جمادی الاخریٰ ۱۰ ہجری قمری	یکم رجب	یکم شعبان	یکم رمضان	یکم شوال

ہم اسی زیر بحث توقیت میں قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم وفات پر سورج گرہن ہوا تھا جس کی عیسوی تاریخ اہل ہیئت کے نزدیک ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین تھی۔ جدول مذکورہ بالا میں ۳۱ دسمبر ۶۳۱ عیسوی کے مقابل قمریہ شمسی تاریخ یکم ربیع الثانی ۱۰ ہجری قمریہ شمسی اور خالص قمری تقویم کی تاریخ یکم شوال ۱۰ ہجری قمری تھی، لہٰذا ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین کو قمریہ شمسی تاریخ ۲۸ ربیع الثانی ۱۰ ہجری قمریہ شمسی اور خالص قمری تقویم کی تاریخ ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہل سیر نے ولادت اور وفات کی تواریخ قمریہ شمسی تقویم کی بیان کی ہیں۔ چوں کہ قاضی منصور پوریؒ اس سے بے خبر تھے، اس لیے انہوں نے اہل سیر کی توقیت کو ناحق غلط قرار دے ڈالا۔ ایسا کرنے میں وہ حق بہ جانب نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۲۰

غزوۂ تبوک کے لیے روانگی بہ قول اہل سیر و مغازی رجب ۹ ہجری میں اور اس سے مراجعت رمضان ۹ ہجری میں اور بہ قول ابن حبیب بغدادی شوال ۹ ہجری میں ہوئی۔ تحویلی قواعد کی رو سے غزوۂ تبوک کے یہ مہینے قمریہ شمسی تقویم کے ہیں یا ان کا تعلق قمری تقویم سے ہے؟

جواب: اہلِ سیر کی تصریحات کے مطابق اس غزوے کے ایام میں کھجور کی فصل پکنے کے مراحل میں تھی، سفر دور دراز کا اور گرمی بھی شدت کی تھی، نیز قحط سالی کا ساں تھا۔ اگر رجب سے رمضان ۹ ہجری تک

کے مہینے خالص قمری تقویم کے لیے جائیں تو ہمیں یکم رجب اور یکم رمضان ۹ ہجری قمری کے مقابل عیسوی جیولین تقویم کی تواریخ معلوم کرنا ہوں گی جس سے اہل سیر کی بیان کردہ موسمی تصریحات کی تصدیق یا تردید ہو سکے گی۔ یکم رجب ۹ ہجری قمری = (۶ × ۲۹٫۵) = ۱۷۷ قمری دن (۱۷۷ تقسیم ۳۵۴) + ۹ = ۹٫۵، (۹٫۵ × ٫۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۳۰٫۷۸۶۱۳، (٫۷۸۶۱۳ × ۳۶۵) = ۲۸۶٫۹ = ۲۸۷ عیسوی دن = ۱۴ اکتوبر ۶۳۰ عیسوی جیولین کی تاریخ برآمد ہوئی۔ یکم رمضان ۹ ہجری قمری = (۸ × ۲۹٫۵) = ۲۳۶ قمری دن، (۲۳۶ تقسیم ۳۵۴) + ۹ = ۹٫۶۶۶۶۶۶۶، (۹٫۶۶۶۶۶۶۶ × ٫۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۳۰٫۹۴۷۸۳، (٫۹۴۷۸۳ × ۳۶۵) = ۳۴۵٫۹ = ۳۴۶ عیسوی دن = ۱۲ دسمبر ۶۳۰ عیسوی جیولین کی تاریخ برآمد ہوئی۔ پس اگر غزوۂ تبوک کے مہینے خالص قمری تقویم کے لیے جائیں تو ان کے مقابل عیسوی تقویم کے مہینے اکتوبر، نومبر اور دسمبر کے ہوتے ہیں۔ یہ موسم سرما کے مہینے ہیں، ان مہینوں میں کھجور کی فصل پک نہیں رہی ہوتی، بل کہ جولائی، اگست تک کے مہینوں میں یہ فصل گھروں میں آ چکی ہوتی ہے لہٰذا قحط سالی کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جب یہ مہینے قمری تقویم کے نہیں ہو سکتے تو لازماً قمریہ شمسی تقویم کے مہینے ہوئے۔ اب اگر قمریہ شمسی تقویم کے مہینے محرم قمریہ شمسی کو اپریل کے مقابل رکھا جائے تو رجب سے رمضان تک کے مہینے پھر بھی اکتوبر سے دسمبر تک کے ہی مقابل رہیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عربوں کے قمریہ شمسی سال کا محرم عیسوی اپریل کے نہیں بل کہ عبرانی تقویم کی طرز پر ستمبر کے مقابل ہوا کرتا تھا۔ قمریہ شمسی محرم کو ستمبر کے مقابل رکھنے سے رجب سے رمضان تک کے مہینے مارچ سے مئی تک کے عیسوی مہینوں کے مقابل ہوتے ہیں یہ موسم بہار اور پھر شدید گرمی کے مہینے ہیں۔ مئی تو جزیرۃ العرب میں بادِ سموم (زہریلی لُو) کا مہینہ ہے۔ ان مہینوں میں کھجور کی فصل واقعی پک رہی ہوتی ہے اور کسی سال قحط سالی بھی ہو سکتی ہے۔ سال ۹ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل عیسوی سال حسب قواعد (۹ + ۶۲۱) = ۶۳۰ عیسوی جیولین تھا اور اس کے مقابل عبرانی سال ستمبر ۶۳۰ عیسوی سے اگست ۶۳۱ عیسوی تک رواں رہا۔ محرم قمریہ شمسی کا بڑا حصہ ستمبر کے مقابل ہو تو رجب کا مہینہ عیسوی مارچ کے مقابل ہوتا ہے۔ ہم یکم مارچ ۶۳۱ عیسوی جیولین کے مقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۵۹ تقسیم ۳۶۵) + ۶۳۱ = ۶۳۱٫۱۶۱۶۴، (۶۳۱٫۱۶۱۶۴ تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۰٫۶۵۲۶ = ۹٫۸۹۲۶۸، (٫۸۹۲۶۸ × ۱۲) = ۱۰٫۷۱۲۱۶ = یعنی دس قمری مہینے پورے ہو کر گیارہواں قمری مہینہ ذی قعدہ کا رواں تھا، (٫۷۱۲۱۶ × ۲۹٫۵) = ۲۱٫۰۰۸ = ۲۱ ذی قعدہ ۹ ہجری قمری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اگر ذی قعدہ کا مہینہ تیس دن کا ہو تو یکم ذی الحجہ ۹ ہجری قمری کے مقابل عیسوی تاریخ (۳۲ - ۲۱) = ۱۱ مارچ ۶۳۱ عیسوی جیولین ہوئی۔ پس اسی

کے مقابل رجب ۹ ہجری قمریہ شمسی کا مہینہ تھا۔ یوں شعبان اور رمضان ۹ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کے مہینے محرم اور صفر ۱۰ ہجری قمری کے ہوئے اور ان سب کے مقابل عیسوی مہینے مارچ تا مئی ۶۳۱ عیسوی جیولین کے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ذی الحجہ ۹ ہجری قمری میں پہلے حج ابی بکر صدیقؓ ہوا اور پھر اسی مہینے میں غزوۂ تبوک کے لیے روانگی ہوئی جس کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ رجب ۹ ہجری قمریہ شمسی تھا۔ یہ مہینہ عربوں کے لیے عمرے (حج اصغر) کا مہینہ تھا تو اس مہینے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زیر امارت مسلمانوں کا حج اکبر اور مشرکین کا حج اصغر اکٹھے ہو گئے تھے۔ اہل سیر و مغازی نے دو تقویمی التباس کی بنا پر غزوۂ تبوک کو مقدم اور حج ابی بکر صدیقؓ کو کئی ماہ کے لیے ناحق مؤخر کر دیا۔ حج ابی بکر صدیقؓ کے مقدم اور غزوۂ تبوک کے مؤخر ہونے کے دلائل میں نمایاں ترین ایک دلیل یہ بھی ہے کہ تفسیری روایات اور متعلقہ احادیث کے مطابق حج ابی بکر صدیقؓ کے موقع پر سورہ توبہ کی ابتدائی تیس یا چالیس آیات کی تلاوت کی گئی تھی۔ اگر چالیس آیات کی تلاوت کی گئی ہو تو آیات نمبر ۳۸ تا ۴۰ میں ان مسلمانوں کو سخت تنبیہ کی گئی ہے جو موسم کی شدت، کھجور کی فصل کے پکنے کے مراحل میں ہونے اور سفر کے دور دراز اور سخت پر مشقت کی ہونے کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں شرکت سے گھبرا رہے تھے اور اس سلسلے میں پریشان اور متردد ہو رہے تھے۔ غور کیجیے اگر حج ابی بکر صدیقؓ سے پہلے غزوۂ تبوک ہو چکا تھا تو حج ابی بکر صدیقؓ کے موقع پر اس مضمون کی آیات کی تلاوت کا فائدہ ہی کیا تھا کیوں کہ غزوۂ تبوک تو آخری غزوہ تھا اس کے بعد تو کوئی غزوہ ہونا ہی نہیں تھا، جیسا کہ خود سورہ توبہ کے مضامین مثلاً اس کی آیت نمبر ۸۳ سے بھی بہ خوبی معلوم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے اور غزوے میں عدم شرکت اور سستی و غفلت کا مظاہرہ کرنے پر وعید سنانے کا صاف مطلب یہی تو ہے کہ ابھی غزوۂ تبوک کے لیے روانگی نہیں ہوئی تھی۔ بہ الفاظ دیگر حج ابی بکر صدیقؓ پہلے اور غزوۂ تبوک بعد میں ہوا۔

سوال نمبر ۲۱

آپ نے تمام تحویلی قواعد اور ان کے تحت حسابی عمل کی بنیاد اس پر رکھی ہے کہ انسائیکلو پیڈیا بڑ مانیکا اور انسائیکلو پیڈیا امیریکانا وغیرہ حوالے کی کتب میں جیولین عیسوی سال کی دنوں میں اوسط مدت ۳۶۵٫۲۵ دن، قمری سال کی دنوں میں اوسط مدت ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ دن اور قمری مہینے کی دنوں میں اوسط مدت ۲۹٫۵۳۰۵۸۹ دن لکھی ہے۔ حوالے کی مذکورہ کتب میں مضامین اکثر غیر مسلم حضرات کے ہوتے ہیں اہل اسلام کے لیے مذکورہ عددی اقدار (Numerical Valucs) کو کیوں کر معتبر اور مستند

قرار دیا جا سکتا ہے؟

جواب: یہاں درج ذیل امور توجہ طلب ہیں:

الف: ہم مثلاً ۲۹ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کی تاریخ کو لیتے ہیں۔ پاکستانی رؤیت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کے مقابل عیسوی تاریخ ۲ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین تھی لہٰذا ۲۹ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی کے مقابل ہجری تاریخ ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری ہوئی۔ ہم مذکورہ بالا عددی اقدار کی مدد سے مذکورہ عیسوی گریگورین اور ہجری تواریخ کا تقابل کرتے ہیں۔ اگر یہ تقابل صحیح ہے تو یہ عددی اقدار درست اور قابل اعتماد ہیں۔ گریگورین عیسوی تقویم میں ہر چار سو سال کے دن (۴۰۰ × ۳۶۵٫۲۴۲۵) = ۱۴۶۰۹۷ دن ہوتے ہیں اس لیے ۲۰۰۰ سالوں کے دن (۵ × ۱۴۶۰۹۷) = ۷۳۰۴۸۵ ہوئے۔ ۲۰۰۰ ہزار عیسوی سالوں کے بعد تیرہ سال پورے ہو کر سال ۲۰۱۴ عیسوی چودھواں سال ہوا۔ ہم مذکورہ دنوں میں تیرہ سالوں کے پورے دن اور ان میں سال ۲۰۱۴ عیسوی کے ۲۹ اپریل تک کے دن جمع کریں گے۔ ۱۳ سالوں کے دن (۱۳ × ۳۶۵٫۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + ۲۹ اپریل تک کے ۱۱۹ دن = ۴۸۶۷ دن ہوئے ان میں دو ہزار سالوں کے مذکورہ دنوں کو بھی جمع کیا تو ۲۹ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین تک دنوں کی کل تعداد (۷۳۰۴۸۵ + ۴۸۶۷) = ۷۳۵۳۵۲ دن ہوئی۔

اب ہم ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری تک کے قمری ایام کی تعداد معلوم کرتے ہیں، ۱۴۳۵ سے پہلے ۱۴۳۴ قمری سال گزر چکے ہیں، ان کے دنوں کی تعداد (۱۴۳۴ × ۳۵۴٫۳۶۷۰۶) = ۵۰۸۱۶۲٫۳۶ دن ہوئی۔ اس کے بعد سال ۱۴۳۵ ہجری کے پانچ قمری مہینے پورے ہو چکے ہیں۔ ان کے دنوں کی تعداد (۵ × ۲۹٫۵۳۰۵۸۹) = ۱۴۷٫۶۵۲۹۴ دن ہوئی ان میں جمادی الاخریٰ کے ۲۸ تاریخ تک کے دن بھی جمع کیے تو ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری تک قمری دنوں کی کل تعداد (۵۰۸۱۶۲٫۳۶ + ۱۴۷٫۶۵۲۹۴ + ۲۸) = ۵۰۸۳۳۸٫۰۱ دن ہوئی۔ کسر اعشاریہ نصف سے بھی بہت کم ہے لہٰذا اسے نظر انداز کرتے ہوئے دنوں کی تعداد ۵۰۸۳۳۸ قمری دن ہوئی۔ انہیں اوپر دیے گئے عیسوی ایام سے منہا کیا تو حاصل تفریق (۷۳۵۳۵۲ - ۵۰۸۳۳۸) = ۲۲۷۰۱۴ دن ہوا۔ یعنی یکم محرم ا ہجری قمری سے پہلے گریگورین عیسوی تقویم کے ۲۲۷۰۱۴ دن گزر چکے تھے اور یکم محرم ا ہجری قمری کو گریگورین عیسوی تقویم کا ۲۲۷۰۱۵ واں دن رواں تھا۔ اب ہم ۲۲۷۰۱۵ دنوں کو گریگورین عیسوی تقویم میں لاتے ہیں، (۲۲۷۰۱۵ تقسیم ۳۶۵٫۲۵) کا حاصل قسمت ۶۲۱ ہے یعنی ۶۲۱ سال گزر چکے تھے۔ ۶۲۱ سالوں کے دن (۶۲۱ × ۲۵،

۳۶۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) = ۲۲۶۸۲۰ دن، چوں کہ گریگورین عیسوی تقویم میں صدی کا آخری سال جو ۴۰۰ پر پورا تقسیم نہ ہو، لیپ کا سال نہیں ہوا کرتا لہٰذا سال ہائے ۱۰۰، ۲۰۰، ۳۰۰، ۵۰۰، ۶۰۰ یعنی پانچ سال لیپ کے نہیں تھے اس لیے دنوں کی مذکورہ تعداد سے پانچ دن کم کیے تو ۶۲۱ گریگورین عیسوی سالوں کے دنوں کی تعداد (۲۲۶۸۲۰-۵) = ۲۲۶۸۱۵ دن ہوئی۔ انہیں ۲۲۷۰۱۵ دنوں سے تفریق کیا تو حاصل تفریق (۲۲۷۰۱۵-۲۲۶۸۱۵) = ۲۰۰ دن ہوا۔ یعنی ۶۲۱ سال پورے ہوکر گریگورین عیسوی تقویم کا سال ۶۲۲ عیسوی رواں تھا اور یکم محرم ا ہجری قمری کو اس کا ۲۰۰ واں دن تھا۔ یکم جنوری سے شمار کرنے سے ۲۰۰ واں دن ۱۹ جولائی ۶۲۲ عیسوی گریگورین ہوا اسے حسبِ قواعد جیولین عیسوی تقویم میں لایا جائے تو یکم محرم ا ہجری قمری کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۱ × ۱ء۲۵ کا حاصل ضرب بہ حذفِ کسر) + ۱۶ جولائی تک کے ۱۹۷ دن = ۹۷۳ دن، (۹۷۳ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک۔ چناں چہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا اور انسائیکلو پیڈیا امیریکانا وغیرہ حوالے کی کتب میں یکم محرم ا ہجری قمری کے مقابل جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین اور دن جمعہ لکھا ہے۔ پس عیسوی سال، قمری سال اور قمری مہینے کی دنوں میں جو اوسط مدت ان کتب میں لکھی ہے وہ بالکل درست اور ہر طرح کے شک و شبہہ سے بالاتر ہے۔

ب: قمری سال کی دنوں میں جو اوسط مدت ۳۶۷۰۶ء۳۵۴ دن بیان کی گئی ہے تو بہت سے قمری سالوں کے فی سال ۳۵۴، اور ۳۵۵ دنوں کو جمع کر کے لی گئی ہے۔ ہم مثلاً ۱۰۹ قمری سالوں کو لیتے ہیں۔ ان میں ہم ۶۹ سالوں کو فی سال ۳۵۴ دن کا اور ۴۰ سالوں کو فی سال ۳۵۵ دن کا لیتے ہیں تو دنوں کی کل تعداد (۶۹×۳۵۴) + (۴۰×۳۵۵) = ۳۸۶۲۶ دن ہوئی۔ انہیں ۱۰۹ پر تقسیم کرنے سے قمری سال کی اوسط مدت (۳۸۶۲۶ تقسیم ۱۰۹) = ۳۶۶۹۷ء۳۵۴ دن برآمد ہوئی۔ اسے ماہرین ہیئت کی بیان کردہ مدت سے تفریق کیا تو فرق (۳۶۷۰۶ء۳۵۴)-(۳۶۶۹۷ء۳۵۴) = ۰۰۰۰۹ء دن = (۰۰۰۰۹ء×۲۴ ×۶۰×۶۰) = ۷۷ء۷ سیکنڈ کا اور بہ تکمیل کسر آٹھ سیکنڈ کا ہوا۔ ماہرین ہیئت صحیح اوسط مدت معلوم کرنے کی زیادہ کوشش کرتے ہیں، لہٰذا انہوں نے ہجری سال کی دنوں میں فی سال اوسط مدت جو ۳۶۷۰۶ء۳۵۴ دن بیان کی ہے، وہ درست ہے۔ ہم نے ۱۰۹ سالہ قمری دور کے دنوں کی تعداد ۳۸۶۲۶ دن جو معلوم کی تھی وہ سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے، لہٰذا ہر ۱۰۹ سالہ قمری دور کے بعد ایام ہفتہ عود کریں گے۔ یکم محرم ا ہجری کو جمعہ کا دن تھا، لہٰذا ہر ۱۰۹ سال کے بعد یعنی سال ہائے ہجری ۱۱۰، ۲۱۹، ۳۲۸، ۴۳۷، ۵۴۶،

۶۵۵، ۷۶۴، ۸۷۳، ۹۸۲، ۱۰۹۱، ۱۲۰۰، ۱۳۰۹، ۱۴۱۸۔۔۔ کی یکم محرم کو بھی جمعہ کا ہی دن ہونا چاہیے۔ آپ تقویم پر کسی بھی معتبر کتاب مثلاً مولانا عبدالقدوس ہاشمیؒ کی تقویم تاریخی (مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد) میں مذکورہ ہجری سالوں کی یکم محرم کے مقابل جمعہ کا دن لکھا ہوا پائیں گے۔ پس یہ اوسط اقدار درست ہیں۔

ج: ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ پاکستانی رؤیت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق (مثلاً) ۲ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کو قمری تاریخ یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری تھی۔ ہم نے اس مقالے میں جو تحویلی قواعد تشکیل دیے ہیں ان میں عیسوی سال، قمری سال اور قمری مہینے کی اسی اوسط مدت کو ملحوظ رکھا ہے جو حوالے کی کتب میں دی گئی ہے۔ ہم اپنے تشکیل کردہ کلیّے کے تحت ۲ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کے مقابل ہجری تقویم کی تاریخ معلوم کرتے ہیں: (۹۱ تقسیم ۳۶۵)+۲۰۱۴ = ۲۰۱۴٫۲۴۹۳، (۲۰۱۴٫۲۴۹۳ تقسیم ۰٫۹۷۰۲۲۴) - ۶۲۱٫۵۷۷۴ = ۱۴۳۵٫۴۱۸۴، یعنی ہجری سال ۱۴۳۵ ہجری رواں تھا، (۰٫۴۱۸۴×۱۲)=۵٫۰۲۰۸، یعنی پانچ قمری مہینے پورے ہو کر چھٹا قمری مہینہ جمادی الاخریٰ کا چل رہا تھا، (۰٫۰۲۰۸ × ۲۹٫۵)= ۰٫۶۱ = ۱، کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے= یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کی تاریخ برآمد ہوئی۔ اب ہم یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ ہجری کو متعلقہ کلیّے کی مدد سے گریگورین عیسوی تقویم میں لاتے ہیں، (۵× ۲۹٫۵) = ۱۴۷٫۵ قمری دن، (۱۴۷٫۵ تقسیم ۳۵۴) + ۱۴۳۵ = ۱۴۳۵٫۴۱۶۶، (۱۴۳۵٫۴۱۶۶×۰٫۹۷۰۲۲۴)+ ۶۲۱٫۵۷۷۴ = ۲۰۱۴٫۲۵۳، یعنی عیسوی سال ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین رواں تھا، (۰٫۲۵۳ × ۳۶۵)= ۹۲٫۳= ۹۲ عیسوی دن، کیوں کہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے۔ یکم جنوری سے شمار کرنے پر عیسوی سال کا ۹۲ واں دن = ۲ اپریل، = ۲ اپریل ۲۰۱۴ عیسوی گریگورین کی تاریخ برآمد ہوئی۔ پس جب تحویلی قواعد درست ثابت ہو رہے ہیں تو جن اوسط اقدار پر یہ مبنی ہیں تو یہ عددی اقدار بھی درست ہیں۔

د: بعض حضرات جو یکم محرم ۱ ہجری کا دن جمعرات اور عیسوی تاریخ ۱۵ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین بیان کرتے ہیں تو وہ بھی یوں حق بہ جانب ہیں کہ قمری تقویم میں اگلے دن اور اگلی تاریخ کا آغاز سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے لیکن عیسوی تقویم میں اس کا آغاز رات بارہ بجے کے بعد ہوتا ہے اور رات کے بارہ بجے کو زیرو آورز (Zero Hours) کہا جاتا ہے۔ اس اصول کے تحت ۱۵ جولائی بہ روز جمعرات سورج غروب ہونے پر قمری تاریخ یکم محرم ۱ ہجری تھی لیکن تقویم کی کتب میں قمری تاریخ کو اگلی عیسوی تاریخ کے مقابل رکھا جاتا ہے لہٰذا ۱۵، اور ۱۶ جولائی اسی طرح جمعرات اور جمعہ کا یہ اختلاف دراصل

ظاہری اور صوری ہے، حقیقی نہیں ہے۔ ویسے بھی قمری تواریخ میں ایک دن کا فرق نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

ھ: ماہرین ہیئت ہر قمری مہینے کے لیے اجتماع شمس وقمر (قِران شمس وقمر یا ولادتِ قمر) کے جو اوقات اور عیسوی تواریخ متعین کرتے ہیں، ان سے بھی اس حقیقت کی بھر پور تصدیق وتائید ہوتی ہے کہ یکم محرم ۱ہجری کو جیولین عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین تھی۔ بغداد کے معیاری وقت کے مطابق جولائی ۶۲۲ عیسوی میں ولادتِ قمر مؤرخہ ۱۴ جولائی کو بوقت ۸:۳۱ ہوئی لہٰذا قواعد ہیئت کے مطابق چاند ۱۵ جولائی کو غروب شمس کے وقت نظر آیا اور ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسوی جیولین کو چاند کی پہلی تاریخ ہوئی۔

و: شمسی اور قمری سالوں کی دنوں میں مدت کا شمار زمین کی سورج کے گرد اور چاند کی زمین کے گرد گردشی مدت سے لگایا جاتا ہے۔ علوم ہیئت کے ماہرین خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ہو، وہ متعلقہ اعداد وشمار مذہب ومسلک سے بالاتر ہو کر تمام اقوام عالم کے لیے جاری کرتے ہیں اس لیے کسی کے لیے بھی کسی شک وشبہہ میں مبتلا ہونے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہم نے بھی ناقابل تردید یقینی وقطعی حسابی شواہد سے سیرت طیبہ کے واقعات وحوادث کے توقیتی تضادات کو جو دور کیا ہے اور یہ جو ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کا ہماری قمری ہجری تقویم کے اعتبار سے مہینہ رمضان المبارک ہے اور آپ ﷺ کے انتقال کا قمری مہینہ ربیع الاول ہے تو اس کا تعلق بھی کسی مذہب ومسلک یا کسی عقیدے سے نہیں بل کہ یہ تو اس دنیا کے ناقابلِ تردید ظاہری اور خارجی حقائق ہیں۔ ولادت مبارکہ کے خالص قمری مہینے کے مقابل ان دنوں مکہ مکرمہ میں یہودیوں کی عبرانی تقویم سے ہم آہنگ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ ربیع الاول چل رہا تھا۔ چوں کہ اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی اور دور جاہلیت کے عربوں کا حج اور عمرہ اسی قمریہ شمسی تقویم کے مطابق ہوا کرتا تھا، لہٰذا ولادتِ مبارکہ کا مہینہ ربیع الاول مشہور ہو گیا جس کا ہماری خالص ہجری قمری تقویم کے ربیع الاول سے دور دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔